۱۱۴

نخواهی که باشد دلت دردمند | دل دردمندان برآور زبند

تو نہیں چاہتا کہ تیرا دل دکھیا ہو | تو دکھیا دلوں کو فکر سے علیحدہ کر

ببازو توانا نباشد سپاه | برو همت از ناتوانان بخواه

فوج طاقت سے زبردست نہیں ہوتی | جا درویشوں سے دعا مانگ

دعای ضعیفان امیدوار | ز بازوی مردی به آید بکار

امیدوار مسکینوں کی دعا | جوانمردی کے بازو سے زیادہ کام آتی ہے

آنکه استعانت بدرویش برد | اگر بر فریدون زند او پیش برد

جس نے فقیروں کے پاس جاکر مدد چاہی | اس نے اگر فریدوں پر حملہ کیا تو بھی فتحیاب ہی

قطعاتِ تاریخ

نتیجہ محمد عبد اللہ صاحب سادھوری المتخلص بہ حلم مدرس اول
مڈل سکول روپڑ ضلع انبالہ

...بہا کی تو نے بلال +	بحر معنی کو گویا کوزہ کے اندر بھر دیا +
کیا چلائی بوستاں میں یہ صبا ترکیب کی	جس نے ہندوستان کو رضوان کا روضہ کر دیا
اسکا ہے ترکیب مرغوب نام ہم سالِ مسیح	اور خزانہ تراکیب احمدی سے دھر دیا
حلم سن میں لیپ کے ایسا ٹرہا چو چند دوست	حاصلِ قسمت کو اب مقسوم اسکا کر دیا

ولہ

ترکیب ... ہے محمد بلال نے	ممکن ہی نہیں ... کالکا نے +
	گویا ہے حرفِ ...

... خوشنودیٔ مزاج جناب معلی القاب مخزن علم و ہنر جناب سی ...

قیمت فی جلد بامحصول ۱۱ر

بار دوم

محصول ار

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خدا کی مجھ میں ہے قدرت کہاں بلال
لا احصےٰ خود جنابِ رسالت کا ہی مقال

نعتِ جنابِ سیّدِ لولاک ہے محال
وصفِ جناب گر لکھے کوئی ہے کیا مجال

حضرت رسولِ پاک پہ اصحاب و آل پر
بھیجو درود صبح و مسا ماہ اور سال

اللّٰہم صلّ علیٰ سیّدنا و مولانا محمدٍ و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریتہ اجمعین - کمترین سیہ اعمال بندہ محمد بلال متوطن قصبہ ساڈھورہ ضلع انبالہ شایقانِ علم کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ بندہ نے اس سے پہلے سنہ ۱۸۹۸ء میں کتاب بوستاں حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی باب اوّل و دوم سوم کو مع ترکیب و ترجمہ اُردو با محاورہ طبع کرایا تھا چنانچہ دو ہزار جلد اسکی طبع ہو کر فروخت ہو چکیں اور طلبار ملک پنجاب کو اُس سے بہت فائدہ پہنچا اب واسطے نفع رسانی طلباء کے گلستاں حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ کو مع ترکیب و ترجمہ دو جلدوں میں طبع کرایا ہے جلد اول میں اول و دوم باب اور جلد ثانی میں باقی چھہ باب ہیں - صاحبان علم کی خدمت میں گذارش ہے کہ جس جگہہ سہو و خطا ہو - ازراہ دریا دلی معاف فرماویں کہ کوئی انسان سہو و خطا سے خالی نہیں بحکم آنکہ (۱) اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ ؎ بر کریماں کارہا دشوار نیست ؛

(۱) ہر انسان کی ترکیب خطا اور بھول سے ہے ۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منتخب گلستاں

باب سوم در فضیلتِ قناعت

حکایت ۱۔ خواہندۂ مغربی در صفِ بزازانِ حلب

ایک مغربی فقیر حلب کے بزازوں کی قطار میں

میگفت۔ اَے خداوندانِ نعمت! اگر شمارا انصاف

کہہ رہا تھا کہ اے دولتمندو! اگر تمہیں انصاف

بودے۔ و مارا قناعت۔ رسمِ سوال از جہاں برخاستے

ہوتا اور ہمیں قناعت تو مانگنے کا رواج ہی جہان سے اُٹھ جاتا

قطعہ اے قناعت توانگرم گرداں + کہ ورائے تو

اے قناعت! تو مجھے دولتمند بنا دے — کیونکہ تیرے سوا

ہیچ نعمت نیست + کنج صبر اختیار لقمان است +

کوئی نعمت نہیں ہے — صبر کا کونا لقمان کا — پسند کیا ہوا ہے

ہر کرا صبر نیست حکمت نیست +

جسے صبر نہیں ہے اُسے دانائی نہیں

حکایت ۲ - دو امیر زادہ بودند در مصر + یکے علم آموختے

دو امیر زادے مصر میں تھے — ایک تو علم سیکھا کرتا تھا

ودیگرے مال اندوختے + اٰں علامۂ عصر شد. وآں عزیز مصر

اور دوسرا مال جمع کیا کرتا — یہ زمانہ کا بڑا عالم ہوگیا — اور وہ مصر کا بادشاہ

پس توانگر بچشم حقارت در فقیہ نظر کرد و گفت - من

پس دولتمند نے عالم کیطرف حقارت کی آنکھ سے دیکھا اور کہا — کہ میں

بسلطنت رسیدم و تو ہمچناں در مسکنت ماندی +

تو بادشاہت کو پہنچ گیا — اور تو — ویسا ہی مفلس رہا

۲

گفت اے برادر: شکر نعمتِ باری تعالیٰ مرا میباید گفتن کہ میراث

اُسنے جوابدیا اے بہائی! خدا تعالیٰ کی نعمت کا شکر تو مجھے کرنا چاہیے کہ مینے

پیغمبراں یافتم یعنی علم وتو میراث فرعون یعنی ملک مصر مثنوی

پیغمبروں کی میراث پائی ہے یعنی علم اور تو نے فرعون کی میراث یعنی مصر کا ملک

من آں مورم کہ در پایم بمالند ٭ نہ زنبورم کہ از نیشم بنالند ٭

میں ایسی چیونٹی ہوں کہ مجہے پانو میں مسلتے ہیں ٭ نہ بھڑ ہوں کہ میرے ڈنک سے فریاد کریں

چگونہ شکر ایں نعمت گزارم ٭ کہ زورِ مردم آزاری ندارم ٭

میں اس نعمت کا شکر کیونکر ادا کر سکتا ہوں کہ لوگوں کے ستانے کا زور نہیں رکھتا

حکایت ۳۔ درویشے را دیدم کہ در آتشِ فاقہ میسوخت

مینے دیکھا کہ ایک فقیر بہوک کی آگ میں جلتا تہا

وخرقہ بر خرقہ مے دوخت وتسکین خاطرِ خود را میگفت

اور پیوند پر پیوند لگاتا تہا اور اپنے دل کے خوش کرنیکو کہہ رہا تہا

بیت

۳

دیدم فعل با فاعل مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا بادیدم فعل با فاعل درویشے مفعول بہ را علامت مفعول ہر سہ جملہ معطوفہ بطریقہ

بنانِ خشک قناعت کنیم و جامۂ دلق

ہم اپنے سوکھے ٹکڑوں اور گدڑی پر صبر کریں

کہ بارِ محنتِ خود بہ ز بارِ منّتِ خلق

کیونکہ اپنی محنت کی تکلیف خلقت کے احسان کے بوجھ اٹھانے سے بہتر ہے

کسے گفتش چہ نشینی؟ کہ فلاں دریں

ایک شخص نے اس سے کہا تو بیٹھا کیا ہے فلاں شخص اس

شہر طبعے کریم دارد و کرمے عمیم۔ میانِ

شہر میں بڑا سخی ہے عام لوگوں پر مہربانی کرتا ہے اور

بخدمتِ آزادگاں بستہ است و بر درِ دلہا

فقیروں ہی کے خدمت کے لیے کمر باندھی ہے اور خلقت کا دل خوش کرتا

نشستہ۔ اگر بر صورتِ حالت چنانکہ ہست

رہتا ہے اگر تیری اس حالت پر جیسی ہو رہی ہے

وقوف یابد۔ پاسِ خاطرِ عزیزت را منّت دارد و غنیمت شمارد

خبر پائے تو تیرے پیارے دل کے خوش کرنے کو احسان جانے اور غنیمت سمجھے

گفت خاموش کہ درگرسنگی مُردن بہ - کہ حاجت پیش کسے

فقیر بولا چپ کہ بھوکا مرجانا کسیکے آگے حاجت پیش کرنے

بُردن ﴿قطعہ﴾ ہم رقعہ دوختن بہ و الزام کنج صبر

اچھا ہے ✦ پیوند لگانے اور صبر اختیار کرنا

کز بہر جامہ رقعہ بر خواجگاں نوشت

کپڑے مانگنے کے لئے دولتمندوں کے رقعہ لکھنے سے اچھا ہے

حقا کہ با عقوبتِ دوزخ برابر است

خدا کی قسم کہ پڑوسی کی مدد سے بہشت میں جانا

رفتن بپایٔ مردیٔ ہمسایہ در بہشت

دوزخ کے عذاب کے برابر ہے

حکایت ۴ - یکے از ملوکِ عجم طبیبے

فارس کے ایک بادشاہ نے ایک

حاذق بخدمتِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرستاد

حاذق طبیب مصطفےٰ کی خدمت میں اُن پر اللہ کا درود و سلام ہو بھیجا

سالے در دیارِ عرب بود - کسے تجربے پیش او نیامد

وہ برس روز عرب کی ولایت میں رہا اُسکے پاس کوئی آزمائش کو بھی آیا

و معالجتے نخواست + روزے پیشِ پیغمبر صلی اللہ

اور نہ علاج کرایا وہ ایک دن پیغمبر کے پاس آپ پر اللہ کا درود

علیہ وسلم آمد و گلہ کرد کہ مرا برائے معالجت اصحاب

اور سلام ہو آیا اور شکایت کی کہ مجھ کو یاروں کے علاج کے واسطے

فرستادہ اند - و کسے دریں مدت التفاتے نکرد

بھیجا ہے اور اتنی مدت میں کسی نے توجہ بھی

تا خدمتے کہ بریں بندہ معین است بجا آورد +

کہ جو خدمت اس بندے پر مقرر ہے بجالاوے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمود کہ ایں طائفہ را

رسول نے اُن پر اللہ کا درود اور سلام ہو فرمایا کہ ان لوگوں کا تو

طریقیست کہ تا ایشاں را گرسنگی غالب نشود - نخورند -

یہ طریقہ ہے کہ جبتک انہیں بھوک غالب نہیں ہوتی نہیں کھاتے

٦

و ہنوز اشتہا باقی بود کہ دست از طعام باز دارند حکیم گفت
اور ابھی بھوک باقی ہوتی ہے کہ کھانے سے ہاتھ اٹھا لیتے ہیں حکیم نے کہا
موجب تندرستی ہمین است ۔ زمین خدمت ببوسید برفت مثنوی
تندرستی کا یہی سبب ہے خدمت کی زمین چومی اور چلا گیا

سخن آنگہ کند حکیم آغاز — یا سر انگشت سوے لقمہ دراز
حکیم اسوقت بولتا ہے — یا کھانے کیطرف اسوقت ہاتھ پھیلاتا ہے
کہ زنا گفتنش خلل زاید — یا ز نا خوردنش بجاں آید
کہ اسکے نہ بولنے سے خلل پیدا ہو — یا نہ کھانے سے ہلاک ہونے لگے
لاجرم حکمتش بود گفتار — خوردنش تندرستی آرد بار
القصہ اسکا بولنا حکمت ہوتا ہے — اور کھانا تندرستی کا پھل لاتا ہے

حکایت ۶

در سیرت اردشیر بابکاں آمدہ است کہ حکیم عرب را پرسید
اردشیر بابکاں کی تاریخ میں آیا ہے کہ اسنے عرب کے ایک حکیم سے پوچھا

که روزے چه مقدار باید خوردن؟ گفت صد درم سنگ

کہ ایک دن کتنا کھانا مناسب ہے   جواب دیا کہ سو درم بھر

کفایت کند. گفت این مقدار چه قوت دهد؟ حکیم گفت این مقدار

کافی ہے   کہا اتنا کیا طاقت دیگا   حکیم بولا   اتنا تو

ترا بر پای دارد و هرچه برین زیاده کنی. تو حمال آنی بیت

تجھے اٹھائے رہیگا اور جو تو اس سے زیادہ کھائیگا وہ تجھے اٹھانا پڑیگا

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است

کھانا جینے اور یاد الٰہی کے واسطے ہے

تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

اور تو اعتقاد رکھتا ہے کہ جینا کھانے کے واسطے ہے

حکایت ۶ - دو درویش خراسانی در ملازمت

دو خراسانی فقیر   آپس میں

صحبت یک دگر سیاحت کردندے

مل جل کر   سیر کرتے پھرتے تھے

۸

۹

یکے ضعیف بود کہ روزہ داشتے و بعد از دو شب افطار

ایک نحیف تھا کہ روزہ رکھتا تھا اور دو رات پیچھے افطار

کردے ۔ و دیگرے قوی کہ روزے سہ بار خوردے

کیا کرتا اور دوسرا قوی کہ دن بھر میں تین دفعہ کھایا کرتا

قضارا بر در شہرے بہ تہمتِ جاسوسی گرفتار

اتفاق سے وہ جاسوسی کی تہمت میں ایک شہر کے دروازے پر پکڑے

آمدند ۔ ہر دو را حبس کردند ۔ و در زندان بگل برآوردند

گئے اور دونوں کو قید کردیا اور قید خانہ کا دروازہ مٹی سے تیغہ کردیا

بعد از دو ہفتہ معلوم شد کہ بے گناہ اند ۔ در

دو ہفتہ کے بعد معلوم ہوگیا کہ بے قصور ہیں دروازہ

بکشادند ۔ قوی را دیدند مردہ ۔ و ضعیف

کھولا تو قوی کو مرا ہوا اور ضعیف کو

جاں بسلامت بُردہ ۔ دریں عجب ماندند ؛

زندہ پایا اسمیں حیران رہگئے

۱۰

حکیمے گفت۔ اگر برخلافِ آں بودے تعجب بودے۔ زیراکہ ایں بسیار خوار

ایک دانا نے کہا جو اسکے برخلاف ہوتا تو تعجب تھا کیونکہ یہ بہت کھانیوالا

بود۔ طاقت بے نوائی نیاورد و بسختی ہلاک شد و آں دیگر خویشتن دار

تھا بھوک کو نہ جھیل سکا اور سختی میں مرگیا اور وہ دوسرا صابر

بود بر عادت خود صبوری کرد و بسلامت ماند

قطعہ

تھا اس نے اپنی عادت پر صبر کیا اور سلامت رہا

چو کم خوردن طبیعت شد کسے را

جب کسیکی عادت کم کھانے کی ہو گئی

چو سختی پیشش آید سہل گیرد

تو جب اسے سختی پیش آتی ہے تو وہ آسانی سے کاٹتا ہے

وگر تن پرور است اندر فراخی

اور اگر وہ آسودگی میں تن پرور ہے

چو تنگی بیند از سختی بمیرد

تو جب تنگی دیکھیگا تو مصیبت سے مرجائیگا

بیت تنورِ شکم دمبدم تافتن ✦ مصیبت بود روزِ نا یافتن ✦

پیٹ کے تنور کو ہر وقت بھڑکانا   نہ میسر ہونیکے دن مصیبت ہوتا ہے

حکایت ۷ یکے از حکما پسر را نہی کردے از خوردنِ بسیار

ایک دانا بیٹے کو بہت کہانے سے منع کیا کرتا تہا اور کہا

کہ سیری شخص را رنجور کند۔ گفت اے پدر! گرسنگی مردم را

کرتا تہا کہ پیٹ بہر کر کہانا آدمی کو بیمار کر دیتا ہے اُسنے کہا کہ اے باپ بہوک آدمی

بکشد۔ نشنیدہ؟ کہ ظریفاں گفتہ اند کہ بسیری مردن بہ کہ

کو ہلاک کر دیتی ہے۔   تونے سنا نہیں؟ کہ داناؤں نے کہا ہے کہ بہوک سے پیٹ بہر کے

بگرسنگی جاں سپردن۔ پدر گفت اندازہ نگہدار

مرنا اچہا ہے۔   باپ نے کہا مقدار کو جانچے رہ

نہ چنداں بخور کز دہانت بر آید

تو اتنا کہا کہ تیرے منہ سے اُگل آئے

نہ چنداں کہ از ضعف جانت بر آید

اور نہ اتنا کہ ضعف کے سبب تیری جان نکل جائے

قطعه باآنکه در وجود طعام است حظ نفس

باوجود دیکہ کہانے سے نفس خوش ہوتا ہے جو کہانا

رنج آورد طعام که بیش از قدر بود

اندازہ سے زیادہ ہو بیمار کردیتا ہے

گر گلشکر خوری بتکلف زیاں بود

اگر تو تکلف سے گلقند کہاویگا تو نقصان ہوگا

ور نان خشک دیر خوری گلشکر بود

اور جو سوکھی روٹی دیر کرکے کھاویگا تو وہ گلقند ہوگی

حکایت ۸ - رنجورے را گفتند کہ دلت چہ میخواہد گفت آنکہ دلم

ایک بیمار کو کہا کہ تیرا دل کیا ہیکو چاہتا ہے وہ بولا کہ میرا دل تو

چیزے نخواہد * **بیت** معدہ چو پر گشت و درون درد خاست

کچھ بھی نہیں چاہتا ہے جب پیٹ بھر گیا اور اُس میں درد ہونے لگا

سود ندارد ہمہ اسباب راست *

تو سب اچھی چیزیں کچھ فائدہ نہیں دیتیں

۱۶

حکایت ۹ - بقّالے را درمے چند بر صوفیاں

ایک کنجڑے کے کچھ روپے صوفیوں پر

گرد آمده بود * هر روز مطالبه کردے و سخنهائے

قرض ہوگئے تھے وہ ہر روز مانگا کرتا اور بڑی بری

باخشونت گفتے * اصحاب از تعنّتِ او خسته

باتیں کہا کرتا تھا یار اُسکے برا بھلا کہنے سے آزردہ

خاطر همے بودند - وجز تحمّل چاره نبود - صاحبدلے

دل ہوتے تھے اور سہائی کے سوا کوئی علاج بھی نہ تھا

دلے بشنید - بخندید و گفت - نفس را

ایک صاحبدل نے سنا اور ہنس کر کہا نفس کو

وعده دادن بطعام آسان تر است که بقّال

کہانے کا وعدہ دینا کنجڑے کو درم کے وعدہ دینے سے نہایت

را به درم *

آسان ہے

قطعه

۱۴

ترکِ احسانِ خواجہ اولیتر ۔ کاحتمالِ جفاے بوّابان

خواجہ کے احسان کا چھوڑ دینا ۔ دربانوں کے ظلم اُٹھانے سے بہتر ہے

بتمنّاے گوشت مردن بہ ۔ کہ تقاضاے زشت قصّابان

گوشت کی آرزو میں مرجانا ۔ قسائیوں کے بُرے تقاضے سے اچھا ہے

حکایت ۱ جوانمردے را در جنگ تاتار جراحتے ہولناک رسید۔

تاتار کی لڑائی میں ایک جوانمرد کے ایک سخت زخم لگا

کسے گفتش فلان بازرگان نوشدارو دارد اگر بخواہی باشد کہ قدرے

کسی نے اُس سے کہا کہ فلاں سوداگر نوشدارو رکھتا ہے اگر تو مانگے تو ممکن ہے

باز دہد۔ و گویند کہ آں بازرگان بہ بخل چناں معروف بود کہ حاتم طائی

کچھ دیدے ۔ اور کہتے ہیں کہ وہ سوداگر کنجوسی میں ایسا مشہور تھا جیسے حاتم طائی

بسخا۔ **بیت** گر بجاے نانش اندر سفرہ بودے آفتاب۔

سخاوت میں ۔ اگر اُسکے دسترخوان میں روٹی کی جگہہ آفتاب ہوتا

تا قیامت روزِ روشن کس ندیدے در جہاں۔

تو کوئی قیامت تک جہان میں روشن دن نہ دیکھتا۔

جوانمرد گفت - نوشدار و ازو سے نخواہم - کہ بدہد یا ندہد

جوانمرد نے کہا میں تو نوشدارو اس سے مانگتا نہیں کہ ذ خبر نہیں دے یا نہ دے

اگر دہد منفعت کند یا نکند - بارے خواستن ازو زہر کشندہ

اگر وہ دے بھی دے تو فائدہ کرے یا نکرے القصہ اس سے مانگنا مار ڈالنے والا زہر

است + **بیت**

ہے

ہرچہ از دوناں بمنت خواستی

کمینہ سے جو کچھ تو نے احسانمندی سے مانگا

در تن افزودی و از جاں کاستی

وہ بدن میں تو بڑھا لیا اور عزت میں سے گھٹایا

حکما گفتہ اند - اگر آب حیات فروشند فی المثل بآبروے دانا

داناؤں نے کہا ہے کہ اگر آب حیات عزت کے بدلے بیچیں تو دانا

نخرد - کہ مردن بعلت بہ از زندگانی بذلت + **بیت**

نہیں خریدیگا اسواسطے کہ بیماری سے مرنا خواری کی زندگی سے اچھا ہے

۱۵

اگر حنظل خوری از دستِ خوشخوی

اگر تو خوشخوی کے ہاتھ سے اندراین کا پہل کہاوے

بہ از شیرینی از دستِ ترشروے

تو وہ بدخوی کے ہاتھ کی شیرنی سے اچہا ہے

حکایت ١١ - یکے از علما خورندۂ بسیار داشت - و

ایک عالم بہت کنبا اور تہوڑی روزی

کفاف اندک + با یکے از بزرگاں کہ حسنِ ظنّ

رکہتا تہا اُسنے ایک امیر کے پاس جو اُسکو نیک

بلیغ در حق او داشت - حال خود بگفت -

سمجہتا تہا اپنا حال کہا

روئے از توقع او درہم کشید - و تعرضِ سوال

امیر نے اُمید برلانے سے منہ پھیر لیا اور اسے عالم کا

از اہلِ ادب در نظرش قبیح آمد + قطعہ

سوال کرنا برا معلوم ہوا

زمجنت روے ترش کردہ پیش یار عزیز

نبیٹے سو منہ بنائے ہوئے پیارے یار کے پاس نہ جا

مرو - کہ عیش برو نیز تلخ گردانی

کر تو اسکے عیش کو بھی تلخ کریگا

بحاجتے کہ روی تازہ رو وخنداں باش

جس حاجت کے واسطے تو جائے ہنستا اور خوش ہوتا جا

فرو نہ بندد کار کشادہ پیشانی

اسلئے کہ کشادہ پیشانی کا کام بند نہیں ہوتا

۵۳ آوردہ اند کہ در وظیفہ او زیادت کرد و ادرار داد

کہتے ہیں کہ اسکا وظیفہ تو بڑھا دیا اور اعتقاد گھٹا دیا

ہم پیش رسید روز چون بر قرار معہود ندید

جب چند روز کے بعد اسے مقررہ قرار پر نہ دیکھا

ندید گفت بیت

تو کہا

١٧

نانم افزود و آبرویم کاست — بینوائی بہ از مذلت خواست

میری روٹی بڑھی اور عزت گھٹی — مانگنے کی خواری سے مفلسی اچھی ہے

حکایت ۱۲ ۔ درویشے را ضرورتے پیش آمد ۔ کسے گفت

ایک درویش کو کوئی ضرورت پیش آئی کسی نے اس سے کہا

فلاں نعمتے بیقیاس دارد اگر بر حاجت تو وقوف یابد ہمانا

کہ فلاں شخص بڑی بھاری دولت رکھتا ہے اگر وہ تیری حاجت پر خبر پائیگا

کہ در قضائے آں توقف روا ندارد ۔ گفت من اورا

کہ اسکے رفع کرنے میں دیر نہ کریگا ۔ بولا میں تو اسے

نمیدانم ۔ گفت منت رہبری کنم ۔ دستش گرفت ۔ و

جانتا نہیں وہ کہنے لگا میں تجھے رستہ بتا دوں اسکا ہاتھ پکڑا اور

بمنزل آں شخص [illegible]

اس شخص کے گھر لے آیا — درویش ایک شخص کو

لب فروہشتہ و ابرو بہم کشیدہ و تند و ترش نشستہ

ہونٹ لٹکائے ہوئے اور تیوری چڑھائی ہوا اور غصہ میں بھرا ہوا بیٹھے دیکھا

برگشت و سخن نگفت ؛ یکے گفتش چہ گفتی ؛ وچہ

ہٹ گیا اور کچھ نہ کہا ۔ ایک شخص نے اُس سے کہا کہ تو نے کیا کہا اور کیا

کردی ؛ گفت عطاے او بلقاے او بخشیدم ۔ **قطعہ**

کیا ۔ وہ بولا میں نے تو اُسکی بخشش اُسکی صورت پر بخش دی

مبر حاجت بنزد یک ترش روے

خوکے پاس ضرورت نہ لیجانا

کہ از خوے بدش فرسودہ گردی

کہ تو اُسکی بُری خو سے رنجیدہ ہوگا

اگر گوئی غم دل باکسے گوے

اگر دل کا غم تو بیان کرتا ہے تو اُس سے بیان کر

کہ از رویش بنقد آسودہ گردی

جسکے رُو سے تجھے نقدی ملے

حکایت ۱۳ ۔ سالے در اسکندریہ خشک سالی پدید آمد

ایک سال اسکندریہ میں ایسا کال پڑا

چنانکہ عنانِ طاقت درویشاں از دست رفتہ بود و درہائے

کہ درویشوں کی طاقت کی باگ (انکی) ہاتھ سے چھوٹ گئی اور آسمان کے

آسماں بر زمیں بستہ و فریاد اہل زمیں بآسماں در پیوستہ

دروازے زمین پر بند ہوگئے اور زمین کے لوگونکی فریاد آسمان تک پہنچگئی تھی

قطعہ

نماند جانور از وحش و طیر و ماہی و مور

چرند اور پرند مچھلی چیونٹی کوئی جانور ایسا نتھا کہ

کہ بر فلک نشد از نامرادی افغانش

اسکی نامرادی کا شور آسمان تک نہ پہنچا ہو

عجب کہ دود دلِ خلق جمع می نشود

تعجب ہے کہ خلقت کے دل کا دھواں جمع نہیں ہوتا

کہ ابر گردد و سیلاب دیدہ بارانش

کہ وہ بادل بنجائے اور آنکھونکی رو اسکا مینہ

در چنیں سالے سفلۂ نعمت بیکراں داشت تنگدستاں را زر و سیم دادے

ایسے وقت میں ایک کمینہ بیحد نعمت رکھتا تھا وہ محتاجوں کو روپے اشرفیاں دیتا

۲۰

۲۱

ومسافراں را سفرہ نہادے و گروہے درویشاں کہ

اور مسافروں کو کھانا کھلایا کرتا تھا — درویشوں کے ایک گروہ نے

از جورِ فاقہ بجاں آمدہ بودند۔ آہنگِ دعوتِ او

جو فاقہ کے ظلم سے تنگ آگئی تھے — اُسکی دعوت کھانے کا ارادہ

کردند و بمن مشاورت آوردند سر از موافقت

کیا اور میرے سے مشورہ کیا میں نے اُن کی موافقت سے انکار

قطعہ

باز زدم و گفتم۔

کیا اور کہا

نخورد شیر نیم خوردہ سگ	**ور بسختی بمیرد اندر غار**
شیر کتے کا جھوٹا ہرگز نہیں کہاتا	اگرچہ غار میں بھوک کے مارے مرجاوے
تن بہ بیچارگی و گرسنگی	**بنہ و دست پیشِ سفلہ مدار**
تنگی اور بھوک سے توموافقت کرنا	اور کمینہ کے آگے ہرگز ہاتھ نہ پسارنا
گر فریدوں شود بنعمت و جاہ	**بے ہنر را بہیچ کس مشمار**
اگر بے ہنر نعمت اور دولت میں فریدوں بنجاوے	تو بھی اُسکو کچھ آدمی نہ جاننا

پرنیان و نسیج بر نا اہل ، لاجورد و طلا است بر دیوار
نالایق کا اطلس و زربفت پہننا دیوار پر لاجورد اور سونے کا کام ہے

حکایت ۳ - حاتم طائی را گفتند - از خود بزرگ

حاتم طائی سے کہا کہ تو نے دنیا میں اپنے سے زیادہ

ہمت تر در جہاں کسے دیدۂ؟ گفت بلے روزے چہل

ہمتی کوئی دیکھا ہے؟ بولا کہ ہاں میں نے ایک روز چالیس

شتر قربان کردہ بودم - و امرائے عرب را طلب نمودہ

اونٹ قربان کئے تھے اور عرب کے امیروں کو بلایا تھا

ناگاہ بحاجتے بگوشۂ صحرا رفتم - خارکشے را دیدم

اتفاق سے میں ایک ضرورت کے سبب جنگل چلا گیا ایک لکڑہارے کو

پشتۂ خار فراہم آوردہ - گفتم بمہمانی حاتم چرا نہ

لکڑیوں کا گٹھا باندھے دیکھ کر کہا تو حاتم کی ضیافت میں کیوں نہیں

روی؟ کہ خلقے بر سماط او گرد آمدہ اند -

جاتا؟ کہ اسکے دسترخوان پر تو بہت لوگ اکٹھے ہوئے ہیں

۲۲

گفت بیت ہر کہ ناں از عمل خویش خورد ٭

بولا جو کوئی اپنی کمائی سے روٹی کھاتا ہے

منتِ حاتم طائی نبرد ٭ مثل اورا بہمت جوانمردی

وہ حاتم طائی کا احسان نہیں اٹھاتا میں نے ہمت اور جوانمردی میں

بہتر از خود دیدم ٭

اپنے سے زیادہ اسے دیکھا

حکایت ۵ ۔ موسیٰ علیہ السلام درویشے را دید

موسیٰ نے اسپر اللہ کا سلام ہو ایک درویش کو دیکھا

کہ از برہنگی بریگ اندر شدہ ٭ گفت اے موسیٰ!

کہ ننگا ہونے کے سبب ریت میں چھپا ہوا ہے بولا کہ اے موسیٰ!

دعا کن تا خدا تعالیٰ مرا کفافے دہد۔ موسیٰ دعا کرد و برفت

پس از چند گاہے دیدش گرفتار و خلقے برو انبوہ گشتہ

چند روز کے بعد اسے پکڑا ہوا اور خلقت کا ہجوم اسکے پاس دیکھا

گفت این را چہ حالت است؟ گفتند خمر خوردہ است

فرمایا اسکا کیا حال ہے (لوگوں نے) عرض کیا کہ شراب پیکر دنگا فساد

و عربدہ کردہ یکے را کشتہ اکنوں قصاص فرمودہ اند * بیت

کیا ہے اور ایک شخص کو مار ڈالا ہے اب قصاص کیواسطے حکم دیدیا ہے

گربہ مسکیں اگر پر داشتے

اگر غریب بلی پر رکھتی تو وہ چڑیا کی

تخم گنجشک از جہاں بر داشتے

نسل کو جہان سے منقطع کر دیتی

شعر عاجز باش کہ دست قدرت یابد * بر خیزد

جو کوئی قدرت پاکر اُٹھے

دست عاجزاں برتابد * موسیٰ علیہ السلام بحکمت

جہاں آفریں اقرار کرد واز تجاسر خویش

اقرار کیا ہے اور اپنی جرأت گی

نظم

استغفار +

معافی چاہی ہے

سفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش — سیلی خواہد بحقیقت سرش

جب کمینہ کے پاس مال اور دولت آگئی — تو حقیقت میں اسکا سر طمانچہ ہی چاہتا ہے

آں نشنیدی کہ حکیمی چہ گفت — مور ہماں بہ کہ نباشد پرش

تونے وہ نہیں سنا کہ ایک حکیم نے کیا کہا — وہی چیونٹی اچھی ہے جسکے پر نہوں

حکمت پدر را عسل بسیار است - اما پسر گرمی دار است

بیت

باپ کے پاس تو بہت شہد ہے لیکن بیٹا گرم مزاج کا ہے

آنکس کہ توانگرت نمیگرداند — او مصلحت تو از تو بہ میداند

جو تجھے امیر نہیں بناتا وہ تیری — بہترائی تیرے سے اچھی جانتا ہے

حکایت ۱۶ - اعرابی را دیدم - در

میں نے ایک بدو کو دیکھا کہ

حلقۂ جوہریان بصرہ حکایت مے کرد +

بصرہ کے جوہریوں کے حلقہ میں (بیٹھا) کہہ رہا تھا

۲۵

٢٦

که وقتے در بیابانے راه گم کرده بودم - و از زاد با من چیزے
کہ میں ایک دفعہ جنگل میں رستہ بھول گیا تہا اور میرے پاس کچھ توشہ
نمانده - دل بر ہلاک نہادم ناگاه کیسۂ یافتم پُر از مروارید
نہیں رہا تہا - اور مرنا ٹہان لیا تھا دفعتہً میں نے موتیوں کی بھری ہوئی
که ہرگز آں ذوق و شادی فراموش نکنم - که پنداشتم
تھیلی پائی دمیں ایسا خوش ہوا کہ وہ ذوق و خوشی کبھی نہیں بہولونگا
گندم بریان است یا زرت - و باز آں تلخی و نا امیدی
کیونکہ میں نے گمان کیا ہے کہ گیہوں ہیں یا جوار ہے اور پھر جب میں نے معلوم کیا کہ وہ
چوں معلوم کردم که مروارید است

قطعه

موتی ہیں تو ویسی ہی تلخی اور ناامیدی حاصل ہوئی

در بیابانِ خشک و ریگِ رواں
خشک جنگل اور بہتی ریت میں
تشنه را در دہاں چه دُر چه صدف
پیاسے کے منہ میں موتی اور سیپی برابر ہیں

مردِ بے توشہ کاو فتاد از پاے
جو بے توشہ آدمی تھک گیا
در کمر بندِ او چہ زر چہ خزف
اسکے کمر بند میں سونا اور ٹھیکری برابر ہے

حکایت ۱۷۔ در قاعِ بسیط مسافرے راہ گم کردہ
ایک مسافر فراخ میدان میں رستہ بھول گیا تھا
و قوت و قوتش بہ آخر آمدہ و درمے چند بر میان داشت۔ بسیار
اسکا توشہ اور زور جاتا رہا تھا۔ کچھ درم کمر میں رکھتا تھا بہت
بگردید و راہ بجاے نبرد و بسختی ہلاک شد۔ طائفہ برسیدند
پھرا اور کہیں نہ پہنچا اور بھوکا مر گیا وہاں ایک گروہ پہنچی
درمہا را دیدند پیش رویش نہادہ و بر خاک بنشتہ **قطعہ**
درم اُسکے سامنے رکھے ہوئے اور خاک پر لکھا دیکھا
گر ہمہ زرِ جعفری دارد مردِ بے توشہ بر نگیرد گام
بے توشہ آدمی اگرچہ خالص سونا رکھتا ہو۔ تو بھی قدم نہ اُٹھائے

در بیاباں فقیرِ گرسنہ را — شلغمِ پختہ بہ ز نقرۂ خام

بھوکے فقیر کو جنگل میں — پکے شلغم کچی چاندی سے اچھے ہیں

حکایت ۱۸۔ ہرگز از جورِ زماں ننالیدہ بودم و از

میں زمانہ کی تکلیف سے کبھی رنجیدہ نہیں ہوا

گردشِ آسماں روے درہم نکشیدہ۔ مگر وقتے کہ پایم

اور نہ آسمان کی گردش سے منہ بنایا تھا مگر جس وقت کہ میرے

برہنہ بود و استطاعت پاپوشی نداشتم بجامع کوفہ

پاؤں ننگے تھے اور میں جوتے کا مقدور نہیں رکھتا تھا میں کوفہ کی

در آمدم دلتنگ۔ یکے را دیدم کہ پاے نداشت شکر

جامع مسجد میں آیا آزردہ (دل) ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پاؤں ہی نہ رکھتا تھا میں

نعمتِ حق بجا آوردم و بر بے کفشی صبر کردم **قطعہ**

اللہ کی نعمت کا شکر بجا لایا اور جوتی کے نہ ہونے پر صبر کیا

مرغِ بریاں بچشمِ مردمِ سیر — کمتر از برگِ تره بر خوان است

دسترخوان پر جو سیر ہو آدمی کی نظر میں — بھنا ہوا مرغ ساگ کے پتے سے بھی کم قدر ہے

وانکه را دستگاه و قدرت نیست - شلغم پختہ
اور جسے مقدور اور قدرت نہیں اُسکے نزدیک
مرغ بریان است ۔
پکا شلغم بھنا مرغ ہے

حکایت ۱۹- یکے از ملوک باتنے چند از
جاڑے میں ایک بادشاہ کئی
خاصاں در شکارگاہے بزمستان از شہر دور
مصاحبوں سمیت ایک شکارگاہ میں شہر سے دور جا پڑا
افتاد ۔ شب در آمد - از دور دہے دیدند ویراں
رات ہوگئی دور سے ایک اجڑا گانو نظر پڑا
و خانہ دہقانے دراں ۔ ملک گفت شب
اور اسمیں ایک کسان کا گھر بادشاہ بولا کہ ہم رات کو
آں جا رویم - تا زحمت سرما کمتر باشد ۔
وہاں چل رہیں تاکہ جاڑے کی تکلیف کمتر ہو جاوے

۲۹

یکے از وزرا گفت - لائق قدر بلند بادشاہ نباشد۔

ایک وزیر نے عرض کیا کہ ایک ادنے کسان کے گھر میں پناہ لینا

بخانۂ دہقانے رکیک التجا کردن - ہمیں جا سے خیمہ

بادشاہ کی بلند قدر کے لائق نہیں ہم یہیں خیمہ لگاکر

زنیم و آتش برفروزیم - دہقان را خبر شد ما حضرے

آگ جلائیں گے کسان کو خبر ہوئی جو کچھ حاضر تھا

ترتیب کرد و پیش سلطان حاضر آورد و زمین خدمت

بناکر بادشاہ کے پاس لایا اور آداب

ببوسید و گفت قدر بلند سلطان بنزول

بجالاکر عرض کیا کہ دہقان کے گھر میں اترنے سے

کردن در خانۂ دہقان نازل نہ شدے۔

بادشاہ کی بلند قدر نہ گھٹتی

ولیکن نخواستند - تا قدر دہقان بلند شود۔

لیکن پسند نہیں کیا کہ کسان کا مرتبہ بلند ہو

٣١

ملک را سخنِ او مطبوع آمد شبانگاه بمنزلِ او نزول کرد

بادشاہ کو اُسکی بات پسند آگئی اور رات کو اُسی کے گھر جا اُترا

دہقاں خدمتِ پسندیدہ کرد ٭ بامداداں ملک باو

کسان نے عمدہ خدمت کی صبح کو بادشاہ نے اُسکو خلعت

خلعت و نعمت داد ٭ شنیدم کہ قدمے چند در رکابِ

اور انعام دیا ٭ میں نے سنا کہ تہوڑی دور تک بادشاہ کے پیچھے

سلطان میرفت و میگفت

قطعہ

کہتا ہوا جاتا تہا ٭

ز قدر و شوکتِ سلطان نگشت چیزے کم ٭ ز التفات

ایک کسان کے مہمان کرنے میں ڈیرا کرنے سے بادشاہ کی قدر

بمہمان سرائے دہقانے ٭ کلاہ گوشۂ دہقاں بآفتاب

اور عزت کچھ بھی نہیں گھٹی بلکہ کسان کی ٹوپی کا گوشہ آفتاب پر

رسید ٭ کہ سایہ بر سرش انگند چوں تو سلطانے ٭

پہنچ گیا اسواسطے کہ تیرے جیسے بادشاہ نے جو اسکے سر پر سایہ ڈالا

حکایت ۲۰ - گدائے را حکایت کنند کہ نعمت

ذکر کرتے ہیں کہ ایک فقیر نے بہت سی دولت

وافر اندوختہ بود ۔ یکے از پادشاہاں گفتش ہمی نماید

جمع کی تھی — ایک بادشاہ نے اُس سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے

کہ مال بیکراں داری بہ برخے ازاں ما را دستگیری

کہ تو بہت سا مال رکھتا ہے — تھوڑے سے مال سے ہماری مدد کر

کن کہ مہمے پیش آمدہ است چوں ارتفاع برسد

کیونکہ مہم پیش آئی ہے — جب محصول آویگا

وفا کردہ شود ۔ گفت اے خداوند روئے زمیں لائق قدر

ادا کیا جاویگا — کہا اے جہاں پناہ مجھ جیسے فقیر گداگر کے مال سے

بزرگوار سے نباشد دست بمال چوں من گدائے

کہ تو نے جو جو بھیک مانگ کر جمع کیا ہے — ہاتھ

آلودہ کردن کہ جو جو بگدائی فراہم آوردہ ام —

آلودہ کرنا — بزرگوار کی شان کے شایاں نہیں ہے

۳۲

گفت غمی نیست - کہ تا بار سید ہم شنیدم کہ سر از فرمان

(بادشاہ) نے کہا کچھ فکر کی بات نہیں کیونکہ میں آ تاریونگا ذو نگا میں نے سنا ہے کہ بادشاہ

ملک باز زد - و محبت پیش گرفت و شوخ چشمی نمود بہ ملک فرمود

کے حکم سے منہ میٹھا اور محبت کرنے لگا اور گستاخی کی بادشاہ نے

تا مضمون خطاب را بزجر و توبیخ از وے مستخلص کردند مثنوی

حکم دیدیا تو دس سے جھڑک اور ڈرا کر بادشاہ کے خطاب کا مضمون چھڑا لیا۔

بہ لطافت چو بر نیاید کار

جب نرمی سے کام نہیں چلتا

سر بہ بے حرمتی کشد ناچار

تو ناچار بے عزتی کی نوبت آتی ہے

ہر کہ بر خویشتن نہ بخشاید

جو شخص اپنے اوپر رحم نہ کرے

گر نہ بخشند کسے بر او شاید

اگر اس پر بھی کوئی رحم نہ کرے تو عمدہ بات ہے

حکایت ۲۱ - بازرگانے را دیدم کہ صد و پنجاہ شتر

میں نے ایک سوداگر کو دیکھا - کہ ڈیڑھ سو لادو

بار داشت - و چہل بندہ خدمتگار - شبے در جزیرہ کیش

اونٹ اور چالیس خدمتگار غلام رکھتا تھا - ایک روز رات کو کیش

مرا بحجرۂ خویش برد - و ہمہ شب نیارامید - از

کے جزیرہ میں مجھے اپنے گھر لیگیا - بیہودہ باتیں بکنے سے تمام رات

سخنہائے پریشان گفتن - کہ فلاں انبارم بترکستانست

نہ سویا کہ میرا فلاں انبار ترکستان میں ہے

و فلاں بضاعت بہندوستان و ایں قبالۂ فلاں

اور فلاں اسباب ہندوستان میں اور یہ اس زمین کا

زمین است و فلاں مال را فلاں کس ضمین - گاہ گفتے

قبالہ ہے اور اس مال کا فلاں شخص ضامن ہے کبھی کہتا

کہ خاطر اسکندریہ دارم کہ ہوائش خوش است

کہ میں اسکندریہ کا ارادہ رکھتا ہوں کہ اسکی ہوا اچھی ہے

مبین دربیان تکرمعدول ہوا۔

و باز گفتے نے - دریاے مغرب مشوش است

پھر کہتا نہیں   مغرب کا دریا   خوفناک ہے

سعدیا سفرِ دیگر در پیش است - اگر آں کردہ شود

اے سعدی! ایک اور سفر در پیش ہے   اگر وہ ہو لے

بقیتِ عمر بگوشہ بنشینم + گفتم آں کدام سفر

تو باقی عمر کونے میں بیٹھ کر گزاردوں   میں نے کہا وہ کونسا سفر ہے

است ؟ گفت - گوگردِ پارسی بہ چین خواہم

کہا -   فارسی گندھک چین میں لیجانی چاہتا ہوں

بردن - کہ شنیدم - قیمتِ عظیم

کیونکہ میں نے سنا ہے کہ   وہاں بڑی قیمت

دارد - و از آں جا کاسۂ چینی بروم

پاتی ہے   اور وہاں سے   چینی پیالے   روم   میں

برم + و دیباے رومی بہ ہند -

لیجاؤنگا   اور   رومی دیبا ہندوستان میں

وپولادِ ہندی بحلب - وآبگینۂ حلبی بہیمن ؁ و
اور ہندی فولاد حلب میں اور حلبی شیشے یمن میں

بُردِ یمانی بپارس - ازآں پس ترکِ سفر کنم - و بدکانے
اور یمنی چادر فارس میں بیچکے بعد سفر کرنا چھوڑ دونگا اور ایک دکان میں

نشینم ؁ چندانے ازیں مالیخولیا فروگفت کہ بیش
بیٹھ جاؤنگا اِس قِسم اس مالیخولیا سے اتنا بکا کہ اور

طاقتِ گفتنش نماند ؁ گفت اے سعدی تو ہم سخنے
کہنے کی اسے طاقت نہ رہی پھر بولا اے سعدی جو تونے

بگوے ازآنہا کہ دیدی وشنیدی ؁ گفتم نظم
دیکھا اور سنا ہے تو بھی تو کچھ بیان کر میں نے کہا

آں شنیدستی کہ وقتے تاجرے
تونے وہ بھی سنا ہے کہ ایک دفعہ ایک سوداگر

دربیابانے بیفتاد ازستور
جنگل میں سواری سے گر پڑا

٣٧

گفت چشمِ تنگ دنیا دار را
(اور) کہنے لگا کہ دنیادار کی تنگ آنکھ کو
یا قناعت پُر کند یا خاکِ گور
یا قناعت بھرتی ہے یا قبر کی مٹی

حکایت ۲۲ - مالدارے را شنیدم کہ بہ بخل چناں معروف بود کہ
میں نے ایک مالدار کو سنا کہ وہ کنجوسی میں ایسا مشہور تھا جیسا

حاتم طائی بسخا + ظاہر حالش بہ نعمتِ دنیا آراستہ و خستِ نفس
حاتم طائی سخاوت میں۔ اسکا ظاہری حال تو دنیا کی دولت سے آراستہ تھا اور دل کی کنجوسی

در نہادش ہمچناں متمکن۔ تا بجائے کہ نانے را بجانے ز دست ندادے و گربۂ
اسکی طبیعت میں بدستور موجود تھی یہانتک کہ ایک روٹی جان کے بدلے بھی نہ دیتا اور

ابوہریرہ را بلقمۂ ننواختے و سگِ اصحابِ کہف را استخوانے نینداختے +
ابوہریرہ کی بلی کو ایک لقمہ نہ کھلاتا اور گڑھے والوں کے کتے کو بھی ایک ہڈی نہ ڈالتا

فی الجملہ کسے خانۂ اورا ندیدے در کشادہ و سفرۂ اورا سر کشادہ بیت
غرضکہ اسکے گھر کا کوئی بھی کھلا دروازہ نہ دیکھتا تھا اور اسکے دسترخوان کو بچھا۔

یا مثل سابق ہیں فعل فاعل ہر دو مفعول کے ساتھ مکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا +

٢١

درویش بجز بوئے طعامش نشنیدے

درویش اسکے کہانے کی بو کے سوا نہ سونگھتا (اور)

مرغ از پسِ نان خوردنش ریزہ نچیدے

جانور اُسکے کہانا کہانے کے بعد بہورے بھی نہ چگتا

شنیدم کہ بدریائے مغرب راہِ مصر برگرفتہ بود و خیال فرعون

میں نے سنا کہ مغرب کے دریا میں مصر کا رستہ لیا تہا اور فرعون کا سا خیال

در سر کردہ ناگاہ بادے مخالف گردِ کشتی برآمد و دریا در جوش آمد

سوچ رکہا تہا۔ دفعتہً ناموافق ہوا کشتی کو لگی اور سمندر جوش

دستِ دعا برآورد و فریادِ بیفائدہ کردن گرفت بیت

مارنے لگا دعا کا ہاتہہ اُٹھایا۔ اور بیفائدہ غل مچانا شروع کیا

دستِ تضرع چہ سود بندۂ محتاج را

اُس محتاج بندہ کو دعا کا ہاتھ اُٹھانا کیا فائدہ دے

وقتِ دعا بر خدا وقتِ کرم در بغل

جو دعا کے وقت خدا کے پاس پسارے اور بخشش کے وقت بغل میں لے

٣٦

قطعہ از زر و سیم راحتے برساں   خویشتن ہم تمتعے برگیر

سونے چاندی سے (اوروں کو) بھی آرام پہنچا - اور وہ آپ بھی فائدہ اٹھا

وانکہ این خانہ از تو خواہد ماند   خشتے از سیم و خشتے از زر گیر

جان لے کہ یہ گھر تیرے ہی چھوٹ جائیگا   کچھ چاندی اور کچھ سونا ساتھ لیجا

آوردہ اند کہ در مصر اقاربِ درویشے داشت بعد از ہلاکِ او

کہتے ہیں کہ اسکے غریب رشتہ دار مصر میں رہا کرتے تھے   اسکے مرنے کے بعد

بہ بقیتِ مالِ او توانگر شدند - و جامہائے کہنہ بمرگِ او

اسکے بچے مال سے دولتمند بنگئے   اور اسکے سوگ میں پرانے کپڑے

بدریدند - و خز و دمیاطی ببریدند ۔ ہمدراں ہفتہ

پھاڑ ڈالے   اور خز و دمیاطی قطع کر آئے   میں نے انہیں سے

یکے را دیدم از ایشاں بر بادپائے رواں و غلامے

اسی ہفتہ ایک شخص کو   ایک چالاک گھوڑے پر سوار اور ایک

در پے دواں - باخود گفتم ۔ قطعہ

نوکر کو اسکے پیچھے دوڑتے ہوئے دیکھکر اپنے دلمیں کہا

وہ کہ گر مردہ باز گردیدے ۔ بمیانِ قبیلہ و پیوند

تعجب ہے کہ اگر مردہ اپنے قبیلہ اور کنبے میں واپس آجاتا

ردِّ میراث سخت تر بودے ۔ وارثاں را ز مرگِ خویشاوند

تو وارثوں کو ورثہ کا پھیر دینا مرنے سے بھی بہت برا معلوم ہوتا

بسابقۂ معرفتے کہ درمیانِ ما بود ۔ آستینش گرفتم

پہلے ملاقات کے سبب کہ ہم میں تھی میں نے اُسکی آستین پکڑ کر

وگفتم ۔ بیت

کہا

بخور اے نیک سیرت سرہ مرد

اے نیک خو اور کھرے آدمی تو تو کھالے

کاں نگوں بخت گرد کرد و نخورد

اسلیے کہ اس بدبخت نے جمع ہی کیا ہے اور کھایا نہیں

حکایت ۲۳ ۔ صیادے ضعیف را ماہیے قوی در دام افتاد

ایک کمزور مچھلی والے کے جال میں ایک طاقتور مچھلی پھنسی

طاقت ضبطِ آں نداشت ۔ ماہی برو غالب آمد و دام

وہ اُسکے روکنے کی طاقت نرکہتا تہا　　مچھلی اُسپر غالب آئی　　اور اُسکے

از دستش در ربود و برفت ۔ متحیر شد و گفت قطعہ

ہاتھ سے جال چھڑا لیگئی اور چلدی　　حیران ہوکر بولا

شد غلامے کہ آبِ جو آرد　　آبِ جو آرد و غلام ببرد

ایک غلام گیا کہ ندی سے پانی لاوے　　ندی کا پانی آیا اور غلام کو بہا لیگیا

دام ہر بار ماہی آوردے　　ماہی ایں بار رفت و دام ببرد

جال میں ہر دفعہ مچھلی پہنستی تہی　　اب کی دفعہ مچھلی چلی گئی اور جال کو بھی لیگئی

دیگر صیاداں دریغ خوردند و ملامتش

اور شکاریوں نے　　افسوس کیا　　اور اُسے ملامت

کردند ۔ کہ چنیں صیدے در دامت

کی　　کہ ایسا　　شکار تیرے　　جال میں

افتاد ۔ و نتوانستی نگاہداشتن ✤

پہنسا　　اور تو سنبھال　　نہ سکا

اور دونو مفعولوں کیساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا

گفت اے برادراں! چہ تواں کرد؟ مرا روزی نبود و ماہی را

بولا اے بھائیو! میں کچھ نہ کر سکا   وہ میری روزی نہ تھی

ہمچناں روزی ماندہ بود۔ و حکما گفتہ اند صیاد بے روزی

اور مچھلی کا رزق تو باقی تھا   اور داناؤں نے کہا ہے بے رزق شکاری

در دجلہ ماہی نگیرد و ماہی بے اجل بر خشکی نمیرد۔ بیت

تو دجلہ میں بھی مچھلی نہیں پکڑ سکتا اور بن موت آئی تو خشکی پر بھی نہیں مرتی

صیاد نہ ہر بار شکارے ببرد   باشد کہ یکے روز پلنگش بدرد

شکاری ہر دفعہ شکار کو نہیں لاتا   ممکن ہے کہ اسے ایک روز تیندوا پھاڑ ڈالے

حکایت ۲۴۔ دست و پا بریدہ ہزار پائے را بکشت

ایک اپاہج نے ہزار پاؤں والے کو مار ڈالا

صاحبدلے بر و بگذشت و گفت سبحان اللہ! آنکہ با ہزار پائے

ایک صاحبدل وہاں آن پہنچا اور کہا   سبحان اللہ! جو ہزار پاؤں

کہ داشت چوں اجلش فرا رسید از بیدست و پائے نتوانست گریخت

رکھتا تھا   جب اسکی موت آگئی تو وہ لنگڑے لولے سے بھی نہ بھاگ سکا

مثنوی چو آید ز پے دشمن جانستاں

جب مار ڈالنے والا دشمن پیچھے دوڑا آوے

ببندد اجل پاے مرد دواں

تو موت دوڑنے والے آدمی کے پانو نہیں چلنے دیتی

ور آں دم کہ دشمن بیاپے رسید

جب دشمن پیچھے پیچھے آپہنچا

کمان کیانی نباید کشید

تو کمان کیانی نہیں کھینچنی چاہیے

حکایت ۲۵ - ابلہے را دیدم خلعتے ثمین در بر و مرکبے

میں نے ایک احمق کو قیمتی پوشاک پہنے اور عربی

تازی در زیر و قصبے مصری بر سر + کسے گفت سعدی

گھوڑے پر سوار اور مصری عمامہ سر پر باندھے دیکھا کسی نے کہا اے سعدی

چگونہ مے بینی ایں دیبائے معلم بریں حیوان لا یعلم +

تو اس بوٹے دار ریشمی کپڑے کو اس بیوقوف بے علم پر کیسے دیکھتا ہے

۵۱

گفتم خطے زشت است کہ آب زر نوشت است قطعہ

میں نے جواب دیا کہ یہ خط ہے کہ سنہری پانی سے لکھا ہوا ہے

بآدمی نتواں گفت ماند ایں حیواں

نہیں کہہ سکتے کہ یہ حیوان آدمی سے مشابہ ہے

مگر دراعہ و دستار و نقش بیرونش

مگر اسکا کرتا اور پگڑی اور ظاہری بناوٹ

بگرد در ہمہ اسباب ملک ہستی او

اسکی ہستی کے ملک کے تمام اسباب میں نظر کر

کہ ہیچ چیز نیابی حلال جز خونش

تو اسکے خون کے سوا کچھ بھی حلال نپاویگا

بیت شریف گر متضعف بود خیال مبند

شریف اگر تنگ دست ہو جاوے تو خیال نکر

کہ پایگاہ بلندش ضعیف خواہد شد

تاکہ اسکا بلند مرتبہ گھٹ جائیگا

حکایت ۲۶ - دزدے گدائے را گفت شرم
ایک چور نے ایک فقیر سے کہا   تو شرم
نداری کہ از برائے جوئے سیم دست پیش ہر لئیم دراز
نہیں رکھتا کہ تو ہر کنجوس کے آگے جو بھر چاندی کے واسطے ہاتھ پسارنا پھرتا
میکنی ؟ **گفت بیت**
ہے   جواب دیا

دستِ دراز از پئے یک حبّہ سیم
رتی بھر چاندی کے واسطے ہاتھ پسارنا دو
بہ کہ ببرند بدانگے و نیم
دانگ کی عوض ہاتھ کاٹنے سے اچھا ہے

حکایت ۲۷ - مشت زنے را حکایت کنند کہ از دہرِ مخالف
ایک پہلوان کا ذکر کرتے ہیں کہ ناموافق زمانہ سے فریاد
بفغان آمدہ بود و از حلق فراخ و دستِ تنگ بجان رسیدہ
اور فراخ حلقی اور تنگ دستی سے تنگ ہو گیا تھا   کرتا

شکایت پیش پدر برد و اجازت خواست کہ عزم سفر دارم

باپ کے پاس شکایت کی اور اجازت چاہی کہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں

مگر بقوت بازو کامے فراچنگ آرم ۔ **بیت**

شاید بازو کے قوت سے مراد کو پہنچوں

فضل و ہنر ضائع است تا نہ نمایند

علم اور ہنر کسی کام کا نہیں جبتک ظاہر کریں

عود بر آتش نہند و مشک بسایند

جب عود کو جلا دیں اور مشک کو گھسیں (تو وہ خوشبو دیتے ہیں)

پدر گفت اے پسر خیال محال از سر بدر کن ۔ و پائے قناعت

باپ بولا اے بیٹا! تو ناممکن خیال تو سر سے دور کر اور سلامتی کا پاؤں

در دامن سلامت کش کہ بزرگاں گفتہ اند ۔ دولت بجوشیدن

قناعت کے دامن میں چھپالے کیونکہ داناؤں نے کہا ہے دولت کوشش سے

است ۔ چارہ آں کم جوشیدن است ۔ **بیت**

نہیں حاصل ہوتی ہے ۔ اسکا علاج تو کم تلاش کرنا ہے

کس نتواند گرفت دامن دولت بزور
دولت کا دامن زور سے کوئی نہیں پکڑ سکتا
کوشش بیفائدہ است وسمہ برابروے کور
اندھے کی بھوؤں پر وسمہ لگانا بیفائدہ ہے

بیت اگر بہر سر موئیت ہنر و صد باشد | ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد
اگر تیرے ہر بال میں دو سو ہنر ہوں | جب نصیبہ برا ہوتا ہے تو ہنر کام نہیں آتا

بیت چہ کند زورمند وارون بخت | بازوے بخت بہ کہ بازوے سخت
بدنصیب طاقتور کیا کر سکتا ہے | نصیبہ کا بازو طاقتور کے بازو سے اچھا ہے

پسر گفت اے پدر فوائد سفر بسیار است فوائد آں بیشمار ہست از نزہت
بیٹے نے کہا اے باپ سفر کے فائدے بہت ہیں اور اسکے نفع بے انتہا طبیعت کی
خاطر و جر منافع و دیدن عجائب و شنیدن غرائب و تفرج بلاد
تازگی اور فائدوں کا اٹھانا عجیب عجیب چیزوں کا دیکھنا اور نادر باتوں کا سننا اور
و مجاورت خلان و تحصیل جاہ و علم و ادب و مزید مال و مکنت و معرفت
شہروں کی سیر کرنی اور دوستوں کی ہمنشینی اور مرتبہ و علم اور ادب کا حاصل کرنا اور مال و دولت کے ترقی

چنانچه سالکان طریقت گفته اند + **قطعه**

جیسا کہ رستہ کے مسافروں نے کہا ہے

بدکانِ خانه درگروی ‌ ‌ هرگز اے خام آدمی نشوی

جبتک تو گھر کے کونہ میں بیٹھا رہیگا ‌ ‌ ہرگز اے بیوقوف آدمی نہیں بنیگا

برو اندر جہاں تفرج کن ‌ ‌ پیش ازاں روز کز جہان بروی

جا جہان میں اس سے پہلے سیر کر لے کہ ‌ ‌ تو جہان سے چلا جائیگا

پدر گفتش اے پسر منافع سفر بدین نمط که گفتی بسیار است

باپ نے کہا اے بیٹا جسطرح پر تو نے بیان کیا سفر کے فائدہ تو بہت ہیں

لیکن مسلم چہار طائفہ راست ۔ نخستین بازرگانے کہ با وجود

لیکن چار قسم کے لوگوں کے واسطے اچھا ہے پہلا وہ سوداگر کہ مال

نعمت و مکنت و غلامان و کنیزکان دلاویز و شاگردان

دولت اور دلدار غلام اور لونڈیوں اور چالاک و تیز نوکروں کے

چابک ... تیز ہر روز بشہرے و ہر شب بمقامے و ہر دم بتفرجگاہے

ساتھ ہر روز نئے شہر اور ہر شب نئے مقام اور ہر دم نئی

از نعیمِ دنیا متمتع شود ÷ قطعہ

بیرگاہ میں دنیا کی نعمتوں سے محفوظ ہو

منعم بکوہ و دشت و بیاباں غریب نیست

دولتمند جنگل اور پہاڑ اور میدان میں مسافر نہیں ہے اسواسطے

ہر جا کہ رفت خیمہ زد و خوابگاہ ساخت

جہاں گیا وہیں خیمہ لگایا اور خوابگاہ بنالی

واں را کہ بر مرادِ جہاں نیست دسترس

اور جسے دنیا کی مراد پر قدرت نہیں

در زاد بومِ خویش غریبست و ناشناخت

وہ اپنے وطن میں بھی مسافر اور بے پہچان ہے

دوم عالمے کہ بمنطقِ شیریں و کلامِ رنگین و قوتِ فصاحت و مایۂ

دوسرا عالم ہے کہ شیریں کلامی اور رنگین گفتگو اور فصاحت کی قوت اور خوش

بلاغت ہر جا کہ رود بخدمتش اقدام نمایند و ہر جا کہ نشیند اکرام کنند قطعہ

بیانی سے جہاں کہیں چلا جائے اُسکی تعظیم کو بڑھیں اور جس جگہ بیٹھے عزت کریں

مردم کیطرف وہ فاعل ہے اکرام مفعول فعل فاعل کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا

وجود مردم دانا مثال زر و طلاست

دانا لوگوں کا وجود سونے کی مانند ہے

کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند

وہ جہاں چلا جائے وہیں اسکی قدر اور قیمت جانتے ہیں

بزرگ زادۂ ناداں بشہروا ماند

نادان امیرزادہ شہروا کی مانند ہے

کہ در دیارِ غریبش بہیچ نستانند

کہ غیر ملک میں اُسے مفت بھی نہیں خریدتے

سوم خوش آوازے کہ بحنجرۂ داؤدی آب از جریان

تیسرا خوش آواز کہ داؤدی گلے سے پانی کو چلنے

و مرغ از طیران باز دارد پس بوسیلتِ ایں فضیلت

اور پرند کو اُڑنے سے روک دے پس اس فضیلت کے وسیلے سے

دلِ مردماں صید کند و اربابِ معنی بمنادمتِ او رغبت نمایند

لوگوں کے دلکو لُبھائے اور صاحب باطن اُسکی صحبت کی خواہش کریں

چہارم پیشہ ورے کہ بسعی بازو کفافے حاصل کند تا آبروے
چوتھا پیشہ ور جو بازو کی کوشش سے روٹی کما کھائے تا کہ روٹی کے
از بہر ناں ریختہ نشود کہ خردمنداں گفتہ اند قطعہ
واسطے اُسکی عزت خراب نہو اسلئے کہ داناؤں نے کہا ہے

گر بغریبی رود از شہر خویش
اگر پیوند جوڑنے والا اپنے شہر سے سفر کو جائے
سختی و محنت نبرد پارہ دوز
تو وہ سختی اور محنت نہیں اُٹھانے کا
ور بخرابی فتد از مملکت
اور اگر نیمروز کا بادشاہ ویرانہ میں چلا جائے
گرسنہ خسپد ملک نیمروز
تو بھوکا سوئے گا

چنیں صفتہا کہ بیان کردم در سفر موجب جمعیت خاطرست و داعیہ طیب عیش
یہ صفتیں جو میں نے بیان کیں ہیں سفر میں دلجمعی کا سبب و خوش گزرنے کا وسیلہ ہیں

وآنکہ ازیں جملہ بے بہرہ است بخیالِ باطل در جہان رود

اور جو شخص ان سب سے بے نصیب ہے، وہ جھوٹے خیال سے جہان میں جاتا ہے

و دیگر کسش نام و نشاں نبرد و نشنود + قطعہ

اور پھر کوئی اُسکا نام و نشان نہیں لیتا اور نہ سنتا ہے

ہر آنکہ گردشِ گیتی بکینِ او برخاست

زمانہ کی گردش جس کی دشمنی کو اُٹھی

بغیر مصلحتش رہبری کند ایّام

زمانہ اُسے بُری باتوں کی طرف رہبری کرتا ہے

کبوترے کہ دگر آشیاں نخواہد دید

جس کبوتر کو پھر گھونسلا نہ دیکھنا ہوگا

قضا ہمے بردش تا بسوے دانہ و دام

قضا اُسے دانہ اور جال کی طرف لیجاتی ہے

پسر گفت اے پدر قولِ حکما را چگونہ مخالفت کنم؟ کہ گفتہ اند

بیٹے نے کہا اے باپ میں داناؤں کے قول کی کیوں مخالفت کروں کہ وہ کہہ گئے ہیں

۵۸

زرق اگرچہ مقسوم است امّا باسباب حصولِ آں

زرق اگرچہ قسمت کا ہے مگر اُسکے حاصل ہونیکے سبب پیدا کرنے ضروری ہیں

تعلق شرطست و بلا اگرچہ مقدر است از ابواب دخولِ آں حذر

اور بلا اگرچہ تقدیر کی ہے تو بھی اُسکے داخل ہونیکے دروازوں سے ڈرنا

واجب ☆ قطعہ

واجب ہے

زرق ہرچند بیگماں برسد ‏ ‏ ‏ شرطِ عقلست جستن از درہا

اگرچہ زرق بیگمان پہنچتا ہے (اُسکی) دروازوں سے تلاش کرنا عقل کی بات ہے

گرچہ کس بے اجل نخواہد مُرد ‏ ‏ ‏ تو مرو در دہانِ اژدرہا

اگرچہ بن آئی کوئی بھی نہیں مریگا ‏ ‏ ‏ تو اژدہا کے منہ میں نہ جا

دریں صورت کہ منم ۔ با پیل دماں نزنم و با شیرِ ژیاں پنجہ در افگنم

میری یہ حالت ہے کہ میں مست ہاتھی کے ساتھ لڑتا ہوا اور ببر شیر کے ساتھ پنجہ کرتا ہوں

پس مصلحت آنست کہ سفر کنم کہ ازیں بیش طاقتِ بینوائی نمی آرم ☆ قطعہ

پس اچھی بات یہ ہے کہ سفر کروں اسلیے کہ اس سے زیادہ بھوک سہار نہیں سکتا

چوں مرد برفتاد ز جائے و مقامِ خویش

جب آدمی اپنے وطن اور مقام سے نکلگیا

دیگر چہ غم خورد ہمہ آفاق جائے اوست

پھر وہ کیوں فکر کرتا ہے اسلئے کہ تمام جہان اسکی جگہ ہے

ہر شب تو انگرے بسرائے ہمیرود

مالدار ہر رات سرائے میں جاتا ہے

درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست

فقیر کو جہاں رات آگئی وہیں اُسکی سرائے ہے

مرد خدا بمشرق و مغرب غریب نیست

مرد خدا تو مشرق و مغرب میں بھی مسافر نہیں

ہر جا کہ میرود ہمہ ملکِ خدائے اوست

جہاں جاتا ہے اُسی کے خدا کا ملک ہے

ایں بگفت و پدر را وداع کرد و ہمت خواست و روان شد

یہ کہکر باپ کو رخصت کر دیا اور دعا چاہی اور روانہ ہوا

وباخویشتن همیگفت ؛ **بیت**

اور اپنے دل میں کہتا تھا

هنرور چو بختش نباشد بکام

جب ہنرور کا نصیبہ مقصود پر نہیں

بجایے رود کش نداند نام

تو وہ ایسی جگہ جاتا ہے جہاں کوئی اسکا نام بھی نہیں جانتا

تا برسید بکنارِ آبے کہ سنگ از صلابتِ او بر سنگ

الغرض ایسے دریا کے کنارے پہنچا کہ اسکے زور سے پتھر پر پتھر

ہمے آمد و خروشش بفرسنگ همیرفت **بیت**

گرتا تھا اور اسکا شور کوسوں پہنچتا تھا

سهمگین آبے کہ مرغابی درو ایمن نبود

ایسا اندیشناک دریا تھا کہ دریائی جانور بھی اس میں محفوظ نہ تھے

کمترین موج آسیا سنگ از کنارش در ربود

اسکی ادنی موج چکی کے پتھر کو اسکے کنارے سے بہالیجاتی تھی

گروہے مردماں رادید ہریک بقراضہ در معبر نشستہ جوان را
لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ ہر ایک تھوڑی سی چاندی کو عوض کشتی میں بیٹھا
دستِ عطا بستہ بود زبانِ ثنا برکشود۔ چندانکہ زاری کرد۔
تھا جوان کے پاس کچھ بھی نہ تھا تعریفیں کرنے لگا بہتیر گڑگڑایا (کسی نے
یاری نکرد ملاح بیمروت از و بخندہ برگردید و گفت بیت
مدد نہ دی بیمروت ملاح ہنستا ہوا اسکی طرف سے چلا گیا اور کہنے لگا

بے زر نتوانی کہ کنی بر کس زور
تو روپیہ بغیر کسی پہ زور نہیں کر سکتا
گر زر داری بزور محتاج نہٗ
اگر تو روپیہ رکھتا ہے تو تو زور کا محتاج نہیں
زر نداری نتوان رفت بزور از دریا
اگر تو روپیہ نہیں رکھتا تو دریا سے پار نجا سکیگا
زور دہ مردچہ باشد زرِ یک مرد بیار
اسلیے کہ دس آدمیوں کا زور کیا کام دیگا روپیہ ایک ہی آدمی کا

۵۶

جواں را دل از طعنۂ ملاح بہم برآمد خواست ازو انتقام کشد

ملاح کے طعنے سے جوان کا دل رنج ہوا چاہا کہ اس سے عوض لے

کشتی رفتہ بود۔ آواز داد۔ کہ اگر بدیں جامہ کہ پوشیدہ ام

کشتی جا چکی تھی پکارا کہ اگر تو اس کپڑے پر جو پہنے ہیں کھا ہی

قناعت میکنی۔ دریغ نیست ✦ ملاح طمع در جامہ کرد و کشتی باز گردانید

بس کرے تو دریغ نہیں ملاح نے کپڑے کا لالچ کیا کشتی لوٹا لایا

بیت بدوزد شرہ دیدۂ ہوشمند

حرص عقلمند کی آنکھیں اندھی کر دیتی ہے

درآرد طمع مرغ و ماہی ببند

طمع مچھلی اور جانور کو جال میں پھنسا دیتی ہے

چندانکہ دستِ جوان بریش و گریبانِ ملاح رسید

جسقدر جوان کا ہاتھ ملاح کی داڑھی اور گریبان پر پہنچا اسے

اورا بخود درکشید و بے محابا فرو کوفت ✦

اپنی طرف کھینچ لیا اور بے دھڑک مارا

یاران نفس از کشتی بدر آمدند - که کشتی کنند - درشتی دیدند
اسکے یار کشتی سے نکلے کہ مدد کریں سختی دیکھی

پشت بگردانیدند - جز این چارہ ندانستند کہ بمصالحت
تو پیٹھ دیگئی اسکے سوا علاج نہ دیکھا کہ صلح

گرایند و باجرت مسامحت نمایند - مثنوی
کرلیں اور مزدوری بھی رعایت کریں

چو پرخاش بینی تحمل بیار کہ سہلی ببندد در کارزار
جب تو لڑائی دیکھے تو سہار کر اسواسطے کہ نرمی لڑائی کو تھام دیتی ہے

لطافت کن آنجا کہ بینی ستیز نبرد قز نرم را تیغ تیز
جہاں تو لڑائی دیکھے نرمی کر کہ تیز تلوار نرم ریشم کو نہیں کاٹتی

بشیرین زبانی و لطف و خوشی توانی کہ پیلے بموئے کشی
شیرین زبانی اور مہربانی اور خوشی سے تو ہاتھی کو ایک بال سے کھینچ سکتا ہے

بتقدیر ماضی در قدمش افتادند و بوسہ چند
گذشتے ہوئے کے عذر سے اسکے قدموں میں گر پڑے اور

۵۸

نفاق برسر وچشمش دادند - وبکشتی درآوردند - و

نفاق سے اُسکے سر اور آنکھ کو چوما   اور کشتی میں بٹھالیا   اور

رواں شدند - تا برسیدند بستونے کہ از عمارتِ

روانہ ہوگئے   الغرض اس ستون پر پہنچے   جو یونان کی عمارت سے

یونان درآب ایستادہ بود - ملاح گفت کشتی را

دریا میں کھڑا تھا   ملاح بولا کشتی کو تو کچھ خلل ہے

خللے است یکے از شما کہ زورآورتر باشد - بدین ستون

تم میں سے جو شخص زیادہ زور آور ہو   اس ستون پر

برروَد و خرطوم کشتی بگیرد - تا از عمارت عبور کنیم -

چڑھ جاوے   اور ناؤ کی بیڑ کو پکڑ لے   کہ ہم عمارت سے گزر جاویں

جواں بغرور دلاوری کہ در سر داشت از

جوان زور آوری کے غرور سے   جو رکھتا تھا

خصم دل آزردہ نیندیشید - وقول حکما را کار نبست کہ

دل آزردہ دشمن سے نہ ڈرا   اور عقلمندوں کی بات کو کام میں نہ لایا کہ

گفتہ اند ہر کرا رنجے رسانیدی اگر در عقب آں صد راحت سانی

کہتے ہیں جسے تو نے تکلیف دی اگر تو اُسکے بعد سو آرام پہنچاوے

از پاداش آں یک رنج ایمن مباش۔ کہ پیکاں اگرچہ از

تو بھی اُس ایک رنج کے بدلے سے نڈر ہونا اسلیے کہ تیر اگرچہ زخم سے

جراحت بدر آید آزارِ آں در دل بماند **قطعہ**

نکل جاتا ہے تو بھی اُسکا دکھ دلمیں باقی رہتا ہے

نظم

چہ خوش گفت یکتاش با خیلتاش

ایک غلام نے آقا سے بڑی اچھی بات کہی

چو دشمن خراشیدی ایمن مباش

جب تو نے دشمن کو تکلیف دی تو بے کھٹکے نہ رہنا

قطعہ مشو ایمن کہ تنگدل گردی

جو تیرے ہاتھ سے کوئی دل رنج ہو

چوں ز دستت دلے بتنگ آید

تو اپنی تنگدلی سے نڈر نہ بجانا

سنگ بر بارهٔ حصار مزن

قلعہ کی فصیل پر پتھر نہ مار

کہ بود کز حصار سنگ آید

کیونکہ ممکن ہے کہ قلعہ سے ہی پتھر آوے

چندانکہ مقود کشتی بر ساعد پیچید و بر بالائے

القصہ ناؤ کا رسّا کلائی پر لپیٹ کر ستون پر چڑھ گیا

ستون رفت ٭ ملاح زمام از کفش بگسلانید و کشتی براند

ملاح نے رسّا اسکے ہاتھ سے چھڑا لیا اور کشتی چلا دی

بیچارہ متحیر ماند ٭ روزے دو بلا و محنت کشید روز سوم خوابش

بیچارہ حیران رہگیا دو دن برابر محنت اور تکلیف اٹھائی تیسرے دن

گریبان گرفت و در آب انداخت ٭ بعد از شبا روزے

نیند نے اسکا گریبان پکڑا اور اسے دریا میں ڈالدیا ایک رات دن کے بعد کنارے

دگر بر کنار افتاد۔ از حیاتش رمقے ماندہ بود ٭

لگا اسکی زندگی کچھ تھوڑی ہی باقی رہ گئی تھی

۶۲

برگِ درختاں خوردن گرفت - و بیخ گیاہاں برآوردن

درختوں کے پتے کھانے اور گھاس کی جڑیں نکالنے لگا

۵۲
تا اندک مایہ قوت یافت - سر در بیاباں نہاد

آخر کار کچھ طاقت آئی جنگل میں نکل گیا

و ہمے رفت - تا از تشنگی بے طاقت شد *

اور چلتا چلتا پیاس سے بیقرار ہو گیا

۵۳
بسرِ چاہے رسید - قومے بر او گرد آمدہ بودند

ایک کنوئیں پہ پہنچا کہ بہت سے لوگ اُس پر اکٹھے ہو رہے

و شربتِ آبے بہ پشیزے ہمے آشامیدند

تھے اور کوڑی کی عوض پانی پلاتے تھے

۵۴
جوان را چیزے نبود - چند آنکہ طلب کرد و

جوان کے پاس تو کچھ نہ تھا بہتیرا مانگا اور

بے چارگی نمود - رحمت نیاوردند *

گڑگڑایا اُنہوں نے رحم نکیا

دستِ تعدی دراز کرد۔ میسر نہ شد + تنے چند را

اس نے زیادتی کرنی شروع کی — حاصل نہوا — کئی آدمیوں کو

فروکوفت۔ مردان غلبہ کردند و بیجا بازدند۔

مار اٹھایا — لوگ آن گرے — اور اُسے بے دھڑک مارا

قطعہ

مجروح شد

وہ زخمی ہوگیا

پشہ چو پُر شد بزند پیل را — باہمہ مردی و صلابت کہ او ست

جب مچھر اکٹھے ہوجاتے ہیں تو باوجود اتنی بہادری اور زور آوری کہ اُس میں ہے

مورچگانرا چو بود اتفاق — شیرِ ژیان را بدرانند پوست

ہاتھی کو گرا دیتے ہیں جب چیونٹیوں کا اتفاق ہوجاتا ہے تو وہ مست شیر کا چمڑا

بحکمِ ضرورت در پئے کاروانے افتاد و برفت شبانگاہ

ضرورت — سمجھکر ایک قافلے کے پیچھے ہولیا اور چلا گیا رات کو

برسیدند بمقامے کہ از دزدان پُر خطر بود +

ایک ایسے مقام پر پہنچے — کہ چوروں سے خوفناک تھا

کاروانیان زادیده لرزه بر اندام افتاده و دل بر ہلاک نہادہ *

قافلہ والوں کو دیکھا کہ کانپ رہے ہیں اور دلمیں مرنا ٹھان لیا ہے

گفت اندیشہ مدارید۔ کہ دریں میاں یکے منم کہ تنہا

جوان بولا ڈرنا نہیں یہاں میں ایک ایسا ہوں کہ اکیلا

پنجاہ مرد را جواب دہم۔ و دیگر جواناں ہم یاری کنند

پچاس آدمیوں کا مقابلہ کرتا ہوں اور لوگ بہی تو کچھ مدد دینگے

کاروانیاں را بلاف او دل قوی گشت و بصحبتش

اُسکی گپ سے قافلہ والوں کی دلجمعی ہوئی اور اُسکی صحبت سے

شادمانی کردند و بزاد و آبش دستگیری واجب

خوش ہوئے اور کہانے پینے سے اُسکی مدد کرنے واجب

داشتند * جوان را آتش معدہ بالا گرفتہ بود و عنان

سمجھی جوان کے معدہ کی آگ تو بھڑکی ہوئی اور طاقت

طاقت از دست رفتہ۔ لقمہ چند از سر اشتہا تناول کرد و دمے

کی باگ ہاتھ سے چھوٹی ہوئی تہی بھوک کے مارے چند لقمہ کہائے اور کچھ

چندے آب در پے آشامید - تا دیو درونش بیارامید -

پانی پیا | تو اسکے پیٹ کے دیو نے | چین لیا

و خوابش در ربود و بخفت + پیرمردے جہاندیدہ در کاروان بود

اور اسے نیند آئی اور وہ سو گیا | ایک بڈھا جہاندیدہ قافلہ میں تھا

گفت اے یاراں من ازیں بدرقہ شما اندیشناکم بیش ازاں کہ

وہ کہنے لگا اے یارو میں تمہارے اس رہبر سے بہ نسبت چوروں کے زیادہ ڈرتا

از دزداں چنانکہ حکایت کنند کہ اعرابی را درمے چند

ہوں | جیسے کہ ایک بدو کے پاس کہتے ہیں کہ کچھ روپے

گرد آمدہ بود - بشب از تشویش دزداں تنہا در خانہ خوابش

جمع تھے | رات کو چوروں کے ڈر کے مارے گھر میں اکیلے کو نیند

نمے برد + یکے از دوستاں پیش خود خواند - تا وحشت تنہائی

نہ آتی تھی ایک دوست کو اپنے پاس | بلا لیا کہ اس سے گفتگو کرکے

بدیدار او منصرف کند - شبے چند در صحبت او بود -

تنہائی کی وحشت ٹال دے | وہ کئی رات برابر اسکی صحبت میں ر

چندانکہ بر درمہاش وقوف یافت ، بتمامی ببرد و سفر کرد
آخرکار اُسکے درموں کی اُسے خبر ہوگئی   سب لے گیا اور چلدیا
بامداداں بدیدندش عریان و گریاں کسے گفتش حال
(لوگوں نے) صبح ہی اُسے ننگا اور روتے دیکھا   اُس سے کسی نے کہا
چیست؟ مگر آں درمہائے ترا دزد ببرد ـ گفت لا
کیا حال ہے؟   شاید کہ تیرے اُن درموں کو چور لیگیا   کہا نہیں
واللہ! بدرقہ برد * قطعہ   ہرگز ایمن زیار ننشستم
اللہ کی قسم رہبر لیگیا   میں یار سے کبھی بیخوف ہوکر نہیں بیٹھا
تا بدانستم آنچہ خصلت اوست
جبتک میں نے اُسکی عادت نہ جان لی
زخم دندان دشمنی تیز است
جو دشمن کہ لوگوں کی آنکھ میں دوست دکھائی دے
کہ نماید بچشم مردم دوست
اُسکے دانتوں کے زخم تیز ہوتے ہیں

یاراں چہ دانید کہ ایں ہم از جملۂ دزداں باشد و بعیاری

ارے یارو تمہیں کیا خبر ہے کہ یہ بھی چوروں کے فرقے میں سے ہو اور چالاکی

درمیانِ ما تعبیہ شدہ؟ تا ہنگامِ فرصت یاراں را

سے ہمارے میں آ ملا ہو تاکہ موقع پر یاروں کو خبر کر دے

خبر کند۔ مصلحت آں مے بینم۔ کہ مر او را خفتہ بگزاریم

میں یہی مناسب جانتا ہوں کہ ہم اسے سوتا چھوڑ دیں

و رخت برداریم * کارروانیاں را تدبیر پیر استوار آمد

اور اسباب اٹھا کر چل دیں قافلہ کے لوگوں کو بڈھے کی تدبیر پسند آئی

و مہابتے از مشت زن در دل گرفتند۔ رخت برداشتند

پہلوان کا ڈر دل میں بیٹھ گیا اسباب اٹھایا

و جواں را خفتہ بگذاشتند۔ آنگہ خبر یافت کہ آفتاب

اور جوان کو سوتا ہی چھوڑا اُس وقت جاگا کہ اُسکے کندھے

بر کتفش تافت سر برآورد کارروانیاں را نہ دید۔

کو دھوپ لگی سر اٹھایا تو قافلہ والوں کو نہ دیکھا

مذکر ظرف زمان ہوا فعل فاعل و مفعول و متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۷۶ چوں حرف شرط محذوف برآورد فعل اس میں ضمیر ہے کہ راجع ہے مشت زن

٦٨

بیچارہ بسے بگردید وراہ بجائے ندانست و تشنہ و گرسنہ
بیچارہ بہت پھرا اور کہیں نہ پہنچا پیاسا اور بھوکا

و بینوا روے بر خاک و دل بر ہلاک نہادہ میگفت بیت
اور بے سامان خاک پر منہ اور دل مرنے پر رکھے کہہ رہا تھا

درشتی کند با غریباں کسے
مسافروں پر وہ سختی کرتا ہے

کہ نابودہ باشد بغربت بسے
جو شخص مسافری میں بہت نہ رہا ہو

مسکیں دریں سخن بود۔ کہ پسر پادشاہے بصید از
مسکین یہی بات کہہ رہا تھا کہ یکایک ایک بادشاہزادہ شکار کے واسطے

لشکریاں دور افتادہ و بر بالاے سرش ایستادہ
لشکریوں سے دور نکل آیا تھا اور اسکے سرہانے کھڑا

ایں سخن بشنید۔ و در ہیأتش ہمے نگریست
یہ بات سن رہا تھا اور اسکی صورت کو دیکھ رہا تھا

دید صورتِ ظاہرش پاکیزہ و سیرتِ حالش پریشاں ۔
اُسکی ظاہری صورت پاکیزہ اور اُسکا حال پریشان دیکھکر
پرسید کہ از کجائی و بدیں جائگہ چگونہ افتادی؟ برخی
پوچھا کہ تو کہاں کا ہے اور یہاں کیونکر آیا جو کچھ
از آنچہ برسرِ او رفتہ بود ۔ اعادت کرد + ملک زادہ را
اُس پر گزرا تھا اُسمیں سے (اِس لئے) تھوڑا سا بیان کیا بادشاہزادے کو
بر حالتِ تباہِ او رحمت آمد ۔ خلعت و نعمت داد ۔
اُسکی تباہ حالت پر رحم آیا خلعت اور انعام دیا
و معتمدے باوے فرستاد ۔ تا بشہرِ خویش
اور ایک معتمد اُسکے ساتھ بھیجا کہ وہ اپنے شہر میں
آمد + پدر بدیدنِ او شادمانی کرد ۔ و
پہنچگیا باپ نے اُسے دیکھکر خوشی منائی اور
بر سلامتِ حالش شکر گذارد +
اُسکے حال کی سلامتی پر شکر کیا

برسر مضاف و مضاف الیہ باضافت توالی مجرور متعلق فعل فعل فاعل و مفعول و متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا

شبانگاه از آنچه بر سر او گزشته بود - از حالت کشتی
رات کو جو کچھ کشتی کی حالت اور ملاح کا ظلم
و جورِ ملاح و جفاے روستایاں بر سرِ چاه - و عذر کاروانیاں
اور کنوئیں پر کسانوں کی زبردستی اور رستہ میں قافلہ والوں
در راه با پدر میگفت * پدر گفت اے پسر! آنگفتمت ہنگامِ
کی بیوفائی اُسپر گزری تھی باپ سے کہنے لگا باپ نے کہا اے بیٹا میں نے
رفتن کہ تہیدستاں را دستِ لیری بستہ است و پنجہ شیری
چلتے وقت تیرے سے نہیں کہا تھا کہ تنگدستوں کی دلیری کا ہاتھ اور بہادری کا
شکستہ **بیت** چہ خوش گفت آں تہیدستِ سلحشور
پنجہ ٹوٹا ہوا ہے اُس تنگدست بہادر نے کیا اچھا کہا ہے
جوے زر بہتر از پنجاه من زور * پسر گفت
کہ جو بھر چاندی پچاس من زور سے اچھی ہے بیٹے نے کہا اے
اے پدر! تا رنج نبری - گنج بر نداری *
باپ! جبتک تو تکلیف نہ اُٹھاے خزانہ ہاتھ نہ آئے

وتا جاں در خطر نہی - بر دشمن ظفر نیابی - وتا دانہ بر
اور جبتک تو جان کو اندیشہ میں نہ ڈالے دشمن پر فتح نہ پائیگا اور جبتک تو

نیفشانی خرمن برنگیری - نہ بینی کہ باندک رنج کہ بردم
بیج نہ بوے کہلیان نہ اٹھائے تو دیکھتا نہیں کہ اس تہوڑے

چہ راحت حاصل کردم وبہ نیشے کہ خوردم - چہ مایہ عسل
سے دکھ سے جو میں نے اٹھایا بہت سا آرام حاصل کیا اور اس ڈنک سے جو میں نے کہایا

بدست آوردم بیت اگرچہ بیروں ز رزق نتواند خورد
بہت سا شہد ہاتھ لگا ہے اگرچہ کوئی رزق سے زیادہ نہیں کہا سکتا

در طلب کاہلی نشاید کرد ✦ بیت
تو بہی تلاش میں سستی نکرنی چاہئے

غواص گر اندیشہ کند کام نہنگ
اگر غوطہ لگانیوالا مگرمچھ کا اندیشہ کرے

ہرگز نکند دُرِّ گرانمایہ بچنگ
کبہی بیش قیمت موتی حاصل نہیں کر سکتا

آسیا سنگِ زیرین متحرک نیست - لاجرم تحمل بارگران همی‌کند
چکی کا نچلا پاٹ گھومنے والا نہیں ہے آخر کار بھاری بوجھ اُٹھاتا ہے

قطعہ

چہ خورد شیر شرزہ در بن غار
بہادر شیر غار میں کیا کھائے گا

باز افتادہ را چہ قوت بود
پڑے ہوئے باز کو کیا غذا ہاتھ آئے

گر تو در خانہ صید خواہی کرد
اگر تو گھر میں بیٹھا بیٹھا شکار کریگا

دست و پایت چو عنکبوت بود
تو تیرے ہاتھ پاؤں مکڑی بن جائیں گے

پدر گفت۔ اے پسر! دریں نوبت ترا فلک یاوری کرد۔ و
باپ نے کہا ارے بیٹا ابھی دفعہ تو آسمان نے تیری مدد اور

اقبال رہبری تا گُلت از خار و خارت از پا بدر آید ✦
اقبال نے رہبری کی کہ تیرا پھول کانٹے سے اور کانٹا پاؤں سے نکل آیا

وضعا حیدو ولتے بتو رسید و برتو بخشود و کسر حالت را
اور ایک دولتمند تیرے پاس پہنچگیا اور اُسنے تیرے اوپر رحم کیا اور مہربانی سے
تفقدے جبر کرد و چنیں اتفاق نادر افتد - و بر نادر حکم
تیرے شکستہ حال کو درست کیا اور ایسا اتفاق نادر ہوتا ہے اور نادر پر حکم
نتواں کرد - زنہار! تا گرد ایں دام نگردی ۔ بیت
نہیں لگا سکتے ہیں - خبردار ہرگز اس جال کے گرد نہ بھٹکنا

صیاد نہ ہر بار شکارے ببرد
شکاری ہر دفعہ شکار نہیں پکڑتا
باشد کہ یکے روز پلنگش بدرد
ممکن ہے کہ ایکدن اُسے پلنگ پھاڑ ڈالے

چنانکہ یکے از ملوک پارس نگینے گرانمایہ در انگشتری داشت باری
ایسے ہی ایک فارس کا بادشاہ ایک بیش قیمت نگینہ انگوٹھی میں رکھتا تھا ایک دفعہ
بحکم تفرج با تنے چند از خاصاں بمصلائے شیراز بیروں رفت
سیر کیواسطے کئی خاصوں سمیت شیراز کی عیدگاہ کی طرف جا نکلا

فرمود - تا انگشتری را بر گنبد عضد نصب کردند -

حکم دیا تو انگوٹھی عضد کے گنبد پر جڑ دی

تا ہر کہ تیر از حلقۂ انگشتری بگذراند - خاتم وے را

کہ جو کوئی انگوٹھی کے حلقہ سے تیر پار کر دے انگوٹھی اسی کی ہو جائے

باشد * اتفاقاً چہار صد حکم انداز در خدمت ملک

اتفاق سے چار سو کاری تیرانداز بادشاہ کی خدمت میں

بودند - بینداختند - جملہ خطا کردند - مگر کودکے کہ

تھے تیر چلائے سب خطا کر گئے مگر ایک لڑکا کہ

بر بام رباطے بہ بازیچہ تیر ہر طرف ہمے انداخت -

مسافر خانے کوٹھے پر چڑھا بطور کھیل ہر طرف تیر پھینک رہا تھا

باد صبا تیر او را از حلقۂ انگشتری گذرانید خلعت و نعمت یافت

باد صبا نے اسکا تیر انگوٹھی کی حلقہ سے پار کر دیا اُس لیے خلعت و انعام پایا

وخاتم بوسے ارزانی داشتند - آوردہ اند کہ بسیر تیر و کمان را

اور انگوٹھی اسی کو دیدی — کہتے ہیں کہ لڑکے نے تیر و کمان کو

بسوخت - گفتندش کہ چرا چنیں کردی؟ گفت تا رونق

جلا دیا (لوگوں نے) اس سے کہا کہ تو نے ایسا کیوں کیا — جواب دیا اسلئے کہ

نخستیں برجاے ماند **قطعہ** گہ بود کز حکیم روشن

پہلی رونق قائم رہے — کبھی ایسا ہو کہ دانا حکیم کی

راے ✦ بر نیاید درست تدبیرے ✦ گاہ باشد

تدبیر درست نہیں ہوتی — اور کبھی ایسا ہو

کہ کودک ناداں ✦ بغلط بر ہدف زند تیرے ✦

کہ نادان لڑکا غلطی سے نشانے پر تیر مارتا ہے

حکایت ۲۸

درویشے را شنیدم کہ در غارے نشستہ بود

میں نے سنا — کہ ایک درویش ایک گڑھے میں — بیٹھا تھا

ہ کلمہ این را بمعنی بایان ملکر مفعول ہو شنیدم کا شنیدند فعل با فاعل مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

و در برروی جهان بسته و ملوک و سلاطین را در چشم او شوکت نمانده قطعه

اور دنیا کے لوگوں پر دروازہ بھیڑ رکھا تھا اُسکی نظر میں بادشاہ اور شہنشاہوں کی توقیر نہیں تھی

هر که بر خود در سوال کشاد　　تا بمیرد نیاز مند بود

جسنے اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھول لیا　　وہ مرتے دم تک حاجتمند رہتا ہے

آز بگذار و پادشاهی کن　　گردن بی طمع بلند بود

حرص چھوڑ دو اور بادشاہی کرو (اسلئے کہ)　　بے طمع کی گردن بلند ہوتی ہے

یکی از ملوک آن طرف اشارت کرد که توقع بکرم و

اُس طرف کے ایک بادشاہ نے عرض کیا کہ بزرگوں کے خلقوں سے

اخلاق بزرگان آنست که بنان و نمک با ما موافقت

امید ہے کہ کھانا ہمارے ہاں کھائیں

کنند شیخ رضا داد بحکم آنکه اجابت دعوت سنت

شیخ نے منظور کر لیا اسواسطے کہ دعوت کا قبول کرنا سنت

است ٭ دیگر روز ملک بعذر قدومش رفت ۔

ہے　　بادشاہ دوسرے روز اُس کے آنیکا شکریہ ادا کرنے کو گیا

۷۶

عابد بر خاست و ملک را در کنار گرفت و تلطف کرد

عابد اٹھ کھڑا ہوا اور بادشاہ کے ساتھ بغلگیر ہوا اور مہربانی کی اور

وثنا گفت ۔ چوں ملک رفت یکے از اصحاب پرسید

تعریفیں کرنے لگا جب بادشاہ چلا گیا تو (اسکے) ایک دوست نے پوچھا

کہ چندیں ملاطفہ کہ تو امروز با بادشاہ کردی ۔

اتنی مہربانی جو تو نے آج بادشاہ کے ساتھ کی

خلاف عادت بود ۔ گفت نشنیدہ ؟ کہ گفتہ اند ۔

عادت کے خلاف تھی بولا تو نے نہیں سنا کہ دانا کہہ گئے ہیں

بیت

ہر کہ را بر سماط بنشستی

تو جسکے دسترخوان پر بیٹھ لیا

واجب آمد بخدمتش برخاست

اسکی تعظیم کو اٹھنا واجب ہو گیا

باب چہارم در فوائدِ خاموشی

حکایت ۔ ۱ یکے را از دوستاں گفتم کہ امتناع سخن

میں نے ایک دوست سے کہا کہ چپ رہنا

گفتنم بعلتِ آں اختیار آمدہ است ۔ کہ غالب اوقات

مجھے اس سبب سے پسند آیا ہے کہ اکثر اوقات

در سخن نیک و بد اتفاق مے افتد ۔ و دیدۂ دشمناں جز بدی

بات میں برا بھلا اتفاق ہوتا ہے اور دشمنوں کی نظر تو بدی کے سوا کچھ

نہیے افتد ۔ گفت دشمن آں بہ کہ نیکی نہ بیند ۔ **بیت**

نہیں دیکھتی کہا یہی بہتر ہے کہ دشمن نیکی نہ دیکھے

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است

دشمنی آنکھ میں ہنر بہت بڑا عیب ہے

گل است سعدیؒ و در چشم دشمناں خار است

سعدی پھول ہے اور دشمنوں کی نظر میں کانٹا ہے

بیت

نورِ گیتی فروز چشمۂ ہور

جہان کے روشن کرنیوالے سورج کا نور

زشت باشد بچشمِ موشک کور

اندھی چچھوندر کے آنکھ میں برا معلوم ہوتا ہے

حکایت ۲ - بازرگانے را ہزار دینار خسارت افتاد - پسر را گفت

ایک سوداگر کو ہزار دینار کا ٹوٹا پڑا بیٹے سے کہا

نباید کہ با کسے ایں سخن درمیان نہی ۔ گفت - اے پدر

یہ بات کسی سے نہ کہنی چاہیئے لڑکا بولا اے باپ

فرمان تراست - نگویم - ولیکن باید کہ مرا بر فائدۂ ایں

تیرا حکم ہے تو میں نہیں کہونگا اور لیکن چاہیئے کہ تو اسکے فائدے سے

مطلع گردانی کہ مصلحت در نہاں داشتن چیست ؟

مجھے واقف کردے کہ اس کے چھپا رکھنے میں کیا خوبی ہے

گفت تا مصیبت دو نشود یکے نقصان مال دوم شماتت ہمسایہ

کہا کہ مصیبتیں دو نہ ہو جائیں ایک تو مال کا نقصان دوسرے ہمسایہ کی ہنسی

بیت — مگو اندوہ خویش با دشمناں

اپنا رنج دشمنوں سے نہ کہنا

کہ لاحول گویند شادی کناں

کہ خوشیاں کرتے ہوئے لاحول پڑھینگے

حکایت ۴ جوانے خردمند از فنون فضائل حظے

ایک عقلمند جوان فضیلت کے فنون میں لیاقت اور

وافر داشت و طبعے نافر چندانکہ در محافل دانشمندان

تیز طبیعت رکھتا تھا — جبتک داناؤں کے جلسہ میں

نشستے زبان از گفتن بہ بستے بارے پدر گفتش

بیٹھا رہتا بولنے سے زبان بند کرتا ایک دفعہ باپ اس سے

اے پسر! تو نیز از آنچہ دانی چرا نہ گوئی؟

کہا اے بیٹا جو کچھ تو جانتا ہے کیوں نہیں بیان کیا کرتا

۸۱

گفت ترسم - کہ از آنچہ ندانم بپرسند و شرمسار گردم قطعہ

جواب دیا کہ میں ڈرتا ہوں کہ جو میں نہیں جانتا وہ پوچھ بیٹھیں اور میں شرمندہ ہوں

آں شنیدی کہ صوفئے میکوفت	زیرِ نعلینِ خویش میخے چند
تونے سنا ہے کہ ایک صوفی	اپنے جوتے میں کیلیں ٹھوک رہا تھا
آستینش گرفت سرہنگے	کہ بیا نعل بر ستورم بند
ایک سپاہی نے اسکی آستین پکڑ کر کہا	کہ آ میرے بیل کے نعل باندہ

بیت

نگفتہ ندارد کسے با تو کار

بن کہے تیرے سے کوئی کام نہیں رکھتا

ولے چوں بگفتی دلیلش بیار

لیکن جب تونے کہدیا تو اسکی دلیل بیان کر

حکایت ۴ - جالینوس حکیم ابلہے را دید دست

حکیم جالینوس نے ایک احمق کو دیکھا کہ ایک دانا

در گریبانِ دانشمندے زدہ بود و بیحرمتی میکرد

کے گریبان میں ہاتھ ڈالے | بیعزتی کرتا تھا

گفت اگر ایں دانا بودے کار او با ناداں بدینجا نرسیدے

کہا اگر یہہ دانا ہوتا تو نادان کے ساتہہ اسکا کام یہانتک نہ پہنچتا

کہ گفتہ اند مثنوی [۵۲] دو عاقل را نباشد کین وپیکار +

جیسا کہ کہا ہے دو داناؤں میں دشمنی اور لڑائی نہیں ہوتی

نہ دانائے ستیزد با سبکسار + اگر ناداں [۵۳] بوحشت سخت گوید +

اور نہ دانا عقلمند کے ساتہہ لڑتا ہے اگر نادان وحشت سے بُرا بہی

خردمندش بنرمی دل بجوید + [۵۴] دو صاحب دل نگہدارند

کہے تو عقلمند نرمی سے اُسکا دل خوش کرے دو دانا

موئے + ہمیدوں سرکش و آزرم جوئے + وگر [۵۵]

ایک بال کو بچا رکہتے ہیں اور اسیطرح سرکش اور صلح کار اور

از ہر دو جانب جاہلانند + اگر زنجیر باشد

اگر دونوں طرف جاہل ہی ہیں تو اگر زنجیر ہوگی اُسے بہی

بگسلانند + یکے [۵۶] را زشت خوئے داد دشنام +

توڑ ڈالیں گے ایک شخص کو ایک بدخو نے گالی دی

تحمل کرد و گفت اے نیک فرجام + تبر زانم کہ خواہی
اُس نے سہہ لی اور کہا اے نیک انجام میں اُس سے بھی بدتر ہوں

گفتن آنی + کہ دانم عیب من چوں من ندانی +
کہ تو مجھے کہہ گیا تو ایسا ہے کیونکہ میں اپنے عیب کو خوب جانتا ہوں۔ اور تو میرے برابر نہیں جانتا

حکایت ۵۔ سحبانِ وائل را در فصاحت بے نظیر

وایل کے بیٹے سحبان کو خوش بیانی میں لاثانی

نہادہ اند۔ بحکم آنکہ بر سر جمع سالے سخن گفتے لفظے
گنا ہے اسلیئے کہ جلسہ میں برس روز تک گفتگو کئے جاتا اور کسی لفظ کو

مکرر نہ کردے۔ واگر ہماں سخن اتفاق افتادے
دوبارہ نہ کہتا اور اگر اُسی بات کا اتفاق ہی پڑتا

بعبارتے دیگر بگفتے و از جملۂ آدابِ ندمائے
تو اور عبارت میں بیان کرتا اور بادشاہوں کی درگاہ کے

حضرتِ بادشاہاں یکے این است۔
ہمنشینوں کا یہ بھی ایک ادب ہے

۸۳

مثنوی

سخن گرچہ دلبند و شیرین بود — سزاوار تصدیق و تحسین بود

اگرچہ بات دل لگتی ہی اور عمدہ — اور تحسین و آفرین کے لائق ہو

چو بارے بگفتی مگو باز پس — کہ حلوا چو یکبار خوردند بس

تو بھی جب تو نے ایک دفعہ کہدی — تو پھر کہنا بیجا ہے کہ جیسے حلوا ایک دفعہ کھایا گیا

حکایت ۶۔ یکے را از حکما شنیدم کہ میگفت۔
میں نے سنا کہ ایک حکیم کہتا تھا کہ

ہرگز کسے بجہل خویش اقرار نکردہ است مگر آنکس
اپنی جہالت کا کبھی کسی نے اقرار نہیں کیا ہی مگر اس آدمی نے کہ
کہ چون دیگرے در سخن باشد ہمچنان تمام ناگفتہ
ابھی دوسرا بات کہہ رہا ہو اور پوری بھی نہ کی ہو وہ بات
سخن آغاز کند۔ مثنوی
شروع کردے

سخن را سرست اے خردمند و بن — میاور سخن در میان سخن

اے دانا بات کا اول اور آخر ہوتا ہی — بات میں بات نہ شروع کر

خداوند تدبیر و فرهنگ و هوش — نگوید سخن تا نبیند خموش

مدبر اور دانا اور ہوشیار — جبتک خاموش نہیں دیکھتا نہیں بولتا

حکایت ۷ ✽ تنے چند از نزدیکان سلطان محمود

محمود کے چند خاصوں نے حسن میمندی سے

حسن میمندی را گفتند که سلطان امروز چه گفت ترا

کہا کہ آج بادشاہ نے فلاں باب میں تیرے سے

در فلان مصلحت گفت بر شما هم پوشیده نماند گفتند

کیا کہا — جواب دیا تم پر پوشیدہ نہ رہیگا کہا کہ جو کچھ تجھ سے

آنچه با تو گوید که ظهیر سریر سلطنتی و مشیر تدبیر مملکت

کہ تو بادشاہت کے تخت کی پناہ اور ملک کی تدبیر کا مشورہ کرنیوالا

بامثال ما گفتن روا ندارد ✽ گفت باعتماد آنکه داند

کہتا ہے ہم جیسوں سے کہنا روا نہیں کہتا ہے حسن میمندی نے کہا اس بھروسہ پر

که با کسے نگوید پس چرا همی پرسید ✽ **بیت**

کہ وہ جانتا ہے کہ میں کسی سے نہیں کہونگا کہتا ہے پس تم کو کیوں پوچھتے ہو

لہ
نہ ہر سخن کہ برآید بگوید اہل شناخت

جو بات ظاہر ہوتی ہو دانا سب ہی نہیں کہہ دیتا

بسر شاہ سر خویشتن نباید باخت

بادشاہ کے بھید میں اپنا سر نہ کٹانا چاہیئے

حکایت ۸ - یکے از شعراء پیش امیر دزداں رفت

ایک شاعر چوروں کے سردار کے پاس گیا

وثنا بگفت - فرمود تا جامہ از و بدر کردند - سگاں

اور تعریف کی امیر نے حکم دیا تو اسکے کپڑے چھین لئے کتے

در قفا افتادند + خواست تا سنگے بردارد -

پیچھے پڑگئے اس نے پتھر اٹھانا چاہا

زمین یخ گرفتہ بود - عاجز شد گفت اینچہ حرامزادہ

زمین پر برف جمی ہوئی تھی تنگ ہوگیا بولا کہ یہ بڑے حرامزادے

مردمانند کہ سگ را کشادہ اند و سنگ را بستہ

لوگ ہیں کہ کتوں کو تو کھولدیا اور پتھروں کو باندھ دیا ہے

امیر از سر فقہ میدید ۔ بشنید ۔ بخندید ۔ و گفت اے حکیم !
کھڑکی سے دیکھ رہا تھا سنکر ہنسنے لگا اور کہا کہ اے دانا کچھ
چیزے بخواہ + گفت جامۂ خود میخواہم اگر انعام فرمائی
مانگ لے جواب دیا اپنے کپڑے چاہتا ہوں اگر تو انعام عطا کرے
بیت ۔ امیدوار بود آدمی بخیر کساں + مرا بخیر تو
آدمی لوگوں کی بھلائی کا امیدوار ہوتا ہے مجھے تیری سے
امید نیست بد مرساں + سالارِ دزداں را بر وے رحمت
نیکی کی امید نہیں ہے دکھ نہ پہنچا چوروں کے سردار کو اُسپر رحم آیا
آمد ۔ جامۂ او را باز فرمود ۔ و قباے پوستینی بر آں
اُسکے کپڑے واپس کردیے اور ایک پوستینی قبا اُسپر
مزید کرد ۔ و درمے چند بداد +
زیادہ کردی اور کچھ درم بھی دیئے
حکایت ۹ ۔ خطیبے کریہ الصوت خود را خوش آواز پنداشتے
ایک بد آواز خطیب اپنے کو خوش آواز جانتا

موصوف و صفت ملکر مفعول ہوا فعل فاعل و مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا ۔ ۱۲

و فریادِ بیہودہ بر داشتے * مردم قریہ بعلّت جاہے کہ
اور بیہودہ بکا کرتا تھا گانو کے لوگ اسکے مرتبے کے لحاظ سے

داشت بلائیش می کشیدند و اذیتش مصلحت نمی
اسکی بلائیں سہتے تھے اور اُسے تکلیف دینا اچھا نہ سمجھتے

دیدند ۔ تا یکے از خطبائے آں اقلیم کہ با او عداوتِ
تھے یہاں تک کہ ایک خطیب جو اس سے دلی دشمنی رکھتا

نہانی داشت ۔ بارے بپرسش آمدہ بودش
تھا ایک دفعہ اسکی مزاج پرسی کو آیا تھا

گفت ۔ ترا خوابے دیدہ ام * گفت خیر باد چہ
کہا کہ میں نے تجھے خواب میں دیکھا ہے کہا خیر تو ہے تو نے

دیدۂ ؟ گفت چناں دیدم ۔ کہ آوازِ خوش داشتے
کیا دیکھا ہے جواب دیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ تو اچھی آواز رکھتا تھا

و مردم از انفاسِ تو در راحت بودند *
اور لوگ تیرے دم سے خوش تھے

خطیب لختے اندیشید۔ وگفت مبارک خواب است

تھوڑی دیر خطیب سوچکر کہنے لگا یہ تو بڑا اچھا خواب ہے

کہ دیدی کہ مرا بر عیب خود واقف گردانیدی معلوم

جو تو نے دیکھا کہ مجھے میرے عیب پر واقف کردیا معلوم

شد کہ آواز ناخوش دارم وخلق از من در رنجند

ہوا کہ میں بری آواز رکھتا ہوں اور لوگ مجھ سے رنجیدہ ہیں

عہد کردم کہ پس ازیں خطبہ نخوانم ٭ قطعہ

میں نے عہد کرلیا کہ اسکے بعد کبھی خطبہ نہ پڑھوں گا

از صحبت دوستاں برنجم — کاخلاق بدم حسن نمایند

میں ایسے دوستوں سے رنجیدہ ہوں — کہ میرے برے خلقوں کو اچھا بیان کریں

عیبم ہنر و کمال بینند — خارم گل و یاسمن نمایند

میرے عیب کو ہنر اور کمال جانتے — اور میرے کانٹے کو پھول اور چنبیلی بتلاتے

کو دشمن شوخ چشم و بیباک — تا عیب مرا بمن نمایند

بے شرم اور نڈر دشمن کہاں ہے — کہ میرا عیب مجھے جتادے

مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا اسکو استفہام انکاری دشمن شوخ چشم بیباک ہر سہ صفات توالی مبین بیانیہ ...

حکایت ۱۰ ۔ یکے[لہ] در مسجد سنجار بانگ نماز گفتے
سنجار کی مسجد میں ایک شخص ایسی آواز سے

بآوازے کہ مستمعان را ازو نفرت آمدے و صاحب[ٹ]
اذاں کہتا تھا کہ سننے والوں کو اُس سے نفرت ہوتی اور اُس مسجد کا مالک

آں مسجد امیرے بود عادل و نیک سیرت ۔ نمیخواستش
ایک نیک خصلت اور منصف امیر تھا اُس نے اُس کا دل

کہ دل آزردہ گردد ۔ گفت[لہ] اے جوانمرد ایں مسجد را
آزردہ ہونا نہ چاہا کہا کہ اے جوانمرد اس مسجد کے جو

مؤذنانِ قدیمند کہ ہر یکے را پنج دینار مرسوم
قدیمی مؤذن ہیں میں نے ہر ایک کی تنخواہ پانچ دینار

مقرر داشتہ ام ۔ اکنوں[لہ] ترا دہ دینار مے دہم
مقرر کر رکھے ہیں میں اب تجھے دس دینار دیتا ہوں کہ

تا بجائے دیگر بروی ۔ بریں اتفاق افتاد و برفت
دوسری جگہ چلا جا اس پر راضی ہوگیا اور چلا گیا

بعد از مدتے در گزرے پیش امیر باز آمد و گفت ۔
بہت روز کے بعد ایک گلی میں امیر کے آگے آنکلا اور کہا
اے خداوند! بر من حیف کردی کہ از آں بقعہ ام
حضور آپنے میرے پر ظلم کیا کہ مجھے دس دینار دیکر وہاں سے
بدہ دینار بیروں کردی ۔ آنجا کہ اکنوں رفتہ ام
نکال دیا جہاں میں اب گیا ہوں وہاں
بیست دینارم مے دہند تا جائے دیگر روم ۔
مجھے بیس دینار دیتے ہیں کہ اور جگہہ چلا جاؤں
قبول نمے کنم ۔ امیر بخندید و گفت ۔ زنہار!
میں قبول نہیں کرتا امیر نے ہنسکر کہا ہرگز نہ لینا
نستانی ۔ کہ زود باشد کہ بہ پنجاہ دینار راضی گردند
اسلئے کہ یقین ہے جلدی پچاس دینار پر راضی ہو جائیں گے

بیت

بہ تیشہ کس نخراشد ز روے خارا گل

کوئی سنگِ خارا پر سے بسولے کے ساتھ مٹی نہیں چھیلتا

چنانکہ بانگِ درشت تو میخراشد دل

جسطرح کہ تیری آواز دل کو چھیلتی ہے

حکایت ۱۱ - ناخوش آوازے ببانگِ بلند قرآن میخواند

ایک بآواز پکار پکار کر قرآن پڑہتا تہا

صاحبدلے برو بگذشت و گفت ترا مشاہرہ چندست

ایک صاحبدل اُسکے پاس آ نکلا اور کہا کہ تیرا ماہوار کیا ہے

گفت ہیچ • گفت پس چرا زحمتِ خود چندیں میدہی • گفت

جواب دیا کہ کچھ بہی نہیں کہا پہر تو اپنے تئیں اتنی تکلیف کیوں دیتا ہے

از برائے خدا میخوانم گفت - از بہرِ خدا مخوان • بیت

بولا کہ میں تو خدا کے واسطے پڑہتا ہوں کہا خدا کے واسطے نہ پڑہ

گر تو قرآن بریں نمط خوانی	ببری رونقِ مسلمانی
اگر تو اسیطرح قرآن پڑہیگا	تو تو مسلمانی کی رونق کھو دیگا

باب ششم در ضعف پیری

حکایت ۱ - با طایفۀ دانشمندان در جامع دمشق بحثی
میں دمشق کی جامع مسجد میں عالموں کی ایک
همیکردم - ناگاه جوانی از در درآمد و گفت درین میان
جماعت سے بحث کر رہا تھا کہ ایک جوان دروازے سے آیا اور کہنے لگا
کسی هست که زبان پارسی داند - اشارت بمن کردند گفتم
کہ یہاں کوئی ایسا بھی ہے کہ فارسی زبان جانتا ہو انہوں نے میری طرف
خیر است - گفت پیری صد و پنجاه ساله در حالت نزع است
اشارہ کیا میں نے کہا خیر تو ہے کہا کہ ایک ڈیڑھ سو برس کا بڈھا جان کنی کی حالت
و بزبان پارسی چیزی میگوید که مفهوم ما نمیگردد - اگر
میں ہے اور فارسی زبان میں کچھ کہہ رہا ہے کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا
بکرم قدم رنجه شوی - مزد یابی - باشد که وصیتی کند
اگر تو عنایت سے تکلیف گوارا کرے تو اجر پاوے یقین ہے کہ کچھ وصیت کرتا ہو

قطعه

چوں ببالینش فراز آمدم این میگفت۔
جب میں اُسکے سرہانے آیا تو کہہ رہا تھا

دمے چند گفتم برآرم بکام
میں نے سمجھا تھا کہ چند دم خواہش کے موافق گزارونگا

دریغا کہ بگرفت راہِ نفس
افسوس کہ سانس کا رستہ بند ہو گیا

دریغا کہ بر خوانِ الوانِ عمر
افسوس ہے کہ عمر کے رنگ برنگ دسترخوان پر

دمے خوردہ بودیم گفتند بس
ہمنے تھوڑی دیر کہایا تھا کہدیا بس کرو

معنی این سخن را بعربی با شامیان گفتم۔ تعجب کردند از عمر دراز او
میں نے اسکے معنی عربی میں شامیوں سے بیان کئے تو انہوں نے اسکی بڑی عمر اور زندگی

و تاسف او بر حیات۔ گفتم چگونہٗ دریں حالت۔ گفت چگویم

قطعه

پر افسوس کرنے سے تعجب کیا میں نے کہا تیری کیا حالت ہے جواب دیا کہ کیا بتلاؤں

ندیدہ کہ چہ سختی رسد بجانِ کسے + کہ از دہانش بدر

تونے نہیں دیکھا کہ اُسکی جان کو کیسی تکلیف پہنچتی ہے جسکے منہ سے

میکنند دندانے + قیاس کن کہ چہ حالت بود دراں

دانت نکالتے ہیں خیال تو کر کہ اُسوقت کیا حالت ہو جب

ساعت + کہ از وجودِ عزیزش بدر رود جانے +

اُسکے پیارے وجود سے جان نکلے

گفتم تصورِ مرگ از خیال بدر کن - و وہم را بر طبیعت

میں نے کہا موت کا تصور خیال سے الگ کر اور وہم کو طبیعت پر

مستولی مگرداں کہ فیلقوفانِ یوناں گفتہ اند کہ مزاج

غالب نہ کر اسواسطے کہ یونان کے حکیموں نے کہا ہے کہ

اگرچہ مستقیم بود - اعتماد بقا را نشاید - و مرض اگرچہ

اگرچہ مزاج درست ہو تو بھی زندگی کے بھروسے کسی لایق نہیں ہے اور بیماری

ہائل بود - دلالتِ کلی بر ہلاک نکند

اگرچہ خوفناک ہو (تو بھی) بالکل مرجانے پر دلالت نہیں کرتی

اگر فرمائی طبیبے را بخوانم تا معالجہ کند - دیدہ باز کرد

اگر تو کہے تو میں طبیب کو بلالوں کہ علاج کرے آنکھیں کھولدیں اور

و بخندید و گفت ۔ مثنوی ۔ دست برہم زد کہ

ہنسکر کہنے لگا — دانا طبیب افسوس

طبیب ظریف ۔ چوں خرف بیند او فتادہ حریف

کرتا ہے جب بڈھے دوست کو بیمار پڑے دیکھتا ہی گھر کا مالک تو مکان کے

خواجہ در بند نقش ایوان است ۔ خانہ از پائے

بیل بوٹے کی فکر میں ہے — اور گھر کی بنیاد

بست ویران است ۔ پیر مردے ز نزع مینالید

خراب ہے — ایک بڈھا آدمی جان کنی سے رو رہا تھا

پیرہ زن صندلش ہمی مالید ۔ چوں مخبط شد

ایک بڑھیا اسکے صندل لگا رہی تھی — جب مزاج کی درستی

اعتدال مزاج ۔ نہ عزیمت اثر کند نہ علاج ۔

بگڑ گئی تو علاج — اور گنڈا تعویذ کچھ فائدہ نہیں کرتا

حکایت ۲ - مہمان پیرے شدم در دیار بکر کہ مال فراوان
میں دیار بکر میں ایک بڈھے کے ہاں مہمان تھا
داشت و فرزند خوبروے * شبے حکایت کرد کہ مرا در ہمہ عمر
جو بہت سا مال اور ایک خوبصورت بیٹا رکھتا تھا اُسنے ایک روز رات کو ذکر کیا
جز ایں فرزند نبودہ است * درختے دریں وادی
کہ ساری عمر میں میرے ہاں اسکے سوا بیٹا نہیں ہوا اس جنگل میں ایک درخت
زیارتگاہ ہست کہ مردماں بحاجت خواستن آنجا
زیارتگاہ ہے کہ لوگ وہاں مرادیں مانگنے کو جاتے ہیں میں اُس
روند شبہاے دراز در پاے آں بحق نالیدہ ام تا مرا
درخت کے نیچے راتوں خدا کے آگے گڑگڑایا ہوں تو مجھے
ایں فرزند بخشیدہ - شنیدم کہ پسر با رفیقاں ہمی گفت
یہ بیٹا عنایت کیا ہے مینے سنا کہ بیٹا دوستوں سے کہہ رہا تھا
چہ بودے اگر من آں درخت را بدانستمے کہ کجاست
کہ کیا اچھا ہوتا جو میں اُس درخت کو جانتا ہوتا کہ کہاں ہے -

۹۸

تا دعا کردمے ۔ کہ پدرم زودتر بمیرد ۔ خواجہ
میں دعا کرتا کہ میرا باپ جلدی مرجاوے ۔ خواجہ
شادی کناں کہ پسرم عاقل است و پسر طعنہ زناں کہ
خوشیاں کررہا تہا کہ میرا بیٹا عقلمند ہے اور بیٹا طعن دے رہا تہا
پدرم فرتوت لایعقل **قطعہ** ۔ سالہا بر تو بگذرد
کہ میرا باپ بڈھا بیوقوف ہے ۔ تجہے برسوں گزر جاتے
کہ گذر ۔ نکنی سوئے تربت پدرت ۔ تو بجائے پدر
ہیں کہ تو اپنے باپ کی تربت کی طرف جاکر نہیں پہٹکتا تونے باپ کے ساتھ
چہ کردی خیر ۔ تا ہماں چشم داری از پسرت ۔
کونسی بہلائی کی ہے کہ اپنے بیٹے سے بہی وہی امید رکہتا ہے
حکایت ۳ روزے بغرور جوانی سخت راندہ
میں ایک روز جوانی کے جوش میں بہت
بودم ۔ و شبانگاہ بپائے گریوہ سست ماندہ
چلا تہا اور رات کے وقت ایک ٹیلے نیچے تہکا پڑا تہا

پیر مردے ضعیف از پے کارواں ہمی آمد ۔ گفت

ایک بڈھا کمزور قافلہ کے پیچھے پیچھے چلا آتا تھا بولا

چہ خسپی ؟ کہ نہ جائے خفتن است ؛ گفتم چوں روم

کہ تو کیا سوتا ہے یہ سونے کا مقام نہیں ہے میں نے جواب دیا کسطرح چلوں

کہ نہ پائے رفتن است ؛ گفت نشنیدہ کہ صاحبدلاں

کہ تھک گیا ہوں کہا تو نے سنا نہیں کہ بزرگوں نے

گفتہ اند ۔ رفتن و نشستن بہ کہ دویدن و گسستن

کہا ہے کہ دم لیکر چلنا دوڑنے اور تھک جانے سے اچھا ہے

قطعہ اے کہ مشتاق منزلی مشتاب ۔

اے شخص تو جو منزل کا مشتاق ہے دوڑ کر نہ چل

پند من کار بند و صبر آموز ؛ اسپ تازی دو تگ

میری نصیحت پر عمل کر اور صبر سیکھ عربی گھوڑا دو دوڑ میں

رود بشتاب ۔ اشتر آہستہ میرود شب و روز

دوڑتا ہے (اور) اونٹ آہستہ آہستہ رات دن چلا جاتا ہے

حکایت ۴ - جوانے چست لطیف خندان شیرین سخن

ایک چالاک خوب صورت ہنس مکھ خوشگو جوان

شیرین باں در حلقۂ عشرت بود کہ در دلش از ہیچ

میٹھا بولنے والا عیش کی محفل میں تہا کہ اُسکے دل میں کسیطرح کا

نوع غم نیامدے و لب از خندہ فراہم نشدے ٭

غم نہ آتا   اور ہنسی سے لب بند نہ ہوتے تہے

روزگارے برآمد کہ اتفاق ملاقات او نیفتاد بعد ازاں

مدت گزر گئی کہ اُسکی ملاقات کا اتفاق نہوا   اُسکے بعد میں نے

دیدمش زن خواستہ و فرزنداں برخاستہ و بیخ نشاطش

اُسے دیکھا کہ شادی کرلی ہے اور لڑکے بالے پیدا ہو گئے ہیں اور اُسکی

بریدہ و گل ہوسش پژمردہ ٭ بیت

عیش کی جڑ کٹی ہوئی ہے اور اُسکی خواہش کا پہول کملایا ہوا ہے

بدر کردہ گیتی غرور از سرش   سر ناتوانی بزانو برش

جہان نے اُسکے سر سے غرور نکالدیا تہا   ناتوانی کا سر اُسکے گہٹنے پر جہکا دیا تہا

پرسیدش کہ چگونہ؟ وانچہ حالت است؟ گفت تا کودکاں

بیٹے اُس سے پوچھا کہ کس طرح ہے اور یہ کیا حال ہے کہا جب سے میرے

بیاوردم دگر کودکی نخردم ہیبت چوں پیر شدی کودکی

لڑکے پیدا ہوئے پھر میں نے لڑکپن کی باتیں نہیں کیں۔ جب تو بڈھا ہوگیا تو

دست بدار ز بازی وظرافت بجواناں بگذار مثنوی

لڑکپن چھوڑ دی کھیل اور دل لگی جوانوں کے واسطے چھوڑ

طرب نوجواں زپیر مجوے

نوجوان کیسی خوشی بڈھے سے نہ ڈھونڈ

کہ دگر نایدآب رفتہ بجوے

کہ ندی میں گیا ہوا پانی پھر واپس نہیں آتا

زرع راچوں رسید وقت درو

جب کھیتی کے کٹنے کا وقت آگیا

نخرامد چنانکہ سبزۂ نو

تو وہ ایسے نہیں لہلہاتے جیسا کہ نیا سبزہ

١٠١

قطعہ دورِ جوانی بشد از دستِ من ۔ آہ دریغ

جوانی کا زمانہ میرے ہاتھ سے نکل گیا ہائے افسوس

آں زمنِ دلفروز ❊ قوّتِ سر پنجہ و شیرے برفت

وہ دل کے خوش کرنے والا زمانہ دلیری کے پنجہ کی قوت جاتی رہی

راضیم اکنوں بہ پنیرے چو یوز ❊ پیر زنے موئے سیہ

اب میں چیتے کی طرح پنیر پر راضی ہوں ایک بڑھیا نے بال سیاہ

کردہ بود ۔ گفتمش اے ماک دیرینہ روز ❊ موئے

کر لیے تھے میں نے اُس سے کہا اے بڑھیا ماں بال تو

بہ تلبیس سیہ کردہ گیر راست نخواہد شدن ایں پشت گوز

مکر سے کالے کر لئے (لیکن) یہ کبڑی کمر سیدھی نہیں ہوگی

حکایت ۵ وقتے بجہل جوانی بانگ مادر زدم

میں نے ایک دن جوانی کی جہالت میں ماں کو دھمکایا

دل آزردہ بکنجے نشست و گریاں ہمے گفت ۔ مگر خردی

وہ رنجیدہ ہو کر ایک کونے میں بیٹھ گئی اور روتی ہوئی کہہ رہی تھی شاید تو لڑکپن

فراموش کردی. که درشتی مے کنی قطعہ چہ خوش
بھول گیا جو سختی کرتا ہے ایک بڑھیا نے

گفت زالے بفرزند خویش چو دیدش پلنگ افگن و
اپنے بیٹے سے کیا اچھا کہا جب اُسے پلنگ کا مار ڈالنے والا اور

پیل تن ٭ گر از عہد خردیت یاد آمدے ٭ کہ بیچارہ
ہاتھی جیسا موٹا تازہ دیکھا. اگر تجھے بچپن کا زمانہ یاد آتا کہ تو میری

بودی در آغوش من ٭ نکردی درین روز بر من
بغل میں بیچارہ تھا تو تو آج مجھ پر ظلم نہ کرتا

جفا کہ تو شیر مردی و من پیرہ زن ٭
کہ تو شیر مرد ہے اور میں بڑھیا ہوں

حکایت ۲ توانگرے بخیل را پسرے رنجور شد نیک

ایک کنجوس دولتمند کا بیٹا بیمار ہوا خیر خواہوں

خواہاں گفتندش مصلحت آنست کہ ختم قرآن کنی از بہر وے
نے اُس سے کہا کہ یا تو اسکے واسطے قرآن کا ختم کر

یا بذل قرباں۔ باشد کہ خدائے عز و جل شفا دہد ✤ تجھے

یا قربانی کی خیرات شاید کہ خدائے برتر صحت بخشے۔ تھوڑی دیر

دریں اندیشہ فرو رفت و گفت ختم مصحف مجید اولیٰ تر است

اسی سوچ بچار میں رہا اور پھر کہنے لگا کہ قرآن شریف کا ختم کرنا اچھا ہے

صاحبدلے بشنید و گفت ختمش بعلت آں اختیار آمد کہ

ایک صاحبدل نے سنکر کہا اسکو ختم اس سبب سے پسند آیا ہے کہ

قرآن بر سر زبانست و زر در میان جان ✤ مثنوی

قرآن زبان پر ہے اور روپیہ جان کے اندر

دریغا گردن طاعت نہادن ✤ گرش ہمراہ بودے

بندگی کی گردن جھکانی دریغ ہوتی اگر اسکے ساتھ دینا بھی واجب

دست دادن ✤ بدیناری چو خر در گل بماند

ہوتا ایک دینار کے واسطے گدھے کی طرح کیچڑ میں

وگر الحمد گوئی صد بخوانند ✤

دھنس جاتے ہیں اگر تو الحمد للہ پڑھنے کو کہے تو سو پڑھ دیں۔

باب ہفتم در تاثیر تربیت

حکایت ۱۔ یکے از وزرا پسرے کودن داشت

ایک وزیر کے نادان بیٹا تھا

پیش دانشمندے فرستاد کہ مرایں را تربیتے کن

ایک دانا کے پاس بھیجا اور کہا کہ اُسکو تربیت کر شاید

مگر عاقل شود۔ روزگارے تعلیم کردش مؤثر نبود۔

دانا بنجائے اُستاد نے اُسے برسوں تعلیم کیا مؤثر نہوئی

پیش پدرش کسے فرستاد کہ ایں پسر عاقل نمیشود

ایک آدمی اُسکے باپ کے پاس بھیجا کہ یہ لڑکا دانا نہیں بنتا

و مرا دیوانہ کرد۔ قطعہ

اور مجھے دیوانہ بنا دیا

چوں بود اصل گوہری قابل	**تربیت را در و اثر باشد**
جب کسی گوہر کی اصل قابل ہوتی ہو	تو اُسے تربیت کا اثر ہوتا ہو

ہیچ صیقل نکو نداند کرد — آہنے را کہ بد گہر باشد

کسی قسم کا صیقل اسی اچھا نہیں بنا (سکتا) — جو لوہا کہ بد اصل ہوتا ہے

سگ بدریائے ہفتگانہ بشوے — چونکہ تر شد پلید تر باشد

کتے کو ساتوں دریاؤں میں (یا سات دفعہ) دہو — جبکہ تر ہو گیا اور زیادہ پلید ہو جائیگا

خر عیسٰے اگر بمکہ رود — چوں بیاید ہنوز خر باشد

اگر عیسے کا گدہا مکہ میں چلا جاوے — جب واپس آئیگا تو گدہی کا گدہا رہے

حکایت ۲ - حکیمے پسراں را پند ہمیداد - کہ اے

ایک حکیم بیٹوں کو نصیحت کر رہا تہا کہ اے

جانِ پدر! ہنر آموزید - کہ ملک و دولتِ دُنیا

باپ کی جان! ہنر سیکہو اسلیئے کہ دنیا کی ملک اور دولت

اعتماد را نشاید - و سیم و زر محل خطر باشد۔

بہروسے کے لایق نہیں اور چاندی سونا سفر میں خوف کا مقام ہے

کہ دزد بیکبار برد - یا خواجہ بتفاریق بخورد

کہ چور ایک ہی دفعہ لیجائے یا مالک تہوڑا تہوڑا کہا لے

اما ہنر چشمۂ زائندہ است و دولت پائندہ

لیکن ہنر جاری رہنے والا چشمہ اور قایم رہنے والی دولت ہے

اگر ہنرمند از دولت بیفتد۔ غم نباشد۔ کہ ہنر

اگر ہنرمند دولت سے گر جائے تو کچھ فکر نہیں اسلیے کہ ہنر

در نفس خود دولت است۔ ہر کجا کہ رود۔

اپنی ذات میں دولت ہے جہاں چلا جائے

قدر بیند و صدر نشیند و بے ہنر لقمہ چیند

عزت دیکھی اور اونچی جگہہ بیٹھے اور بے ہنر بھیک مانگے اور

و سختی بیند * بیت

سختی دیکھے

سخت است پس از جاہ تحکم بردن

مرتبہ کے بعد فرمانبرداری کرنی اور

خو کردہ بناز جور مردم بردن

عیش کی عادت والیکو لوگوں کا ظلم سہنا برا ہے

قطعہ وقتے افتاد فتنہ در شام ہر کسے گوشۂ فرار فتند

ایکدفعہ شام میں فساد برپا ہوا سب لوگ کہیں کہیں بھاگ گئے

روستازادگانِ دانشمند بوزیرے بادشاہ رفتند

گانوں کے ہوشیار لڑکے بادشاہ کے وزیر بنگئے

پسرانِ وزیر ناقص عقل بگدائی بروستا رفتند بیت

وزیر کے نادان کے بیٹے گانو میں بھیک مانگنے کو چلے گئے

میراثِ پدر خواہی علمِ پدر آموز

اگر تو باپ کی میراث چاہتا ہے تو باپ کا علم سیکھہ

کیں مالِ پدر خرج تواں کرد بدہ روز

اسلئے کہ اس باپکے مال کو تو دس روز میں خرچ کرلیگا

حکایت ۳ ۔ یکے از فضلاے عصر تعلیم ملکزادہ ہمیکرد

زمانہ کا ایک فاضل بادشاہزادہ کو تعلیم دیا کرتا تھا

ضرب بیحا بازدے وزجرِ بے قیاس کردے

بے دھڑک مارا کرتا اور بیجا جھڑکا کرتا

بارے پسر از بے طاقتی شکایت پیش پدر آورد
شہزادے نے ایک دفعہ بیطاقتی سے باپ کے پاس شکایت کی

وجامہ از تنِ دردمند برداشت - پدر را دل بہم برآمد
اور چوٹ کھائے ہوئے بدن سے کپڑا اتارا بادشاہ دل آزردہ

اُستاد را بخواند - وگفت پسرانِ احاد را
ہوا اور اُستاد کو بلا کر کہا کہ تو اوروں کے لڑکوں کو تو

چنیں جفا و توبیخ روا نداری کہ فرزندِ مرا سبب
ایسا مارتا اور جھڑکتا نہیں جیسا کہ میرے بیٹے کو کیا سبب

چیست؟ گفت سبب آنکہ سخن اندیشیدہ
ہے جواب دیا کہ سوچی سمجھی بات کہنی

گفتن وحرکتِ پسندیدہ کردن ہمہ خلق را
اور اچھی حرکت کرنی تمام خلقت کو

علی العموم باید و پادشاہاں را علی الخصوص
عموماً چاہیئے اور بادشاہوں کو خصوصاً

موجب آں کہ از دست و زبانِ ایشاں ہر چہ رود
اسواسطے کہ جو کچھ انکے ہاتھ اور زبان سے نکلتا ہے
ہر آئینہ بافواہ بگویند و قول و فعل عوام الناس را
البتہ چرچا کرتے ہیں اور عام لوگوں کے قول و فعل کا
چنداں اعتبار نباشد ۔ **قطعہ**
اعتبار نہیں ہوتا ہے

اگر صد ناپسند آید ز درویش — رفیقانش یکے از صد ندانند
اگر درویش سے سو حرکتیں ناپسند ہوں — تو اسکے دوست سو میں سے ایک بھی نہیں جانتے
وگر یک ناپسند آید ز سلطان — ز اقلیمے باقلیمے رسانند
اور اگر بادشاہ سے ایک ناپسند سرزد ہو — تو ایک ملک سے دوسرے ملک پہنچا دیں

پس واجب آمد معلّم بادشاہزادہ را در تہذیب اخلاق
پس بادشاہزادے کے معلم کو صاحبزادوں کے خلقوں کی درستی
خداوندزادگاں اجتہاد ازاں بیشتر کردن کہ در حق عوام
میں عام لوگوں کی نسبت زیادہ کوشش کرنی واجب ہوئی

قطعہ ہر کہ در خردیش ادب نکنند | در بزرگی فلاح ازو برخاست
جو لڑکپن میں ادب نہیں کرتا | بڑے پن میں اس سے بہبودی اٹھ گئی

چوب تر را چنانکہ خواہی پیچ | نشود خشک جز بآتش راست
گیلی لکڑی کو جسطرح تو چاہتا سیدھی کرتے | سوکھی تو آگ کے سوا سیدھی نہیں ہوتی

ملک را حسن تدبیر فقیہ و تقریر جواب و موافق آمد
بادشاہ کو فقیہ کی تدبیر اور اسکی تقریر کے جواب کی خوبی پسند آئی

خلعت و نعمت بخشید و پایہ و منصب و بلند گردانید
خلعت اور انعام دیا اور اسکا مرتبہ اور عہدہ بڑھا دیا

حکایت سہم - معلم کتابی را دیدم در دیارِ مغرب
میں نے پچھم کی ولایت میں لڑکوں کے استاد کو دیکھا

ترش روی و تلخ گفتار - بدخوے و مردم آزار - گدا طبع
ترش رو اور کڑوا بولنے والا بدعادت اور لوگوں کو تکلیف دینے والا طامع

و ناپرہیزگار کہ عیشِ مسلمانان بدیدنِ او
اور ناپرہیزگار کہ اسکے دیکھنے سے مسلمانوں کا عیش

تبہ گشتے وخواندن قرآنش دل مردم سیہ کردے

جاتا رہتا اور اُسکا قرآن پڑہنا لوگوں کا دل سیاہ کرتا

جمعے پسران پاکیزہ و دختران دوشیزہ بدست

خوبصورت لڑکوں اور نوعمر لڑکیوں کی ایک جماعت اُسکے ظلم کے ہاتھ میں

جفائے او گرفتار نہ زہرۂ خندہ و نہ یارائے

گرفتار تہے نہ ہنسنے کی طاقت تہی اور نہ بولنے کی مجال کہ کبھی کے

گفتار کہ عارضِ سیمیں یکے را طپانچہ زدے

نرم گال پر طپانچہ مارتا

وساق بلوریں دیگرے را در شکنجہ نہادے

اور کسی کی گوری پنڈلی کو شکنجہ میں پہنسا دیتا

القصّہ شنیدم کہ طرفے از خباثتِ نفس او

آخر کار میں نے سنا کہ کچھ اُسکے نفس کی برائی

معلوم کردند ۔ بزدند و براندند ٭

معلوم کرلی مار کر نکال دیا

پس آنگہ مکتب را مصلحے دادند پارسائے سلیم و نیک مردے
پس اُس وقت مکتب ایک نیکبخت بھلے مانس پارسا اور سمائی والے نیک مرد کو
حلیم کہ جز بحکم ضرورت سخن نگفتے و موجب آزار کس بر زبان
دی جو بلا ضرورت نہ بولتا اور کسیکی تکلیف کا کلمہ زبان پر
او نرفتے ✤ کودکاں را ہیبت اُستادِ نخستیں از
نہ لاتا لڑکوں کے سر سے پہلے اُستاد کا خوف
سر بدر رفت معلّمِ دُومی را باخلاق ملکی دیدند و یو صفت
جاتا رہا دوسرے اُستاد کو جو فرشتہ کیسی عادت دیکھا سب شیطان
یک یک برسیدند و باعتمادِ حلمِ او ترکِ علم گرفتند ✤ ہمچنیں
کی طرح بھاگ گئے اور اُسکی سمائی کے بہروسہ پر علم پڑہنا چھوڑ دیا اسطرح
اغلبِ اوقات ببازیچہ فراہم نشستندے و لوحِ نادرست
اکثر وقت کھیلنے لگتے اور بے لکھے تختی
کردہ نشستندے و بر سر ہمدیگر شکستندے ✤ بیت
دھو ڈالتے اور ایک دوسرے کے سر پر مار کر توڑ ڈالتے ✤

استادِ معلم چو بود کم آزار • خرسک بازند کودکان در بازار

جب تعلیم دینےوالا اُستاد کم آزار ہوتا ہی تو لڑکے بازار میں خرسک کھیلا کرتے ہیں

بعد از دو ہفتہ بر درِ آں مکتب گزر کردم معلم اولیں را

میں دو ہفتہ کے بعد اُس مکتب کی دروازہ پر جا نکلا تو دیکھا کہ پہلے اُستاد

دیدم ۔ دل خوش کردہ بودند ۔ و بمقامِ خویش باز آوردہ

کو راضی کرلیا اور اُسی کی جگہہ پھر لے آئے تھے

از بے انصافی برنجیدم و لاحول گفتم کہ دیگر بار ابلیس را

میں بے انصافی سے رنجیدہ ہوا اور لاحول پڑھی کہ پھر شیطان کو

معلم ملائکہ چرا کردند ؟ پیر مرد ظریف جہاندیدہ

فرشتوں کا معلم کیوں بنادیا ایک جہاندیدہ بڈھے نے

بشنید ۔ بخندید ۔ و گفت • مثنوی

سنا تو ہنسکر کہنے لگا

پادشاہے پسر بمکتب داد لوح سیمینش در کنار نہاد

ایک بادشاہ نے بیٹا مکتب میں بٹھایا (اور) چاندی کی تختی اسکی بغل میں دی

۱۱۳

برسرِ لوحِ او نبشتہ بہ زر	جورِ اُستاد بہ ز مہرِ پدر

(اور) اُسکی تختی کے سر پر سونے کے پانی سے لکھا ہوا تھا کہ	اُستاد کی سختی باپ کے پیار سے بہتر ہے

حکایت ۵ - پارسازادہ را نعمت بیکراں از ترکۂ عم

ایک پارسازادے کو چچا کے ترکہ میں سے بہت سی دولت

بدست افتاد و فسق و فجور آغاز کرد و مبذرے پیش

ہاتھ لگی بدکاری بد چلنی کرنی شروع	اور فضول خرچی اختیار

گرفت - فی الجملہ نماند - از سائر معاصی و منکرے کہ

کی	آخرکار سارے گناہوں اور حرام چیزوں میں سے

نخورد و مسکرے کہ نخورد - بارے بہ نصیحتش گفتم - اے

کوئی نہ بچا جو اُس نے نکیا اور نہ کوئی نشہ جو اُسنے نہ کہا یا میں نے ایک دفعہ نصیحت کے طور

فرزند! دخل آب روان است و عیش آسیائے

کہا اے بیٹا	آمدنی بہتا پانی	اور عیش چلتی چکی ہے

گرداں - یعنی خرج فراواں کردن مسلّم کسے را باشد کہ

یعنی بہت خرج کرنا	اُسکو زیبا ہے	جو

۱۱۵

مانگر فعل ناقصہ کا اسم ہوا مسلّم خبر کسی را اسے برائے کے برائے جار کے موصول کاف صلہ واقع فعل ہیں ضمیر یہ کہ پہرتی ہے موصول

دخل معین ندارد قطعه چو دخلت نیست خرج آہسته تر کن +
جب تیرے ہاں آمدنی نہیں ہے تو خرچ کم کر مقررہ آمدنی رکھتا ہو

که میگویند ملاحان سرودے + اگر باران بکوہستاں
اسلئے کہ ملاح بات کہا کرتے ہیں اگر پہاڑمیں مینہ نہ برسے

نبارد + بسالے دجله گردد خشک رودے + عقل و ادب پیش گیر
تو دجلہ ایک ہی سال میں سوکھی نہر بنجائے عقل اور ادب اختیار کر

ولہو و لعب بگذار که چوں نعمت سپری شود سختی بری
اور کھیل کود چھوڑ دے کہ جب دولت تمام ہوجاویگی تو تو تکلیف اٹھاویگا اور

پشیمانی خوری + پسر از لذت نای و نوش این سخن در گوش
پچھتائیگا لڑکے نے راگ اور شراب خوری کی لذت کے سبب سنا

نیاورد و بر قول من اعتراض کرد که راحت عاجل بمحنت آجل
اور میرے قول پر اعتراض کیا کہ آئندہ کی تکلیف سے حال کے آرام کو

منغص کردن خلاف رای خردمنداں است مثنوی
خراب کرنا داناؤں کی رائے کے برخلاف ہے

خداوندانِ کام و نیک بختی + چرا سختی کشند از بیم سختی

مراد والے اور نصیبہ ور سختی کے خوف سے کیوں تکلیف اٹھائیں

برو شادی کن اے یارِ دل افروز + غمِ فردا نشاید خورد امروز

اے دل خوش کرنیوالے یار جا خوشی کر۔ کل کا فکر آج نکرنا چاہیے۔

فکیف مرا کہ در صدرِ مروت نشستہ ام

پھر مجھے تلخ کیوں کرنا چاہئے کہ میں سخاوت کی گدی پر بیٹھا

وعقدِ فتوت بستہ و ذکرِ انعام در افواہِ عوام افگندہ

اور بخشش کی نیت کر رکھی ہے اور انعام کا ذکر عام لوگوں میں کر رکھا ہے

مثنوی

کہ علمِ شد بسخا و کرم + جو کوئی سخاوت اور بخشش میں مشہور ہو گیا

بند نشاید کہ نہد بر درم + نام نکوئی چو برون شد

(اسے) درموں پر گانٹھ دینی چاہئے جب بخشش کا نام گلی میں نکل گیا

ز کوے + در نتوانی کہ بہ بندی بروے +

تو منہ پر دروازہ نہ بھیڑنا چاہئے +

117

نصیحت مفعول

دیدم که نصیحت نمی پذیرد. و دم گرم من در آهن سرد

جب میں نے دیکھا کہ نصیحت نہیں مانتا ہے اور میری گرم پہونک اُسکے

اثر نمیکند. ترک مناصحت گرفتم و روی از مصاحبت او

ٹھنڈے لوہے میں اثر نہیں کرتی تو میں نے نصیحت کرنی چھوڑ دی اور اسکی

بگردانیدم. و قول حکما را کار بستم که گفته اند. قطعه

صحبت سے منہ پھیر لیا اور داناؤں کی بات پر عمل کیا کہ کہا ہے

گرچه دانی که نشنوند بگوے

اگرچہ تو جانتا ہے کہ نہیں سنتے (پھر بھی)

هرچه دانی تو از نصیحت و پند

جو کچھ تو وعظ اور نصیحت جانتا ہے کہہ

زود باشد که خیره سر بینی

قریب ہے کہ تو بیہودہ کے

بدو پا اوفتاده اندر بند

دونوں پاؤں میں بیڑی پڑی ہوئی دیکھ

دست بر دست مے زند کہ دریغ

ہاتھہ پر ہاتھہ مارےگا کہ افسوس

نشنیدم حدیثِ دانشمند

میں نے دانا کی نصیحت نہ مانی

تا پس از مدتے آنچہ از نکبتِ حالش مے اندیشیدم بصورت بدیدم

آخرکار کچھہ مدت کے بعد جو اُسکے حال کی خرابی میں خیال کرتا تھا میں وہ ظاہر دیکھی

کہ پارہ پارہ مے دوخت و لقمہ لقمہ مے اندوخت۔ دلم از ضعفِ حالش

کہ پیوند پر پیوند لگاتا اور ٹکڑے ٹکڑے مانگتا پھرتا تھا اُسکی بدحالی سے میرا

بہم بر آمد۔ مروت ندیدم۔ در چنیں حالے ریشِ درونشں را بملامت

دل رنجیدہ ہوا مینے ایسی حالت میں فقیر کے زخم کو ملامت سے

خراشیدن و نمک پاشیدن۔ باخود گفتم۔ مثنوی

کُریدنا اور اُس پر نمک چھڑکنا جوانمردی دیکھی اپنے دل میں کہا

حریفِ سفلہ در پایانِ مستی نیندیشد ز روزِ تنگدستی

کمینہ دوست مستی کی حالت میں تنگدستی کے دن سے نہیں ڈرتا

درخت اندر بہاراں بر فشاند

درخت بہار میں پھل جھاڑ دیتا ہے

زمستاں لاجرم بے برگ ماند

آخر کار جاڑے میں بت جھڑ رہتا ہے

حکایت ۲۰ پادشاہے پسرے با دیبے داد و گفت

ایک بادشاہ نے بیٹے کو ادیب کے سپرد کیا اور کہا

ایں فرزند تست - تربیتش ہمچناں کن کہ یکے

کہ یہ تیرا بیٹا ہے اسکو ایسی تربیت کر جیسے کہ اپنی بیٹوں کو

از فرزندان خویش * گفت فرماں بردارم

(کرتا ہے) جواب دیا کہ میں تابع ہوں

سالے چند درپے او رنج برد و سعی کرد بجاے نرسید

کئی برس اسکے لئے تکلیف اٹھائی اور کوشش کی ہشیار نہ بنا

و پسران ادیب در فضل و بلاغت منتہی شدند *

اور ادیب کے بیٹے تو فضیلت اور بلاغت میں کامل بن گئے

١٢٠

ملک اے دانشمند را مواخذت کرد و معاتبت فرمود۔

بادشاہ نے ادیب سے مواخذہ کیا اور عتاب فرمایا

کہ وعدہ خلاف کردی و شرط وفا بجا نیاوردی گفت

کہ تو نے جھوٹا وعدہ کیا اور تو شرط وفا بجا نہ لایا ادیب نے عرض کی

بر رائے عالم آرائے خداوند روے زمین پوشیدہ نماند

کہ روے زمین کے مالک کی جہان کی درست کرنیوالی رائے پر پوشیدہ نہ رہے

کہ تربیت یکسان است ولیکن طبائع مختلف +

کہ تربیت تو یکساں ہے لیکن طبیعتیں جدی جدی ہیں

قطعہ۔ گرچہ سیم و زر ز سنگ آید ہمے + در ہمہ

اگرچہ سونا چاندی پتھر سے نکلتا ہے (لیکن) سب

سنگے نباشد زر و سیم + بر ہمہ عالم ہمے تابد سہیل

پتھروں میں تو سونا چاندی نہیں ہوتا سہیل تو تمام جہان پر چمکتا ہے

جاے انبان میکند جائے ادیم +

(پر) کہیں تو انبان اور کہیں ادہوڑی بناتا ہے۔

حکایت ۔ یکے راشنیدم از پیران مربی کہ مریدے را

میں نے ایک تربیت کرنیوالے پیر کو سنا کہ ایک مرید سے

میگفت ۔ اے پسر! چندانکہ خاطر آدمی بر روزی است

کہہ رہا تھا اے بیٹا جسقدر آدمی کا دل روزی کی طرف ہے

اگر بروزی دہ بودے ۔ بمقام از ملائکہ در گذشتے قطعہ

اگر روزی دینے والے کی طرف ہوتا تو وہ مرتبہ میں فرشتوں سے بڑھ جاتا

روانت داد و عقل و طبع و ادراک ✤ جمال و نطق و رائے

(جس نے) تجھکو جان اور عقل اور طبیعت اور سمجھ اور خوبصورتی اور گویائی اور رائے

و فکرت و ہوش ✤ دہ انگشتت مرتب ساخت بر کتف

اور فکر اور ہوش دیا (اور) دس انگلیاں تیری ہتھیلی پر لگائیں

دو بازویت مرتب کرد بر دوش ✤ کنون پنداری اے

اور دو بازو تیرے مونڈھوں پر جڑ دیے اے کم ہمت تو اب یہ گمان

ناچیز ہمت ✤ کہ خواہد کردنت روزی فراموش

کرتا ہے کہ وہ تجھے روزی دینی بھول جائیگا

حکایت ۸ - اعرابی را دیدم کہ پسر را میگفت

میں نے ایک بدو کو دیکھا کہ بیٹے کو سمجھا رہا تھا کہ

اے پسر! ترا پرسند۔ روز قیامت۔ کہ ہنرت چیست؟

اے بیٹا قیامت کے دن تیرے سے پوچھیں گے کہ تیرے عمل کیا ہیں

ونگویند کہ پدرت کیست؟ **قطعہ**

اور نہ پوچھیں کہ تیرا باپ کون تھا؟

جامۂ کعبہ را کہ مے بوسند	او نہ از کرم پیلہ نامی شد
کعبہ کے غلاف کو جو چومتے ہیں	وہ ریشم کے کیڑے سے نامور نہیں ہوا
با عزیزے نشست روزے چند	لاجرم ہمچو او گرامی شد
بزرگ پاس چند روز بیٹھا	آخرکار اسی کا سا بزرگ بن گیا

حکایت ۹

درویشے را زنے حاملہ داشت مدت حمل او بسر آمد

ایک فقیر کی بیوی حاملہ تھی اسکے حمل کے دن پورے ہوئے

درویش را ہمہ عمر فرزند نیامدہ بود گفت اگر خدا تعالےٰ
درویش کی ساری عمر میں بیٹا نہیں ہوا تھا کہا اگر خدا سے تعالےٰ

مرا پسرے بخشد۔ جز ایں خرقہ کہ در بر دارم۔ ہر چہ
مجھکو بیٹا عنایت کرے تو اس گدڑی کے سوا جو میں پہنے ہوں جو کچھ

در ملک من است ایثار درویشاں کنم۔ اتفاقاً پسر آورد
میری ملک میں ہے درویشوں کا حصہ کردوں اتفاق سے بیٹا ہی پیدا

درویش شادمانی کرد و سفرۂ یاراں بموجب شرط
ہوگیا درویش نے خوشی منائی اور شرط کے موافق یاروں کی ضیافت

بنہاد۔ پس از چند سال۔ کہ از سفر شام باز آمدم
کی کئی برس کے بعد جو میں شام کے سفر سے واپس آیا تو

بمحلت آں دوست بگذشتم و چگونگی حالتش
اس دوست کے محلہ میں جا نکلا اور اسکی حالت کی کیفیت

پرسیدم۔ گفتند بزندان شحنہ در است
دریافت کی لوگوں نے جواب دیا کہ کوتوال کی قید میں ہے

مستثنیٰ منہ

گفتم سبب چیست؟ گفتند پسرش خمر خورده است و عربده

میں نے کہا کیا سبب ہے کہنے لگے اُسکے بیٹے نے شراب پی کر دنگا فساد کیا ہے

کرده و خون کسے ریخته و از شهر گریخته. پدر را بعلتِ آں

اور کسی کا خون کر ڈالا اور شہر سے بھاگ گیا اسی سبب سے باپ کے

سلسله در نائے است و بند بر پائے. گفتم ایں بلا را او بحاجت

گلے میں طوق اور پاؤں میں بیڑی ہے میں نے کہا اس بلا کو تو اُسنے

از خدا خواسته. قطعه زنانِ باردار ای مردِ هشیار

خدا سے منتوں سے مانگا ہے اے ہوشیار آدمی اگر حاملہ عورتیں

اگر وقتِ ولادت مار زایند

جننے کے وقت سانپ جنیں (تو)

از آں بهتر بنزدیک خردمند

عقلمند کے نزدیک

که فرزندانِ ناهموار زایند

نالائق بیٹے جننے سے اچھا ہے

حکایت ۱۰۔ سالے نزاع درمیان پیادگان حجاج

ایک سال حج کے جانیوالے پیدلوں میں جھگڑا

افتادہ بود وداعی ہم درآں سفر پیادہ بود۔ از بے انصافی

پڑ گیا — اور بندہ (یا دعاگو) بھی اس سفر میں پیادہ تھا — ہم نے بے انصافی سے

درسر و روئے یکدیگر افتادیم و داد فسوق و جدال بدادیم

آپس میں اُلجھ پڑے — اور دنگہ و فساد کی خوب داد دی

کجاوہ نشینے را شنیدم کہ با عدیل خود میگفت یا للعجب

میں نے ایک کجاوہ میں بیٹھنے والے کو سنا کہ اپنے برابر کے بیٹھنے والے سے کہہ رہا تھا بڑا تعجب ہے

کارے! کہ پیادگان عاج چوں عرصۂ شطرنج بسر مے برند

کہ ہاتھی دانت کے پیادے جب شطرنج کی بساط کو طے کر چکتے ہیں تو

فرزیں میشوند یعنی بہتر از آں میگردند۔ کہ بودند۔ و

وزیر بنجاتے ہیں یعنی جیسے ہوتے ہیں اس سے اچھے ہوجاتے ہیں اور

پیادگان حاج بادیہ بسر بردند و بتر شدند **قطعہ**

حاجی پیادوں نے مسافت طے کی اور بدتر ہوگئے۔

از من بگوے حاجی مردم گزاے را

میری طرف سے کہدے اُس لوگوں کے تکلیف دینے والے حاجی کو

کو پوستین خلق بآزار میدرد

کہ وہ خلقت کی غیبت کرتا ہے

حاجی تو نیستی شتر است از برای آنکہ

کہ تو حاجی نہیں ہے (بلکہ) اونٹ حاجی ہے اسلئے

بیچارہ خار میخورد و بار میبرد

کہ بیچارہ کانٹے تو کھاتا ہے اور بوجھ اُٹھاتا ہے

حکایت ۱۱۔ مردے را چشم درد خاست پیش بیطار رفت

ایک شخص کی آنکھ میں درد ہوا ایک چوپاؤں کے معالج کے پاس گیا

کہ مداوا کن۔ بیطار از آنچہ در چشم چارپایان میکرد

کہ میرا علاج کر معالج نے چوپاؤں کی آنکھ میں جو دوا لگاتا تھا

در دیدۂ او کشید۔ کور شد۔ حکومت بر داور بردند

اُسکی آنکھ میں بھی لگادی اندھا ہوگیا حاکم کے پاس فریاد کی

۱۲۷

گفت بروہیچ تاواں نیست - اگر ایں خرِ بودے

کہا اسکا کچھہ قصور نہیں ہے اگر یہ گدہا نہ ہوتا تو

پیش بیطار نرفتے + مقصود ازیں سخن آنست تا

چوپاؤں کے معالجہ کے پاس نہ جاتا اس بات کا یہ مطلب ہے کہ تو

بدانی کہ ہر کہ ناآزمودہ را کار بزرگ میفرماید ندامت برد

جان لے کہ جو کوئی ناآزمودہ کو بڑا کام سونپ دیتا ہے وہ شرمندگی

و نزدیک خردمنداں بخفت عقل منسوب گردد قطعہ

اٹھاتا اور داناؤں کے نزدیک بے عقل بنتا ہے

ندہد ہوشمند روشن رائے	بافرومایہ کارہائے خطیر
دانا روشن رائے کمینہ کو	بڑا کام نہیں دیتا ہے
بوریا باف گرچہ بافندہ است	نبرندش بکارگاہ حریر

بوریا بننے والا بھی اگرچہ بننے والا ہے اُسے حریر کے کارخانے میں نہیں لیجاتے

حکایت ۱۲ یکے از بزرگانِ ائمہ را پسرے وفات

بزرگ اماموں میں سے ایک کے بیٹے نے وفات

یافت پرسیدندش که بر صندوق گورش چه نویسیم؟ گفت

پائی اُس سے پوچھا کہ اُسکے قبر کے صندوق پر کیا لکھدیں جواب دیا

آیاتِ کتابِ مجید را عزت و شرف بیش از آنست که روا

کہ قرآن شریف کی آیتوں کی عزت اور بزرگی ایسی جگہ کے لکھنے سے مزید تر ہے

باشد بر چنیں جایہا نوشتن که بروزگار سوده گردد و

اسلئے کہ چند روز میں گھس جاویں اور لوگ اُس پر چلیں پھریں اور

خلائق برو گذرند و اگر بضرورت چیزے ہمے نویسید

اگر ضرورتاً کچھہ لکھتے ہو تو یہ دو بیتیں

این دو بیت کفایت است قطعه آه هرگاه سبزه در بستان

کافی ہیں ہائے جو وقت سبزہ باغمیں

بدمیدے چه خوش شدے دلِ من * بگذر اے

اُگتا تھا تو میرا دل کیا خوش ہوتا تھا اے دوست آ

دوست تا بوقتِ بهار * سبزه بینی دمیده بر گلِ من

کہ تو بہار کے وقت میری خاک پر سبزہ اُگا دیکھیگا

حکایت ۱۳ - پارسائے بر یکے از خداوندان نعمت

ایک پارسا ایک دولتمند کے پاس

گذر کرد - کہ بندہ را دست و پائے بستہ بود و عقوبت

جا نکلا کہ غلام کے ہاتھ پانو باندہ رکھے تھے اور مار رہا

ہمیکرد - گفت اے پسر ہمچو تو مخلوقے را خدائے

تھا کہا اے بیٹا خدا بزرگ اور برتر نے تیری

عزوجل اسیر حکم تو گردانیدہ است و ترا بر وے

جیسی خلقت کو تیرے حکم کا تابع بنا دیا ہے اور تجھے اس پر

فضیلت دادہ شکر نعمت باری تعالی بجا آر -

بڑائی دی ہے خدا ے تعالی کی نعمت کا شکر ادا کر

و چندیں جفا بر وے روا مدار - کہ فردا بہ از تو باشد

اور اس پر اتنا ظلم نہ کر - کہ وہ کل کو تیرے سے اچھا نکل آوے گا

و شرمساری بری * مثنوی

اور تو شرم اٹھائیگا

بر بندہ مگیر خشم بسیار   جورش مکن و دلش میازار

غلام پر بہت غصہ نہ ہو   نہ اسپر ظلم کر اور نہ اس کو ستا

او را تو بدہ درم خریدی   آخر نہ بقدرت آفریدی

تو نے اسکو دس درم کے بدلے خریدا ہے   آخر قدرت سے تو پیدا نہیں کیا

ایں حکم و غرور و خشم تا چند   ہست از تو بزرگتر خداوند

یہ حکم اور غرور اور خفگی کہاں تک   خدا تعالیٰ تیرے سے بھی بڑا ہے

اے خواجۂ ارسلان و آغوش   فرماندۂ خود مکن فراموش

اے غلاموں کے آقا اور غلام   اپنے حاکم کو نہ بھول

در خبر است از خواجۂ عالم و سرور نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم
حدیث میں ہے جہان کے آقا اور نبی آدم کے سردار سے اسپر اللہ کا
کہ گفت ـ بزرگتر حسرتے در روز قیامت آں بود کہ بندۂ
درود اور سلام ہو کہ قیامت کے دن بڑی حسرت وہ ہے
صالح را بہ بہشت برند و خداوند فاسق را بدوزخ **قطعہ**
کہ نیک غلام کو   بہشت میں لیجائیں اور بدکار آقا کو دوزخ میں

(صفحہ ۱۳۲ دیکھو)

قطعہ - بر غلامے کہ طوعِ خدمتِ تست

جس غلام پر تیری اطاعت واجب ہو

خشم بیحد مران و طیرہ مگیر

اس پر بے اندازہ غصہ اور خفگی مت کر

کہ فضیحت بود بروزِ شمار

کہ قیامت کے دن بڑی بے عزتی ہو

بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر

غلام آزاد اور آقا قیدی بنے

حکایت ۱۴ - سالے از بلخ باشامیانم سفر بود و راہ از حرامیان

ایک سال میں بلخ سے شامیوں کے ساتھ سفر میں تھا اور رستہ

پُر خطر جوانے بدرقہ ہمراہ ما شد نیزہ باز و چرخ انداز سلحشور

خوفناک تھا ایک جوان بطور رہبر کے ہمارے ساتھ ہولیا نیزہ باز تیر انداز ہتھیار بند

بیش زور کہ دہ مردِ توانا کمان او را زہ نکردندی و زور آوران

دلیر زور آور آدمی کہ اسکی کمان کو نہ کھینچ سکتے تھے اور نہ زمانہ کے زور آور

روئے زمین لپشتِ او برزمیں نیاوردندے۔ ولیکن تنعم ناچشیدہ

اُسکی پیٹھ زمین سے نہ لگا سکتے لیکن نعمتوں میں تو نہیں

وسایہ پروردہ جہاں نادیدہ سفر کردہ۔ رعدِ کوس دلاوراں بگوشش

اور سایہ پروردہ تھا نہ جہاں دیدہ اور سفر کردہ اور بہادروں کے نقارے کی آواز

نرسیدہ و برقِ شمشیرِ سواراں بچشم ندیدہ ٭ بیت

نہ پہنچی اور سواروں کی تلوار کی چمک آنکھ سے نہ دیکھی تھی

نیفتادہ در دستِ دشمن اسیر

دشمن کے ہاتھ میں قید نہیں ہوا تھا

بگردش نباریدہ بارانِ تیر

اور نہ تیروں کا مینہ اُسکے گرد برسا تھا

اتفاقاً من و آں جواں ہر دو در پے ہم دواں۔ ہر دیوار

اتفاق سے میں اور وہ جوان دونو آگے پیچھے دوڑے جاتے تھے اور جو دیوار

قدیمش کہ پیش آمدے بقوتِ بازو بفگندے۔

دیوار اُسکے آگے آتی بازو کے زور سے گرا دیتا

و ہر درخت عظیم کہ دیدی بزور پنجہ برکندے۔ و

اور جس بڑے درخت کو دیکھتا اپنے پنجہ کے زور سے اُکھاڑ دیتا اور

تفاخر کناں گفتے۔ بیت

فخر کرتا ہوا کہتا تھا

پیل کو تا کتف و بازوے گردان بیند

ہاتھی کہاں کہ پہلوانوں کے کندھے اور بازو دیکھے

شیر کو تا کف و سر پنجۂ مرداں بیند

شیر کہاں کہ مردوں کی ہتھیلی اور پنجہ دیکھے

ما درین حالت کہ دو ہندو از پس سنگے سر بر آوردند و قصد

ہم اسی حالت میں تھے کہ دو چوروں نے ایک پتھر کے پیچھے سے سر نکالا

قتال کردند۔ بدست یکے چوبے و در بغل دیگرے کلوخ

اور ہم سے لڑنے کا ارادہ کیا ایک کے ہاتھ میں لکڑی تھی اور دوسرے کی

کوبے۔ جوان را گفتم اکنوں چہ پائی؟ بیت

بغل میں موگری تھی۔ میں نے جوان سے کہا اب کیا دیر کرتا ہے۔

بیار آنچہ داری ز مردی و زور ۸۳   کہ دشمن بپائے خود آمد بگور

تو جو کچھ بہادری اور زور رکھتا ہے لا   اسلئے کہ دشمن اپنے پانوں سے آپ ہی قبر میں آ گیا

تیر و کماں را دیدم از دست جواں افتادہ و لرزہ ۸۴ بر استخواں ٭ بیت

یعنے تیر اور کمان جوان کے ہاتھ سے گری اور بدن پر کانپنی پڑی ہوئی دیکھی

نہ ہر کہ موئے شگافد ز تیر جوشن خائے ۸۵

جو کوئی زرہ توڑنے والے تیر سے بال کو چیر دیتا ہو

بروز حملہ جنگ آوراں بدار د پائے

ضرور نہیں کہ بہادروں کے حملے کے دن ٹھہرے

چارہ جز ایں ندیدیم ۸۶ کہ رخت و سلاح و جامہ رہا کردیم

ہم نے اسکے سوا چارہ نہ دیکھا کہ اسباب اور ہتیار اور کپڑے بدن سے اتار دیئے

قطعہ

و جاں بسلامت بدر آوردیم ٭

و جان سلامت لے آئے

قطعہ بکارہائے گران مردِ کاردیدہ فرست + کہ شیر شرزہ در آرد

مشکل کاموں کے لئے کارآزمودہ آدمی کو بھیج + کہ وہ مست شیر کو

بزیر خم کمند + جوان اگرچہ قوی بال و پیلتن باشد + بجنگ

بھی کمند کے پھندے میں پھنسا لیگا جوان اگرچہ قوی بازو اور پیلتن ہو (تو بھی) دشمن

دشمنش از ہول بگسلد پیوند + نبرد پیش مصاف آزمودہ

کی لڑائی میں خوف کے مارے جوڑ ٹوٹینگے لڑائی جنگ آزمودہ جانتا ہے

معلوم است - چنانکہ مسئلہ شرعی بنزد دانشمند +

جیسے شرع کا مسئلہ عالم

حکایت ۱۵ - توانگر زادہ را دیدم بر سر گور پدر نشستہ بود

میں نے ایک مالدار کے بیٹے کو دیکھا کہ اپنے باپ کی قبر پر بیٹھا

و با درویش بچہ مناظرہ در پیوستہ کہ صندوق تربت پدرم

اور ایک فقیر کے لڑکے سے بحث کر رہا تھا کہ میرے باپ کی قبر کا صندوق

سنگین است و کتابہ رنگین و فرش رخام انداختہ و خشت فیروزہ بکار برده

سنگین ہے اور کتبہ رنگین اور سنگ مرمر کا فرش بنا ہوا اور فیروزی اینٹیں لگی ہوئی ہیں

فعل فاعل و مفعول و متعلق کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا ... مل کر مجرور ہوا جار مجرور متعلق فعل

بگو بر پدرت چہ ماند نخستے دو فراہم آوردہ و مشتے خاک

تیرے باپ کی قبر میں کونسی چیز اُسکے مقابلہ کی ہے دو اینٹیں جوڑکر ایک مٹی کی

برآں پاشیدہ ؛ درویش پسر بشنید و گفت تا پدرت از

ٹھپی ڈالدی ہے — فقیر کے لڑکے نے سنکر کہا کہ جبتک تیرا باپ

زیر سنگ گراں بر خود بجنبد پدرم بہ بہشت رسیدہ باشد بیت

بھاری پتھر کے تلے سے ہلے جلے گا میرا باپ بہشت میں پہنچ جائیگا

خر کہ کمتر نہند بروے بار — برہ آسودہ تر کند رفتار

جس گدھے پر کم بوجھ لادتے ہیں — وہ سفر کو آسانی سے طے کرلیتا ہے

و در خبر است کہ موت الفقراء راحۃ ۔ درویش

اور حدیث میں ہے کہ فقیروں کا مرنا آرام پانا ہے — فقیر

چیزے ندارد کہ بحسرت بگذارد ؛ قطعہ

کچھ نہیں رکھتا جسکو حسرت سے چھوڑدے

مرد درویش کہ بار ستم فاقہ کشید — بدر مرگ ہمانا کہ سبکبار آید

جس درویش آدمی نے فاقہ کی تکلیف کا بوجھ اٹھایا سفر ورکہ موت کے دروازہ پر ہلکا آئیگا

وآنکہ در دولت و در نعمت و آسانی زیست
اور جس نے نعمت اور دولت اور آرام میں گزاری
مُردنش زین ہمہ شک نیست کہ دشوار آید
اس میں کوئی شک نہیں کہ اُسکو مرنا مشکل ہو جاے
بہمہ حال اسیری کہ ز بندی برہد
بہرکیف جو قیدی قید سے چھوٹ جاے
خوشترش دان ز امیرے کہ گرفتار آید
اسکو اُس امیر سے اچھا جان جو قید ہو

حکایت ١٦

مناظرہ سعدی با مدعی در بیان توانگری و درویشی

یکے را دیدم در صورت درویشان نہ بر سیرت ایشان در محفلی نشستہ
مینے ایک شخص کو دیکھا کہ درویشوں کی صورت اور نہ انکی سی خصلت ایک محفل میں بیٹھا ہوا ہے

وشنعتے در پیوستہ و دفتر شکایت باز کردہ و مذمت توانگراں

اور بُرائی کر رہا ہے اور شکایت کا دفتر کھول رکھا ہے اور دولتمندوں

آغاز نہادہ و سخن بدینجا رسانیدہ کہ درویشاں را دست

کی ہجو کر رہا ہے اور بات اس حد کو پہنچادی ہے کہ درویشوں کے مقدور کا

قدرت بستہ است و توانگرے را پاے ارادت شکستہ بیت

ہاتھ بندھا ہوا ہے اور دولتمندوں کے اعتقاد کا پانو ٹوٹا ہوا ہے

کریماں را بدست اندر درم نیست

سخیوں کے ہاتھ میں روپیہ نہیں (اور)

خداوندانِ نعمت را کرم نیست

دولتمندوں کو بخشش نہیں ہے

مرا کہ پروردۂ نعمتِ بزرگانم ایں سخن سخت آمد گفتم اے

مجھ کو کہ میں امیروں کی نعمت کا پلا ہوا ہوں یہ بات بُری لگی میں نے کہا اے

یار! توانگراں دخل مسکینانند و ذخیرۂ گوشہ نشیناں

یار دولتمند مسکینوں کی آمدنی اور کونے میں بیٹھنے والوں

ومقصد زائراں وکہف مسافراں ـ و متحمل بارگراں

اور حاجیوں کا مقصد (یا ارادہ کا مقام) اور مسافروں کی پناہ اور وہ اور روکھ آرام کیواسطے

از بہر راحت دیگراں ـ دست بطعام آنگہ برند کہ متعلقاں

بھاری بوجھ کے اُٹھانے والے ہیں کھانے کو ہاتھ اُسوقت بڑھاتے ہیں کہ بال بچی

و زیردستاں بخورند و فضلہ مکارم ایشاں بارامل

اور ماتحت کھالیتے ہیں اور اُنکی بخشش کا بچا ہوا رانڈوں اور

وایتام وپیراں واقارب وجیراں برسد * نظم

یتیموں اور بوڑھوں اور قرابتیوں اور ہمسایوں تک پہنچتا ہے

توانگراں را وقف است و نذر و مہمانی ـ زکوۃ و فطرہ

دولتمندوں کو وقف کرنا اور نذر دینا اور مہمان رکھنا اور زکوۃ اور عید کا

و اعتاق و ہدی و قربانی * تو کے بدولت ایشاں

صدقہ دینا اور غلام آزاد اور مکہ میں قربانی بھیجنا اور جانور قربانی کرنا (حاصل ہے) تو انکی

رسی کہ نتوانی ـ جزایں دو رکعت آں ہم بصد پریشانی

دولت برکب پہنچیگا الٹو گراں دو رکعتو نکے سوا کچھہ نہیں کرسکتا اور وہ بھی سیکڑوں پریشانیوں سے

اگر قدرتِ جود است واگر قوتِ سجود توانگراں را بہ میسّر میشود

اگر بخشش کی قدرت ہے، تو یا نماز کی طاقت ہے تو دولتمندوں کو خوب حاصل ہے

کہ مالِ مزکّے دارند - و جامۂ پاک و عرض مصون و دلِ

کہ زکوٰۃ نکالا ہوا مال اور پاک کپڑے اور بنی ہوئی عزت اور فارغ

فارغ و قوتِ طاعت در لقمۂ لطیف است و صحتِ عبادت

دل ہے اور بندگی کی قوت اچھے کھانے اور عبادت کی صحت

در کسوتِ لطیف * پیداست کہ از معدۂ خالی چہ قوت

پاکیزہ کپڑے سے ہے ظاہر ہے کہ خالی معدہ سے کیا ہو سکتا ہے

آید؟ و از دستِ تہی چہ مروت زاید * و از پائے

اور خالی ہاتھ سے کیا سخاوت اور باندھے ہوئے پانو

بستہ چہ سیر و از دستِ گرسنہ چہ خیر * قطعہ

(یا تھمڑی) سے کیا سیر اور بھوکے ہاتھ سے کیا بھلائی

شب پراگندہ خسپد آنکہ پدید نبود وجہِ بامدادانش

وہ رات کو فکر مند سوتا ہے جس کی صبح کا کھانا تیار نہیں ہوتا

مور گرد آورد بتابستاں تا فراغت بود زمستانش

چیونٹی گرمی میں اکٹھا کرتی ہے تاکہ اسکو جاڑے میں فراغت ہو

فراغت با فاقہ نپیوندد و جمعیت با تنگدستی صورت نہ بندد

فاقہ میں فراغت نہیں ہوتی اور تنگدستی میں دلجمعی حاصل نہیں ہو سکتی

یکے تحریمۂ عشا بستہ و دیگرے منتظر عشا نشستہ این ایں کجا ماند بدان

ایک نے تو نیت عشا کی باندھی ہے اور دوسرا رات کے کھانے کا منتظر بیٹھا ہوا ہے اسکو اسکے ساتھ کب برابری ہے

خداوند مکنت بحق مشتغل پراگندہ روزی پراگندہ دل

مالدار خدا سے مشغول (اور) پراگندہ روزی پریشان دل رہتا ہے

پس عبادت ایشاں بقبول اولیٰتر کہ جمع اند و حاضر۔

پس ان کی عبادت قبول ہونے میں نہایت عمدہ ہے اسلئے کہ جمع ہیں اور حاضر

نہ پریشاں و پراگندہ خاطر۔ اسباب معیشت ساختہ

پریشان اور پراگندہ دل نہیں کھانے پینے کا سامان تیار کر رکھا اور عبادت

و باوراد عبادت پرداختہ۔ رباعی

کے وظیفوں میں مشغول ہیں۔

اے طبل بلند و بانگ در باطن ہیچ + بے توشہ چہ تدبیر
اے اونچی آواز والے اور اندر سے خالی ڈھول   تو چلنے کے وقت توشہ
کنی وقت بسیچ + روئے طمع از خلق بپیچ ار مردی
بغیر تدبیر کیا کرے گا   اگر تو جوانمرد ہے تو طمع کا مونہہ خلقت سے پھیر لے
تسبیح ہزار دانہ بر دست مپیچ + درویش بے معرفت
(اور) ہزار دانہ کی تسبیح ہاتھ پر نہ لپیٹ   بےمعرفت درویش آرام نہیں
نیارامد + تا فقرش بکفر نہ انجامد + نشاید جز بوجود نعمت
لیتا   جبتک اُسکا فقر کفر سے نہیں ملجاتا   ننگے کو کپڑے
برہنہ را پوشیدن - یا در استخلاص گرفتاری
پہنانے یا کسی قیدی کے چھڑانے میں کوشش
کوشیدن - و ابنائے جنس ما را بمراتب
نعمت کے بغیر نہیں کرسکتی   اور ہمارے بھائیوں کو انکے مرتبہ پر کون
ایشاں کہ رساند و ید علیا بید سفلے چہ ماند؟
پہنچا سکتا ہے اور سخی کا ہاتھ (دیا) اونچا ہاتھ کنجوس کے ہاتھ (لیتا) نیچا ہاتھ کی کب برابر ہوسکتا ہے

١٤٣

حالے کہ من ایں بگفتم ۔ عنانِ طاقتِ درویش از دستِ تحمل

جسوقت میں نے یہ بات کہی درویش کی طاقت کی باگ سہائی کے ہاتھ سے

برفت و تیغِ زباں برکشید و اسپِ فصاحت در میدانِ وقاحت

چھوٹ گئی اور زبان کی تلوار نکالی اور خوش کلامی کا گھوڑا بے شرمی کو میدان میں

جہانید و برمن دوانید ۔ وگفت چند مبالغہ در وصفِ

کدایا اور میری طرف دوڑایا اور کہنے لگا تونے تو اُنکی تعریف میں

ایشاں بکردی ۔ وسخنہائے پریشاں بگفتی کہ وہم

اتنی زیادتی کی اور بیجا باتیں کہیں کہ وہم

تصور نکنند کہ تریاقند یا کلید خانہ ارزاق ۔ مشتے متکبر

گمان کرتا ہے کہ تریاق ہیں یا رزق کے مکان کی کنجی چند متکبر

مغرور ۔ معجب نفور ۔ مشتغل مال و نعمت و مفتتن جاہ و ثروت

مغرور ۔ خود بین نفرت کرنیوالے مال اور نعمت کے مشغول مرتبہ اور دولت کے مبتلا

سخن نگویند الا بسفاہت ۔ و نظر نکنند ۔ الا بکراہت ۔

بات نہیں کہتے مگر حماقت سے اور نظر نہیں کرتے مگر حقارت سے

علما را بہ گدائی منسوب کنند۔ و فقرا را بہ بے سر و پائی

عالموں کو بھیک مانگنے سے منسوب کرتے اور فقیروں کو بے سر و سامانی میں

معیوب گردانند ۞ بعزت مالے کہ دارند۔ و بغیرت جاہے

معیوب بتاتے ہیں مال کی عزت سے جو رکھتے ہیں اور مرتبہ کی شرم سے

کہ پندارند برتر از ہمہ نشینند۔ و خود را بہتر از ہمہ

جو سمجھتے ہیں سب سے اونچے بیٹھتے ہیں اور اپنے تئیں سب سے بہتر

شناسند۔ نہ آں در سر دارند۔ کہ سر بکسے فرو

جانتے ہیں دماغ میں یہ نہیں رکھتے کہ کسی کی طرف سر جھکاویں

آرند ۞ بےخبر از قول حکما۔ کہ گفتہ اند ۞ ہر کہ بہ

داناؤں کے قول سے ناواقف ہیں کہ وہ کہہ گئے ہیں جو کوئی

طاعت از دیگراں کم است۔ و بہ نعمت بیش

اوروں سے بندگی میں کم اور دولت میں زیادہ ہے

بصورت توانگر است۔ و بمعنی درویش ۞

ظاہر میں تو مالدار ہے اور باطن میں فقیر ہے

مضاف الیہ مجرور ہوا جار مجرور متعلق خبر است حرف ربط محذوف مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔

گفتم مذمتِ ایشاں روا مدار کہ خداوندانِ کرم اند

میں نے کہا ان کی بُرائی نہ کر — سخی — ہیں

گفت غلط کردی کہ بندگانِ درم اند ❊ چہ فائدہ

وہ بولا تو نے غلطی کی — کہ وہ تو روپے کے بندے ہیں کیا فائدہ

کہ چوں ابرِ آذار اند و بر کس نمے بارند - و چشمۂ

کہ بہار کے بادل کی مانند ہیں اور کسی پر نہیں برستے — اور آفتاب

آفتاب اند و بر کس نمے تابند - و بر مرکبِ

کے چشمہ ہیں اور کسی پر نہیں چمکتے — اور مقدور کے گھوڑے پر

استطاعت سوار اند - و نمے رانند

سوار ہیں — اور ہانکتے نہیں

و قدمے بہرِ خدا نہ نہند - و درمے

اور خدا کے واسطے ایک قدم نہیں دھرتے — اور احسان

بے منّ و اذے نہ دہند ❊

اور تکلیف دیے بغیر ایک درم نہیں دیتے

مالے بمشقت فراہم آرند و بخست نگہدارند و بحسرت بگذارند
مال محنت سے جمع کرتے ہیں اور کنجوسی سے بچاتے اور حسرت سے چھوڑ جاتے
چنانکہ بزرگاں گفتہ اند سیم بخیل وقتے از خاک برآید
ہیں جیسا کہ بزرگوں نے کہا ہے کنجوس کا روپیہ مٹی میں سے اُس وقت نکلتا ہے
کہ بخیل بخاک درآید ❊

بیت

جب کنجوس مٹی میں دبتا ہے

برنج و سعی کسے نعمتے بچنگ آرد
ایک آدمی تو کوشش اور محنت سے روپیہ جمع کرتا ہے

دگر کس آید بے رنج و سعی بردارد
دوسرا آتا ہے اور بغیر محنت اور کوشش کے اٹھا لیتا ہے

گفتمش بر بخل خداوندان نعمت وقوف نیافتہ الا بعلت
میں نے کہا تو نے دولتمندوں کی کنجوسی پر خبر نہیں پائی مگر بھیک مانگنے کی
گدائی وگرنہ ہر کہ طمع یکسو نہادہ کریم و بخیلش یکے نماید
بادولت اور نہیں تو جس نے طمع اٹھا رکھی ہو اُسے سخی اور کنجوس معلوم ہوتے ہیں

محک داند کہ زر چیست و گدا داند کہ ممسک کیست ۔

کسوٹی جانتی ہے کہ سونا کیسا ہے اور بھیک مانگنے والا جانتا ہے کہ کنجوس کون سا ہے

گفتا ۔ بتجربت آں میگویم ۔ کہ متعلقاں بر در بدارند ۔

کہا میں آزمائش سے کہتا ہوں کہ دروازہ پر دربان رکھتے ہیں

و غلیظاں شدید را بر گمارند ۔ تا بار عزیزاں ندہند ۔ و

اور سخت لوگوں کو مقرر کرتے ہیں تاکہ وہ درویشوں کو نہ آنے دیں ۔

دست بر سینۂ صاحب تمیزاں نہند ۔ و گویند اینجا

اور تمیز والوں کے سینہ پر ہاتھ رکھکر نکالدیں اور کہدیں یہاں

کس نیست ۔ و بحقیقت راست گویند ۔ بیت

کوئی نہیں ہے اور اصل میں سچ کہتے ہیں

آں را کہ عقل و ہمت و تدبیر و رائے نیست

جسکو عقل اور ہمت اور تدبیر اور رائے نہیں ہے

خوش گفت پردہ دار کہ کس در سرائے نیست

(اسکی) پردہ دار نے اچھا کہا ہے کہ گھر میں کوئی نہیں

گفتم بعلت آنکہ از دستِ متوقعان بجان آمده اند

میں نے کہا اس سبب سے کہ اُمیدواروں کے ہاتھ سے تنگ آ گئے اور

وازرقعۂ گدایاں بفغان - محال عقل ست - کہ اگر ریگ بیاباں

بے بیابان مانگنے والوں کے خطوں کے شور کرنے میں عقل کے برخلاف ہے کہ اگر جنگل کی ریت

دُر شود - چشمِ گدایاں پُر شود ٭ بیت

موتی بنجائے تو فقیروں کی آنکھ بھر جائے

دیدۂ اہلِ طمع بہ نعمتِ دنیا پُر نشود ہمچناں کہ چاہ بہ شبنم

لالچیوں کی آنکھ دنیا کی نعمت سے نہیں بھرتی جیسے کہ کنواں اوس سے

ہر کجا سختی کشیدہ و تلخی چشیدہ را بینی - خود را بشرہ

تو جہاں کہیں سختی اُٹھائے اور مصیبت جھیلے ہوئے کو دیکھیگا تو اُس کو بھی دیکھیگا

در کارہائے مخوف اندازد - واز تواقبِ آں نہ پرہیزد -

کہ وہ ٹھٹے نہیں حرص سے خوفناک کاموں میں ڈالتا اور اسکے پیچھے آنیوالی مصیبتوں سے نہیں بچتا

واز عقوبتِ آں نہراسد - وحلال از حرام نشناسد ٭

اور اسکے عذاب سے نہیں ڈرتا اور حلال کو حرام سے نہیں تمیز کرتا

وہ فاعل ہے حال مفعول از جار حرام مجرور جار مجرور متعلق حال فعل فاعل ومفعول ومتعلق کے ساتھ ملکر جملہ انشائیہ خبریہ معطوفہ ہوا

سگے را اگر کلوخے بر سر آید
اگر کسی کتے کے سر پر ڈھیلا گرے

ز شادی بر جہد کیں استخوان است
تو وہ خوشی سے اچھلتا ہے کہ یہ ہڈی ہے

وگر نعشے دو کس بر دوش گیرند
اور اگر دو آدمی ایک جنازہ کو مونڈھو پر اٹھائیں

لئیم الطبع پندارد کہ خوان است
تو لالچی سمجھتا ہے کہ خوان ہے

اما صاحب دنیا بعین عنایت حق ملحوظ است و بجلال از حرام محفوظ
مگر مالدار خدا کی عنایت کے ملحوظ نظر اور حلال کے سبب سے حرام سے محفوظ ہیں

مسلم ہمانا کہ تقریر این سخن بکردم و دلیل و برہان بیاوردم اکنون انصاف از تو توقع دارم ہرگز دیدۂ
تحقیق کہ میں نے اسباب کی تقریر کی اور میں دلیل اور
برہان لایا اب تیرے سے انصاف کی امید رکھتا ہوں تو نے کبھی

دستِ غازئے بر کتف بستہ یا لعلت بینوائی در زندان نشستہ

دغاباز کی مشکیں بندہی یا تنگی کے سبب قید خانہ میں بیٹھا یا

یا پردۂ معصومی دریدہ یا کفے از معصم بریدہ - الا لعلت

پاک امنی کا پردہ پھاڑے یا ہاتھ کلائی سے کٹا دیکھا ہو مگر درویشی کے

درویشی ؛ شیر مرداں را بحکم ضرورت در نقبہا گرفتہ اند و کعبہا

سبب سے دلاوروں کو تنگی کے سبب پاڑوں میں پکڑا ہے اور ٹخنے

سفتہ ؛ حاتمِ طائی کہ بیاباں نشیں بود اگر در شہر بودے

چھیدے ہیں حاتم طائی کہ جنگل میں بیٹھنے والا تھا اگر شہر میں ہوتا

از جوشِ گدایاں بیچارہ شدے و جامہ بروے پارہ کردندے

فقیروں کے جوش سے تنگ ہو جاتا اور اُسکے کپڑے پھاڑ ڈالتے

چنانکہ آمدہ است ؛ بیت در من منگر تا دگراں

جیسا کہ آیا ہے میری طرف نہ دیکھنا تاکہ اور

چشم ندارند - کز دستِ گدایاں نتواں کرد ثوابے ؛

اُمید نہ رکھیں اسلیے کہ فقیروں کے ہاتھ سے دق تنگ ہو کر کوئی ثواب نہیں کما سکتا

گفتا کہ نہ - کہ من بر حال ایشاں رحمت مے برم۔
بولا نہیں میں اُنکے حال پر رحم کرتا ہوں - میں نے
گفتم - نہ - کہ بر مال ایشاں حسرت میخوری۔
کہا نہیں تو اُن کے مال پر افسوس کرتا ہے۔
ما دریں گفتار و ہر دو بہم گرفتار - ہر بیذقے
ہم اس گفتگو میں لگے ہوئے اور دونو اسی میں الجھے ہوئے تھے - وہ جس پیادہ کو
کہ براندے - من بدفع آں کوشیدمے و
بڑہاتا میں اُسکے ہٹانے میں کوشش کرتا اور
ہر شاہے کہ بخواندے بفرزیں بپوشیدمے۔
وہ جس بادشاہ کو لاتا میں وزیر سے چھپا لیتا
تا نقد کیسہ ہمت درباخت - و تیر جعبہ حجت
یہاں تک کہ اُسنے ہمت کی تھیلی کی نقدی ہار دی اور حجت کے ترکش تیر
ہمہ بینداخت
سب چلا لئے

قطعه

نالِ تا سپر نیفگنی از حملۂ فصیح

(خبردار خوش بیان کے حملہ سے ہرگز ڈھال گرانا دیا ننا)

کورا جزآں مبالغۂ مستعار نیست

اسلئے کہ اُسکے پاس اس ادبری زیادہ گوئی کے سوا اور کچھ نہیں ہے

دین و رز و معرفت کہ سخندان سجع گوے

دین اور معرفت اختیار کر کہ شاعر موزوں بولنے والا

بردر سلاح دارد و کس در حصار نیست

دروازے پر تو ہتیار رکھتا ہے اور قلعہ میں کوئی بھی نہیں

عاقبت الامر دلیلش نماند۔ ذلیلش کردم۔ دست

آخر کار اُسے دلیل نہ رہی ۔ میں نے اُسے خوار کیا ۔ اُس نے

تعدی دراز کرد۔ و بیہودہ گفتن آغاز ⁘

ظلم کا ہاتھ دراز کیا اور بیہودہ بکنا شروع

وصفتِ جاہلان است کہ چوں بدلیل از خصم فرو مانند۔

اور جاہلوں کا قاعدہ ہے کہ جب دشمن سے دلیل میں ہار جاتے ہیں

سلسلۂ خصومت بجنبانند۔ چوں آذر بت تراش کہ

تو دشمنی کا سلسلہ ہلاتے ہیں جیسے آذر بت تراش کہ

بحجت بر پسر بر نیامد بجنگش برخاست ؛ دشنامم

جب دلیل میں بیٹے پر غالب نہ ہوا تو اُس سے لڑنے کو کھڑا ہو گیا۔ اُسنے

داد۔ سقطش گفتم۔ گریبانم درید۔ زنخدانش شکستم

مجھے گالی دی میں نے اُسے بُرا کہا اُسنے میرا گریبان پھاڑا میں نے اسکی ٹھوڑی توڑ ڈالی

قطعہ

او درمن و من درو فتادہ | خلق از پے ما دوان خندان

وہ مجھ سے لپٹ گیا میں اُس سے الجھ گیا | خلقت ہمارے پیچھے دوڑتی اور ہنستی تھی

انگشت تعجب جہانے | از گفت و شنید ما بدندان

جہان کی تعجب کی انگلی ہماری | گفت اور شنود سے دانتوں میں تھی

القصہ مرافعہ این سخن پیش قاضی بُردیم و بحکومت

آخر کار ہم اس مقدمہ کا مرافعہ قاضی کے پاس لیگئے اور انصاف کی حکومت پر

عدل راضی شدیم تا حاکم مسلماناں مصلحتے بجوید و میان
راضی ہوگئے کہ مسلمانوں کا حاکم کوئی مصلحت نکالے اور
توانگراں و درویشاں فرقے بگوید + قاضی چوں
دولتمندوں اور فقیروں میں کچھ فرق بیان کرے قاضی نے جب
حیلتِ ما بدید و منطقِ ما بشنید سر بگریبانِ تفکر
ہمارا حیلہ دیکھا اور ہماری گفتگو سنی تو فکر کے گریبان میں سر ڈالا
فرو برد۔ و پس از تامل بسیار سر بر آورد و گفت
اور بہت دیر کے بعد سر اٹھا کر کہا
اے آنکہ توانگراں را ثنا گفتی! و بر درویشاں جفا
اے وہ آدمی کہ تونے دولتمندوں کی تعریف کی اور فقیروں پر ظلم
روا داشتی! بداں کہ ہر جا کہ گل است خار ست و با خمر خمار۔
روا رکھا جان لے کہ جہاں پھول ہے وہاں کانٹا ہے اور شراب
و بر سر گنج مار۔ و آنجا کہ دُرِ شاہوار است نہنگِ مردم خوار
کہ ساتھ ہزگی اور دفینہ پر سانپ اور جہاں دُرِ شاہوار ہے وہاں مردم خوار

لذت عیش دنیا را لدغہ اجل در پس است و نعیم بہشت را

اور دنیا کی عیش کی لذت کے پیچھے موت کا ڈنک لگا ہوا اور بہشت کی نعمتوں کے

دیو مکارہ در پیش ، بیت ، جور دشمن چہ کند گر نکشد طالب دوست

آگے مکار شیطان ہے ، اگر دوست کا طالب دشمن کا دکھ نہ سہے تو کیا کرے

گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بہمند ، نظر نکنی در بستاں ۔

یعنی کہ سانپ اور دفینہ اور پھول اور کانٹا اور غم اور خوشی تو ملے جلے ہیں ۔ تو باغ میں نہیں دیکھتا

کہ بید مشک است و چوب خشک ہمچنیں در زمرۂ توانگراں

کہ بید مشک بھی ہے اور سوکھی لکڑی بھی ہے ایسا ہی دولتمندوں کے گروہ میں

شاکرند و کفور و در حلقۂ درویشاں صابرند و ضجور ، بیت

شکر گزار بھی ہیں اور ناشکرے بھی اور فقیروں کے حلقہ میں صابر ہیں اور بے صبرے بھی

اگر ژالہ ہر قطرہ در شدے ، چو خر مہرہ بازار ازو پر شدے

اگر اولے کا ہر قطرہ موتی بن جایا کرتا ، تو کوڑیوں کی طرح اُن سے بازار بھر جایا کرتا

مقرباں حضرت حق جل و علا توانگرانند درویش سیرت

خدا برتر اور بزرگ کی درگاہ کے مقرب وہ دولتمند درویشوں کی سی خصلت ہیں

۱۵۶

و درویشانند توانگر ہمت ÷ مہین توانگراں آن است

اور فقیر دولتمندوں کی سی ہمت بڑا دولتمند وہ ہے

کہ غم درویشاں بخورد - و بہین درویشاں آنکہ

جو فقیروں کا غم کھائے اور درویشوں میں اچھا وہ ہے کہ

گرم توانگراں نگیرد ÷ پس روے عتاب از من

دولتمندوں کی آستین نہ پکڑے پھر غصہ کا منہ میری طرف سے

بدرویش آورد - وگفت انکہ گفتی ! توانگراں

درویش کی طرف پھیرا اور کہا کہ وہ شخص جو تو نے کہا دولتمند

مشتغل اند بمناہی - ومست ملاہی - نعم طائفہ ہستند

منع کئے گئے حرام کاموں میں مشغول اور اللہ کی بھلا دینے والی باتوں سے مست ہیں بیشک ایک

بدیں صفت - کہ بیان کردی - قاصر ہمت و

گروہ ایسی ہے جیسے کہ تو نے بیان کی - کم ہمت اور

کافر نعمت کہ ببرند - و نہند - و بخورند - و ندہند ÷

نعمت کے ناشکرے کہ جمع کرتے اور رکھتے اور کہاتے ہیں اور اللہ واسطے نہیں دیتے

۱۵۷

اگر بمثل باراں نبارد - ویا طوفان جہاں را بردارد
مثلاً اگر بارش نہ ہو یا طوفان جہان کو تباہ کرے
باعتماد مکنت خود از محنت درویش نپرسند و از
اپنے دولت کے بھروسہ پر فقیر کا دکھ نہ پوچھیں اور
خدا تعالیٰ نترسند و گویند ۔ بیت
نہ خدائے تعالیٰ سے ڈریں اور کہیں
گر از نیستی دیگرے شد ہلاک
اگر مفلسی سے کوئی مرگیا تو مجھے کیا خوف ہے
مرا ہست بط را ز طوفاں چہ باک
تیرے پاس تو ہے بطخ کو طوفان سے کیا ڈر ہے
بیت دوناں چو گلیم خویش بیروں بردند
جب کمینوں نے اپنے کمل نکال لئے
گویند چہ غم گر ہمہ عالم مردند
تو کہیں کیا غم ہے اگر تمام جہان مرگیا

قومے بریں نمط کہ شنیدی وطائفہ کہ خوانِ نعم نہادہ
ایک قوم تو اسیطرح کی ہے کہ تونے سنا اور ایک گروہ ایسی ہے کہ اُنہوں نے

وصلائے کرم در دادہ - ومیاں بخدمت بستہ
نعمت کا دسترخوان بچھا رکھا اور بخشش کا آوازہ پھیلایا اور خدمت

وابرو بتواضع کشادہ - طالب نام و مغفرت - و
کی کمر باندہی اور تواضع کیواسطے ابرو کشادہ ہیں نام اور بخشش کے طالب

صاحب دنیا و آخرت - چوں بندگانِ حضرت
اور دنیا و آخرت کے مالک ہیں جیسے کہ منصف بادشاہ مدد کیے

بادشاہِ عادل مؤید و منصور مالک ازمۂ انام حامی
ہوئے اور فتح پائے ہوئے خلقت کی باگوں کے مالک اسلام کی حدود

ثغور اسلام وارث ملک سلیمان اعدل ملوک زمان مظفر
کے نگہبان سلیمان کے ملک کے وارث زمانہ کے بادشاہوں میں بڑے

الدنیا والدین ابوبکر بن سعد بن زنگی ✦ قطعہ
منصف دنیا اور دین کے فتحمند ابوبکر سعد کے بیٹے زنگی کے پوتے کی بارگاہ کے غلام

۵ پدر بجائے پسر ہرگز ایں کرم نکند
باپ بیٹے کے ساتھ کبھی یہ عنایت نہیں کرتا
کہ دستِ جود تو با خاندانِ آدم کرد
جو تیری بخشش کے ہاتھ نے آدم کے خاندان کے ساتھ کی
خدائے خواست کہ بر عالمے ببخشاید
جب خدا نے چاہا کہ دنیا پر رحم کرے
بفضلِ خویش ترا پادشاہِ عالم کرد
تو اپنے فضل سے تجھے جہان کا بادشاہ بنا دیا
قاضی چوں سخن بدیں غایت رسانید۔ واز حدِ قیاس مبالغت
جب قاضی نے بات یہانتک پہنچا دی اور قیاس کی حد سے بڑھا دی
منو مانیز بمقتضائے حکم قضا رضا دادیم و از ماضی درگذشتیم
ہمنے بھی قضا کے حکم کے موافق منظور کر لیا اور پچھلی باتیں جانے دیں
وبعد از محاذا طریق مدارا پیش گرفتیم ؛
اور مقابلہ کے بعد ہمنے صلح کا راستہ اختیار کیا

و سر بپارگ بر قدم یک دیگر نہادیم۔ و
اور اسکے عوض ایک دوسرے کے قدم پر سر رکھا اور

بوسہ بر سر و روے دادیم۔ و ختم سخن
سر اور منہ کو چوما اور بات اس پر

بریں بود ٭
ختم ہو گئی

قطعہ

مکن ز گردش گیتی شکایت اے درویش
اے درویش زمانہ کی گردش کی شکایت نہ کر

کہ تیرہ بختی اگر ہمبریں نسق مُردی
کہ تو بدنصیب ہے اگر اسی طرح مرگیا

توانگرا چو دل و دست کامرانت ہست
اے مالدار تیرا دل اور ہاتھ جب بامراد ہے

بخور بہ بخش کہ دنیا و آخرت بردی
تو کھا اور بخش کہ تونے دنیا اور آخرت کمائی

باب ہشتم در آداب صحبت

نصیحت ۱ - مال از برائے آسائش عمر است نہ عمر از

مال عمر کے آرام کے واسطے ہے (اور) عمر

بہر گرد کردن مال * عاقلے را پرسیدند کہ نیکبخت کیست و بدبخت

مال کو جمع کرنیکیلئے نہیں ہے۔ ایک عقلمند کو پوچھا کہ نیکبخت کونسا ہے اور بدبخت

کدام؟ گفت نیکبخت آنکہ خورد و کشت - و بدبخت آنکہ مرد و ہشت

کون جوابدیا کہ نیک بخت تو وہ ہے جسنے کھایا اور بویا اور بدبخت وہ ہے جو مرا اور چھوڑ گیا

بیت مکن نماز بر آں ہیچکس کہ ہیچ نہ کرد

اُس نالایق کی نماز نہ پڑھ جس نے کچھ نہ کیا

کہ عمر در سرِ تحصیل مال کرد و نخورد

کہ مال جوڑنیکے خیال میں عمر تمام کی اور کھایا نہیں

حکمت ۲- موسیٰ علیہ السلام قارون را نصیحت کرد۔

موسےٰ نے اُس پر اللہ کا سلام قارون کو نصیحت کی

نشنید و عاقبتش شنیدی کہ چہ دید؟ قطعہ

اُس نے نہ سنی اور اُسکا انجام تو نے سُن لیا کہ اُس نے کیا دیکھا

آنکس کہ بدینار و درم خیر نیندوخت

جس نے دینار اور درم سے نیکی نہ کمائی

سر عاقبت اندر سرِ دینار و درم کرد

آخر دینار اور درم کے خیال میں مرگیا

خواہی کہ متمتع بری از نعمتِ دنیا

اگر تو چاہتا ہے کہ دنیا کی نعمت سے فائدہ اُٹھائے

با خلق کرم کن کہ خدا با تو کرم کرد

تو خلقت پر بخشش کر کہ خدا تعالیٰ نے تیری بخشش کی

قطعہ درختِ کرم ہر کجا بیخ کرد گذشت از فلک شاخ و بالاے او

بخشش کے درخت نے جہاں جڑ کی۔ وہاں اُس کی شاخ اور اونچائی آسمان سے نکل گئی

۱۶۳

گر امید داری کز و بر خوری — بمنت منه ارّه بر پائے او

اگر تو امید رکھتا ہے کہ اسکا پہل کہائے گا — تو احسان کا ارّہ اُسکی جڑ پر نہ رکھہ

قطعہ

شکر خدائے کن کہ موفق شدی بخیر

خدا کا شکر کر کہ تو نیکی کی توفیق والا بنگیا

زانعام فضل او نہ معطل گذاشتت

اُسنے تجھے اپنے انعام اور فضل سے بدبخت نہ چھوڑا

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم

احسان مت کر کہ میں بادشاہ کی خدمت کرتا ہوں

منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

(بلکہ) اُسکا احسان مان کہ اُسنے تجھے خدمت پر مقرر کیا

حکمت ۳ دوکس رنج بیہودہ بردند - و

دو آدمیوں نے بیفائدہ رنج اُٹھایا اور

سعی بیفائدہ کردند - یکے آنکہ مال اندوخت و نخورد

ناحق کوشش کی - ایک تو وہ جسنے مال جوڑا اور نہ کہایا

ودیگر آنکه علم آموخت وعمل نکرد ٭ قطعه

اور دوسرا وہ جس نے علم پڑھا اور عمل نہ کیا

علم چندانکہ بیشتر خوانی چوں عمل در تو نیست نادانی

تو کتنا ہی زیادہ علم پڑھ لے جب تیرے میں عمل نہیں تو بیوقوف ہے

نہ محقق بود نہ دانشمند چارپائے بروکتابے چند

نہ تو وہ تحقیق کرنیوالا ہے نہ دانا (بلکہ) ایک چوپایہ اس پر چند کتابیں لدی ہوئی ہیں

آں تہی مغز را چہ علم وخبر

اس بیوقوف کو کیا علم اور خبر ہے

کہ بروہیزم است یا دفتر

کہ اس پر دیا ہوا بوجھ لکڑیاں ہیں یا دفتر

حکمت ۳ - علم از بہر دیں پروردن است

علم دین کی پرورش کے واسطے ہے

نہ از برائے دنیا خوردن ٭

دنیا کمانے کے لئے نہیں

ہرکہ پینیر و علم و زہد فروخت — خرمنی گرد کرد و پاک بسوخت

جسنے پنیر اور علم اور زہد بیچ ڈالا — کھلیان جمع کیا اور بالکل جلا دیا

پند ۵ ۔ عالمِ ناپرہیزگار کورِ مشعلہ دار است بیت

ناپرہیزگار عالم — اندھا مشعلچی ہے

بیفائدہ ہرکہ عمر درباخت — چیزے نخرید و زر بینداخت

جس نے بیفائدہ عمر کھودی — کچھ نہ خریدا اور روپیہ پھینک دیا

حکمت ۶ ۔ ملک از خردمنداں جمال گیرد و دین

ملک عقلمندوں سے رونق پکڑتا ہے — اور دین

از پرہیزگاراں کمال پذیرد ۔ پادشاہاں بہ نصیحت

پرہیزگاروں سے کمال پاتا ہے — بادشاہ عقلمندوں کی نصیحت کے

خردمنداں از آں محتاج ترند کہ خردمنداں بقربت پادشاہاں

اس سے زیادہ محتاج ہیں کہ دانا بادشاہوں کی نزدیکی کے حاجتمند ہیں

پند اگر بشنوی ای بادشاہ — در ہمہ دفتر بہ ازیں پند نیست

اے بادشاہ اگر تو نصیحت سُنے — تو اس سے اچھی نصیحت تمام دفتر میں نہیں ہے

جز بخردمند مفرما عمل • گرچہ عمل کار خردمند نیست
عقلمند کے سوا کسیکو کام نہ دینا اگرچہ کام لینا عقلمند کا کام نہیں ہے
حکمت ۷ ۔ سہ چیز بے سہ چیز پائدار نماند مال بے تجارت
تین چیزیں بغیر تین چیزوں کے قائم نہیں رہتیں مال بغیر تجارت کے
و علم بے بحث و ملک بے سیاست قطعہ وقتے بلطف گوی
اور علم بغیر بحث کے اور ملک بغیر حکومت کے کبھی مہربانی اور خاطر داری
مدارا و مردمی • باشد کہ در کمند قبول آوری دلے • وقتے
اور آدمیت سے کہہ ممکن ہے کہ تو کسیکے دل کو قبول کی کمند میں پھنسا لے کبھی
بقہر گوے کہ صد کوزہ نبات • گہ گہ چناں بکار نیاید کہ حنظلے
غصہ سے کہہ کہ مصری کی سو کوزی ۔ کبھی کبھی ایسے کام نہیں آتے جیسا کہ اندرائن کا پھل
حکمت ۸ ۔ رحم آوردن بر بداں ستم است بر نیکاں
بدوں پر رحم کرنا نیکوں پر ظلم ہے
و عفو کردن از ظالماں جور است بر مظلوماں بیت
اور ظالموں پر معاف کرنا مظلوموں پر ظلم کرنا ہے

جزو قول بر منظالمان جار مجرور مصدر کے متعلق ہوئی مصدر مفعول و متعلق سے مل کر خبر ہوئی است مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف ہوا •

خبیث را چو تعہد کنی و بنوازی

جب تو بدکار کی نگہبانی کرے اور اُسکو پالے

بدولت تونگر میکند بانبازی

تو وہ تیری دولت میں شراکت سے تمنّہ کریگا

حکمت ۹ بر دوستی بادشاہاں اعتماد نباید کرد۔

بادشاہوں کی دوستی پر بھروسہ نہ کرنا چاہیے

و بر آواز خوش کودکاں غرہ نباید کرد۔ کہ ایں

اور لڑکوں کی خوش آوازی پر مغرور نہ ہونا چاہیے اسلئے کہ یہ

بجوانی متبدل گردد۔ و آں بجوابے متغیر شود

جوانی میں بدل جاویگی اور وہ ایک جواب میں بگڑ جائینگے

پند ۱۰ ہر آں سرے کہ داری۔ با دوست

جو بھید کہ تو رکھتا ہے دوست سے

درمیاں منہ۔ باشد۔ کہ وقتے دشمن شود۔

نہ کہنا (اس لئے کہ) ممکن ہے کہ وہ کبھی دشمن بنجائے

وہر بدی کہ توانی بدشمن مرساں - باشد کہ

اور جو برائی کہ تو پہنچا سکتا ہے دشمن کو نہ پہنچا شاید کہ

روزے دوست گردد - و رازے کہ نہاں خواہی -

کسی دن دوست بنجائے اور جس بھید کو کہ تو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے

باہیچکس مگوے - اگرچہ دوستِ مخلص باشد

کسی سے نہ کہنا اگرچہ خالص دوست ہو

کہ مرآں دوست را نیز دوستاں باشند قطعہ

اس لیئے کہ اس دوست کے بھی دوست ہونگے

خامشی بہ کہ ضمیرِ دلِ خویش	باکسے گفتن و گفتن کہ مگوے
چپ رہنا اچھا ہے کہ اپنے دل کا بھید	کسی سے کہنا اور کہنا کہ مت کہہ
اے سلیم آبِ سرِ چشمہ بہ بند	کہ چو پر شد نتواں بستن جوے
اے دوست فراخ چشمہ کا پانی بند کر	کہ جب زیادہ ہو گیا نہر کو نہیں بند کر سکتے

فرد

١٦٩

سخنے در نہاں نباید گفت — کہ ہر انجمن نشاید گفت

وہ بات پوشیدہ بھی نہ کہنی چاہئے — جو ہر مجلس میں کہنے کے لائق نہ ہو

حکمت ۱۱۔ دشمن ضعیف کہ در طاعت آید و دوستی نماید مقصود

جو کمزور دشمن کہ تابع ہوا اور دوستی جتائے اُسکا مقصد

وے جز آں نیست کہ دشمن قوی گردد۔ و گفتہ اند کہ بر دوستی

اُسکے سوا نہیں ہوتا کہ زور آور دشمن بنجائے۔ اور کہا ہے کہ دوستوں

دوستاں اعتماد نیست تا تملق چہ رسد۔ **بیت**

کی دوستی پر بھروسہ نہیں ہے تو دشمن کی خوشامد پر کیا ہو

دوستانم ز دشمناں بتر اند — دشمناں خود علامت دگر اند

میرے دوست دشمنوں سے بدتر ہیں — اور دشمن تو خود ہی اور ہی علامت ہیں

پند ۱۲۔ ہر کہ دشمن کوچک را حقیر شمارد۔ بداں ماند

جو شخص کمزور دشمن کو حقیر جانتا ہے — اسکے مشابہ ہے کہ

کہ آتش اندک مہمل گزارد۔ **قطعہ**

تھوڑی سی آگ کو بیکار چھوڑتا ہے۔

امروز بکُشش کہ میتواں کشت

آج بجھا　　اگر تو بجھا سکتا ہے

کاتش کہ بلند شد جہاں سوخت

اسلیے کہ آگ بھڑک گئی تو جہان کو جلا دیا

مگذار کہ زہ کند کماں را

اتنی مہلت نہ دے کہ کمان کو زہ کرے

دشمن کہ بہ تیر میتواں دوخت

جس دشمن کو تو تیر سے مار سکتا ہے

حکمت ۱۳ سخنے درمیان دو دشمن چناں

دو دشمنوں میں ایسی بات کہہ

گوے کہ اگر دوست گردند شرمندہ نباشی

کہ اگر وہ دوست بنجائیں تو تو شرمندہ نہو

مثنوی

میانِ دو تن جنگ چون آتش است | سخن چین بدبخت ہیزم کش است
دو شخصوں میں لڑائی آگ کیسی ہے | اور بدنصیب چغلخور لکڑیاں ڈھونے والا ہے

کنند این و آن خوش دگرباره دل | وے اندر میان کوربخت و خجل
یہ اور وہ دوبارہ سلوک کر لینگے | وہ بیچ میں نادم اور شرمندہ رہیگا

میانِ دو کس آتش افروختن | نہ عقل است و خود در میان سوختن
دو آدمیوں میں آگ جلانی | اور آپ اسمیں جلنا دانائی نہیں ہے

قطعہ

در سخن با دوستان آہستہ باش
دوستوں سے آہستہ بات کر
تا ندارد دشمنِ خونخوار گوش
ایسا نہ ہو کہ خونخوار دشمن سنتا ہو
پیشِ دیوار آنچہ گوئی ہوشدار
تو دیوار کے سامنے جو کچھ کہے ہوش سے کہہ
تا نباشد در پسِ دیوار گوش
ایسا نہ ہو کہ دیوار کے پیچھے کان ہو

۱۷۶

حکمت ۱۴ - ہر کہ با دشمناں صلح میکند -

جو کوئی دشمنوں سے صلح کرتا ہے

سرِ آزار دوستاں دارد ۔ بیت

وہ دوستوں کی تکلیف کا ارادہ کرتا ہے

بشوی اے خردمند زاں دوست دست ۔ کہ با دشمنانت بود ہم نشست

اے عقلمند اُس دوست سے ہاتھ دھو بیٹھ ۔ جو تیرے دشمنوں کے پاس بیٹھتا ہو

پند ۱۵ - چوں در امضائے کارے متردد باشی

جب کسی کام کے جاری کرنے میں تو فکر مند ہو

آں طرف اختیار کن کہ بے آزار باشد ۔ بیت

تو وہ طرف اختیار کر جو بے تکلیف ہو

با مردمِ سہل جوی دشوار مگوے ۔ با آنکہ درِ صلح زند جنگ مجوے

نرمی چاہنے والے لوگوں سے سخت نہ کہہ ۔ جو صلح کا دروازہ کھٹکھٹا دے اُس سے نہ لڑ

حکمت ۱۶ - تا کار بزر آید - جاں در خطر افگندن نشاید -

جبتک کام روپیہ سے نکلے جان کو خوف میں ڈالنا نہ چاہیے

چو دست از ہمہ حیلتے در گسست

جب ہاتھ سب حیلوں سے چھوٹ جائے

حلال است بردن بشمشیر دست

تو تلوار پر ہاتھ بڑھانا درست ہے

حکمت ۱۷۔ بر عجز دشمن رحمت مکن کہ اگر قادر شود بر تو نبخشاید

دشمن کی عاجزی پر رحم نہ کر اسلیئے کہ اگر وہ قابو پائیگا تو تیرے

بیت دشمن چو بینی ناتوان لاف از بروت خود مزن

جب تو دشمن کو کمزور دیکھے تو اپنی موچھوں کی شیخی نہ مار

مغز یست در ہر استخوان مردیست در ہر پیرہن

اسواسطے کہ ہر ہڈی میں مغز اور ہر لباس میں آدمی ہے

حکمت ۱۸۔ ہر کہ بدے را بکشد خلق را از بلاے بزرگ

جو کوئی کسی بدکار کو مارے وہ خلقت کو بڑی بلا سے

برہاند و اورا از عذاب خداے ❊ **قطعہ**

چھڑائے اور اسکو خدا کے عذاب سے

پسندیدہ ست بخشایش ولیکن
منہ بر ریشِ خلق آزار مرہم

بخشش کرنی عمدہ ہے اور لیکن
ظالم کے زخم پر مرہم نہ لگانا

ندانست آنکہ رحمت کرد بر مار
کہ ایں ظلمست بر فرزندِ آدم

جسنے سانپ پر رحم کیا وہ نہیں سمجھا
کہ یہ آدم کی اولاد پر ظلم ہے

حکمت ۱۹ نصیحت از دشمن پذیرفتن خطاست

دشمن کی نصیحت ماننی خطا ہے

ولیکن شنیدن رواست تا بخلافِ آں کار کنی -

اور لیکن سننی درست اسلئے کہ تو اُسکے خلاف کام کرے

وآں عین صوابست ❖ **مثنوی**

اور وہ بہت عمدہ ہے

حذر کن زانچہ دشمن گوید آں کن
جسکے کرنے کو دشمن کہے اُس سے بچ

کہ بر زانو زنی دستِ تغابن
کہ تو نقصان کا ہاتھ گھٹنوں پر دھر ملیگا

۱۷۵

گر ترا رہے نماید راست چوں تیر

اگر وہ تجھے دائیں ہاتھ تیر سا رستہ بتاوے

ازو برگرد و راہ دست چپ گیر

تو اس سے ہٹ جا اور بائیں ہاتھ کا رستہ لے

حکمت ۲۰ خشم بے حد وحشت آرد و لطف بیوقت

بے حد غصہ پریشانی پیدا کرتا ہے اور بے موقع مہربانی

ہیبت برد۔ نہ چنداں درشتی کن کہ از تو سیر گردند۔

رعب کھوتی ہے نہ تو اتنی سختی کر کہ تیرے سے بیزار ہو جائیں

ونہ چنداں نرمی کہ بر تو دلیر شوند ۞ مثنوی

اور نہ اتنی نرمی کر کہ تیرے پر دلیر بنجا دیں

درشتی و نرمی بہم در بہ است — چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است

سختی اور نرمی ملی ہوئی اچھی ہیں — جیسے کہ فصاد چیرا دینے والا اور مرہم لگانے والا ہے

درشتی نگیرد خردمند پیش — نہ سستی کہ ناقص کند قدر خویش

عقلمند سختی نہیں اختیار کرتا — اور نہ اسقدر نرمی کہ اسکی عزت گھٹا دے

نہ خویشتن را فرونی نہد — نہ یکبارتن در زبونی نہد

نہ تو اپنے آپ کو گراتا ہے — اور نہ ایک ہی دفعہ خواری میں ڈال دیتا ہے

مثنوی

شبانے با پدر گفت اے خردمند — مرا تعلیم کن پیرانہ یک پند

ایک چرواہے نے باپ سے کہا اے دانا — مجھے بڈھوں کیسی ایک نصیحت سکھا

بگفتا نیکمردی کن نہ چندان — کہ گردد خیرہ گرگ تیز دندان

بھلائی کر اور نہ اتنی کہ تیز دانتوں والا — بھیڑیا غالب ہو جائے

حکمت ۱۲ - دو کس دشمن ملک و دین اند -

دو آدمی ملک اور دین کے دشمن ہیں -

پادشاہ بے حلم و زاہد بے علم ٭

بے برداشت بادشاہ اور بے علم زاہد

بر سر ملک مباد آن ملک فرماندہ — کہ خدا را نبود بندۂ فرمانبردار

وہ حکومت کرنیوالا بادشاہ ملک کا (فرمانروا) نہو — جو خدا کا فرمانبردار بندہ نہ ہو

حکمت ۲۲ - پادشاہ را باید کہ خشم بر دشمناں بحدے

بادشاہ کو چاہیے کہ دشمنوں پر اتنا غصہ نہ کرے کہ

نراند کہ دوستاں را بہ و اعتماد نماند کہ آتش خشم اول در خداوند

اس پر دوستوں کو بھی بھروسا نہ رہے اسلئے کہ غصہ کی آگ پہلے

خشم افتد پس آنگہ زبانہ بخصم رسد یا نرسد ۔ **مثنوی**

غصہ والے میں لگتی ہے پھر اسوقت دشمن تک اسکی لپٹ پہنچے یا نہ پہنچے

نشاید بنی آدم خاک زاد	کہ در سر کند کبر و تندی و باد
خاکی آدم کی اولاد کو نہ چاہیے کہ	سر میں تکبر اور غصہ اور غرور جگہ دے
ترا با چنیں تندی و سرکشی	نہ پندارم از خاکی از آتشی
میں تجھ کو تیرے غصہ اور سرکشی کے سبب	خاکی نہیں سمجھتا بلکہ آتشی سمجھتا ہوں

قطعہ ۔ در خاک بیلقاں برسیدم بعابدے

میں بیلقان کی زمین میں ایک عابد کے پاس پہنچا

گفتم مرا بتربیت از جہل پاک کن

(اور) کہا مجھکو تربیت کرکے جہالت سے پاک کر

گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ

اس نے کہا اے فقیہ جا (اور) خاک کی طرح بردباری کر

یا ہرچہ خواندہ ہمہ در زیر خاک کن

یا جو کچھ تو نے پڑھا ہے سب مٹی کے نیچے دبا دے

حکمت ۳۰ - بدخو بدست دشمنے گرفتار است

بدخو ایسے دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہے

کہ ہر کجا کہ رود - از چنگ عقوبت او خلاص یابد

کہ جہاں کہیں چلا جائے اسکے عذاب کے پنجہ سے رہائی نہ پائے۔

بیت

اگر ز دست بلا بر فلک رود بدخوئے

اگر بدخو بلا کے ہاتھ سے آسمان پر چلا جائے

ز دست خوئے بد خویش در بلا باشد

تو بھی اپنی بری خو کے ہاتھ سے بلا میں مبتلا ہے

حکمت ۲۳ چون بینی کہ در سپاہ دشمن

جب تو دیکھے کہ دشمن کی فوج میں

مفارقت افتاد۔ تو جمع باش۔ واگر جمع اند۔

جدائی ہوگئی تو جمع رہ اور اگر وہ جمع ہیں

از پریشانیِ خویش اندیشہ کن ٭ قطعہ

تو تو اپنی پریشانی سے ڈر

برو با دوستان آسودہ بنشیں

جا دوستوں کے ساتھ آسودہ بیٹھ

چو بینی در میان دشمنان جنگ

جب تو دشمنوں میں لڑائی دیکھے

وگر دانی کہ باہم یک زبانند

اور اگر تو جانے کہ وہ آپس میں متفق ہیں

کمان را زہ کن و بر بارہ سنگ

تو کمان کو زہ کر اور فصیل پہ پتھر لیجا

حکمت ۲۵ دشمن چوں از ہمہ حیلہا در ماند سلسلۂ دوستی

جب دشمن سب حیلوں سے تھک جاتا ہے تو دوستی کا سلسلہ

بجنباند۔ آنگہ بدوستی کارہا کند۔ کہ ہیچ دشمن نتواند ؀

ہلاتا ہے اسوقت دوستی میں ایسے کام کرتا ہے کہ کوئی دشمن بھی نہیں کرسکتا

حکمت ۲۶ سر مار بدست دشمن بکوب کہ از احدی الحسنیین

سانپ کا سر دشمنوں کے ہاتھ پر کچل کہ دو مصلحتوں میں سے

خالی نباشد۔ اگر دشمن غالب آمد۔ مار کشتی و گر

ایک ضایع نہ ہوگی اگر دشمن غالب آگیا تو تو نے سانپ مار لیا اور نہیں تو

نہ از دشمن برستی ؀

دشمن سے چھوٹ گیا

بیت

بروز معرکہ ایمن مشو ز خصم ضعیف

لڑائی کے دن کمزور دشمن سے بےخوف نہ رہ

کہ مغز شیر برآرد چو دل ز جاں برداشت

اسلئے کہ شیر کا مغز نکال لیگا جب جان سے نا امید ہوگیا

۱۸۱

حکمت ۲۷ خبرے کہ دانی کہ دلے بیازارد تو خاموش

جو خبر کہ تو جانتا ہے کسی دلکو رنج کریگی چپکا

باش تا دیگرے بیارد بیت

ہورہ جبتک کوئی اور بیان کرے

بلبلا مژدۂ بہار بیار — خبر بد ببوم باز گزار

اے بلبل بہار کی خوشخبری لا — بری خبر اُلو کے واسطے چھوڑ

حکمت ۲۸ پادشاہ را بر خیانت کسے واقف مگردان

بادشاہ کو کسی کی خیانت پر واقف نکرنا مگر اُسوقت

آنگہ کہ بر قبول کلی واثق باشی وگرنہ در ہلاک خود میکوشی

کہ تجھے بالکل قبول کرنے پر یقین ہو اور نہیں تو اپنے مرنے میں کوشش کرتا ہے

بیت بسیج سخن گفتن آنگاہ کن — چو دانی کہ در کار گیرد سخن

بات کہنے کا ارادہ اُسوقت کر — کہ جب تجھے جانے کہ تیری بات اثر کریگی

حکمت ۲۹ ہر کہ نصیحت خودرای میکند او خود بہ نصیحتگرے

جو کوئی خودرائے کو نصیحت کرتا ہے وہ آپ ہی نصیحت کرنیوالیکا

۱۸۲

محتاج است ❖

محتاج ہے

پند ۳۰۔ فریبِ دشمن مخور۔ و غرورِ مداح مخر۔ آں دام

دشمن کا فریب نہ کہا اور مداح سے غرور نہ لے وہ کہ اس نے

زرق نہادہ است وایں کام طمع کشادہ احمق را ستائش خوش آید۔ قطعہ

مکر کا جال پھیلا رکہا ہے اور اسنے لالچ کا منہ کہولا ہے بیوقوف کو تعریف اچہی معلوم ہوتی ہے

الا تا نشنوی مدحِ سخنگوے — کہ اندک مایہ نفعے از تو دارد

خبردار شاعر کی تعریف نہ سنیو — کہ تجہسے کسیقدر نفع کی امید رکہتا ہے

اگر روزے مرادش بر نیاری — دو صد چنداں عیوبت بر شمارد

اگر تو کسی دن اسکی مراد پوری نہ کریگا — تو وہ تیری عیب دو سو گنے بیان کریگا

حکمت ۳۱۔ متکلم را تا کسے عیب نگیرد سخنش صلاح نپذیرد

جبتک کوئی کلام کرنیوالے کا عیب پکڑے اسکی بات

بیت — مشو غرہ بر حسنِ گفتارِ خویش — بتحسینِ نادان و پندارِ خویش

اپنے کلام کی خوبی پر مغرور نہو۔ نادان کے سراہنے اور اپنے گمان سے

حکمت ۳۲ ہمہ کس را عقل خود بکمال نماید۔

سب لوگوں کو اپنی عقل کامل معلوم ہوتی ہے

قطعہ

فرزند خود بجمال ۔

اور اپنی اولاد حسین

یکے جہود و مسلماں خلاف می جستند	چنانکہ خندہ گرفت از نزاع ایشانم
ایک دفعہ یہودی اور مسلمان آپس میں جھگڑ رہے تھے	کہ ان کے جھگڑے سے مجھ کو ہنسی آئی
بطنز گفت مسلماں گر ایں قبالۂ من	درست نیست خدایا جہود میرانم
مسلمان نے طعن سے کہا کہ اے خدا اگر میرا یہ قبالہ	ٹھیک نہیں ہے تو مجھے یہودی کر کے مار
جہود گفت بتوریت میخورم سوگند	وگر خلاف کنم ہمچو تو مسلمانم
یہودی نے کہا میں توریت کی قسم کھاتا ہوں	اور اگر خلاف کروں تو تیری طرح مسلمان ہو جاؤں

گر از بسیط زمیں عقل منعدم گردد

اگر روئے زمین سے عقل ناپید ہو جائے

بخود گماں نبرد ہیچ کس کہ نادانم

(تو بھی) اپنے آپ کو کوئی نادان نہ سمجھے

حکمت ۳۳ - دہ آدمی بر سفرۂ بخورند - و دو سگ

دس آدمی اکٹھے دسترخوان پر کھا لیتے ہیں اور دو کتے

بر مردارے باہم بسر نبرند - حریص با جہانے

ایک مردار پر مل جلکر نہیں گزارتے — لالچی ایک جہان (لیکر بھی)

گرسنہ است - و قانع بنانے سیر - حکما گویند - درویشی

بھوکا — اور قانع ایک روٹی سے سیر ہے اور دانا کہتے ہیں قناعت والے

بقناعت بہ از توانگری بہ بضاعت ❊ بیت

فقیر — مال والے دولتمند سے اچھا ہے

رودۂ تنگ بیک گردہ نان پر گردد — نعمت روئے زمین پر نکند دیدہ تنگ

تنگ انتڑی تو ایک روٹی سے بھر جاتی ہے — (لیکن) تنگ آنکھ کو روئے زمین کی نعمت بھی پر نہیں کرتی

مثنوی

پدر چوں دور عمرش منقضی گشت — مرا ایں یک نصیحت کرد و بگذشت

جب (میرے) باپ کی عمر کا زمانہ پورا ہوا — تو اس نے مجھے یہ نصیحت کی اور گزر گیا

کہ شہوت آتش ست از وی بپرہیز	بخود بر آتش دوزخ مکن تیز
کہ شہوت آگ ہے اس سے بچ	اپنے اوپر دوزخ کی آگ نہ بھڑکا
دراں آتش نداری طاقت سوز	بصبر آبے بریں آتش زن امروز
تو اس آگ میں جلنے کی تاب نہیں لا سکتا	تو تو آج صبر کا پانی اس آگ پر ڈال

حکمت ۳۴ - ہر کہ در حالتِ توانائی نیکی نکند در وقت ناتوانی سختی بیند ✤ **بیت**

جو کوئی آسودگی کی حالت میں نیکی نہیں کرتا تنگی کے وقت سختی دیکھتا ہے

بد اختر تر از مردم آزار نیست	کہ روزِ مصیبت کسش یار نیست
ظالم سے زیادہ بدنصیب کوئی نہیں ہے	اسلئے کہ مصیبت کے دن اسکا کوئی مددگار نہیں ہوتا

پند ۳۵ - ہر چہ زود بر آید - دیر نپاید ✤ **قطعہ**

جو چیز جلدی ہو جاتی ہے دیر تک نہیں رہتی

خاکِ مشرق شنیدہ ام کہ کنند	بچہل سال کاسۂ چینی
میں نے سنا کہ مشرق کے ملک میں	چالیس برس میں چینی کا پیالہ بناتے ہیں

صد بہ ورزی کنند در مرو شت   لا جرم قیمتش ہمے بینی

مردشت ہیں یا یکدن میں سچ بنا لیتے ہیں   لیکن اسکی قیمت تو بھی دیکھتا ہے

قطعہ - مرغک از بیضہ بروں آید و روزی طلبد

مرغ کا بچہ انڈے سے نکلتا ہی اور دانے مانگتا ہی (اور)

آدمی زادہ ندارد خبر از عقل و تمیز

آدمی کا بچہ عقل اور تمیز کی خبر نہیں رکھتا

آنکہ ناگاہ کسے گشت بچیزے نرسید

جو یکایک ہوشیار بن گیا وہ کہیں نہ پہنچا

ویں بتمکین و فضیلت بگذشت از ہمہ چیز

اور یہ مرتبہ اور بزرگی میں سب چیزوں سے بڑھ گیا

آبگینہ ہمہ جا بینی ازاں قدرش نیست

تو شیشہ کو ہر جگہ دیکھتا ہی اسیواسطے اُسکی عزت نہیں

لعل دشوار بدست آید ازاں است عزیز

لعل مشکل سے ہاتھ لگتا ہے اسی سبب سے پیارا ہے

۱۸۷

حکمت ۲۶ کارہا بصبر برآید و مستعجل بسر درآید

صبر سے کام نکلتے ہیں اور جلد باز سر کے بل گرتا ہے

مثنوی

بچشم خویش دیدم در بیاباں — کہ مرد آہستہ بگذشت از شتاباں

میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ جنگل میں — آہستہ چلنے والا آدمی دوڑنے والے سے سبقت لے گیا

سمند بادپا از تگ فروماند — شتربان ہمچناں آہستہ میراند

تیز رو گھوڑا دوڑتے دوڑتے تھک گیا — ساربان ویسے ہی آہستہ آہستہ چلاتا تھا

حکمت ۲۷ ۔ ناداں را بہتر از خاموشی نیست۔

نادان کے واسطے چپ رہنے سے اچھا کچھ نہیں ہے

واگر ایں مصلحت بدانستے ناداں نبودے ۔ **مثنوی**

اور اگر وہ اس مصلحت کو جانتا — تو نادان نہ ہوتا

چو نداری کمال فضل آں بہ — کہ زباں در دہاں نگہداری

جب تو بزرگی کا کمال نہیں رکھتا ہے تو یہی بہتر ہے کہ تو زبان کو منہ میں روکے رکھے

آدمی را زبان فضیحت کرد ۔ جوز بے مغز را سبکساری

آدمی کو تو زبان نے خوار کیا (اور) ۔ بے مغز اخروٹ کو ہلکے پن نے

مثنوی

خرے را ابلہے تعلیم میداد ۔ برو بر صرف کردہ سعی دائم

ایک بیوقوف گدہے کو تعلیم دیتا (اور) ۔ اُسپر ہمیشہ بہت کوشش کیا کرتا

حکیمے گفتش اے ناداں چہ کوشی ۔ دریں سودا بترس از لوم لائم

ایک دانا نے اُس سے کہا اے بیوقوف تو ۔ اس بیفائدہ کام میں کوشش کرتا ہے

نیاموزد بہائم از تو گفتار ۔ تو خاموشی بیاموز از بہائم

ملامت کرنیوالے کی ملامت سے ڈر چوپائے تیرے سے ۔ بولنا نہیں سیکھیں گے تو چوپاؤں سے خاموشی سیکھلے

قطعہ ہر کہ تامل نکند در جواب ۔ بیشتر آید سخنش ناصواب

جو کوئی جواب دینے میں غور نہیں کرتا ۔ اُسکی بات اکثر نادرست ہوتی ہے

یا سخن آرائے چو مردم بہوش ۔ یا بنشیں ہمچو بہائم خموش

یا تو ہوشیار لوگوں کی سی بات کر ۔ یا چوپاؤں کی طرح چپ بیٹھ جا

حکمت ۳۸ - ہر کہ با داناتر از خود مجادلہ کند - تا بدانند

جو کوئی اپنے سے زیادہ دانا کے ساتھ جھگڑا کرتا ہے تاکہ لوگ جانیں

کہ داناست - بدانند کہ نادان است ✦ بیت

کہ دانا ہے وہ جان لیتے ہیں کہ نادان ہے ✦

چوں در آید بہ از توئے بسخن گرچہ بہ دانی اعتراض مکن

جب کوئی تیری سے اچھی بات کرنے لگے تو اگرچہ تو بہتر جانتا ہو (تو بھی) نکر

حکمت ۳۹ - ہر کہ با بداں نشیند نیکی نہ بیند ✦

جو کوئی بدوں کے ساتھ بیٹھتا ہے نیکی نہیں دیکھتا

مثنوی گر نشیند فرشتۂ با دیو ✦ وحشت آموزد و

اگر فرشتہ شیطان کے پاس بیٹھیگا تو وحشت و بد دیانتی اور

خیانت و ریو ✦ از بداں جز بدی نیاموزی ✦

فریب سیکھیگا تو بدوں سے بدی کے سوا کچھ نہ سیکھے گا

نکند گرگ پوستین دوزی ✦

بھیڑیا پوستین نہیں سیا کرتا ✦

حکمت ۴۰ - مردماں را عیب نہانی پیدا مکن کہ

لوگوں کا پوشیدہ عیب ظاہر نہ کر اسلئے کہ

مرایشاں را رسوا کنی وخود را بے اعتماد ✤

تو انکو رسوا کریگا اور اپنے تئیں بے اعتماد بنالے گا

حکمت ۴۱ - ہر کہ علم خواند و عمل نکرد بداں ماند کہ گاو راند و تخم نیفشاند

جس نے علم پڑھا اور عمل نہ کیا وہ اسکی مانند ہے جس نے ہل چلایا اور بیج نہ بویا

حکمت ۴۲ - از تن بیدل طاعت نیاید و پوست

بیدل آدمی سے فرمانبرداری نہیں ہو سکتی اور مغز

بے مغز بضاعت را نشاید ✤

پوست دساور کے لایق نہیں ہوتا

حکمت ۴۳ - نہ ہر کہ در مجادلہ چست در معاملہ درست

جو کوئی لڑنے میں چالاک ہے (ضرور نہیں) کہ معاملہ میں بھی درست ہو

حکمت ۴۴ - اگر شبہا ہمہ شب قدر بودے شب قدر بیقدر بودے

اگر ساری راتیں شب قدر بنجاتیں تو شب قدر بیقدر ہوتی

و مضاف الیہ ملکر اسم ہوا تبلد سیر خبر فعل ناقص اسم و خبر کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا شرط ہوئی فعل شرط و جزا و شرط ملکر جملہ شرطیہ ہوا ✤

گرسنگ ہمہ لعلِ بدخشاں بودے

اگر سب پتھر لعل بدخشاں بنجاتے

پس قیمتِ لعل وسنگ یکساں بودے

تو پھر لعل اور پتھر کی قیمت یکساں ہوتی

حکمت ۴۵ نہ ہر کہ بصورت نیکوست سیرت زیبا دروست

جو کوئی صورت میں نیک ہے (یہ ضرور نہیں) کہ اسکی خصلت بھی اچھی ہو

قطعہ تواں شناخت بیک روز در شمائل مرد

آدمی کی عادتوں سے ایک دن میں جان سکتے ہیں

کہ تا کجاش رسید است پایگاہ علوم

کہ اُس کے علموں کی لیاقت کہانتک پہنچ گئی

ولے ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو

اور لیکن تم اسکے باطن سے بیفکر نہ رہ اور فریفتہ نہو

کہ خبثِ نفس نگردد بسالہا معلوم

اسلئے کہ نفس کی بدی تو برسوں میں بھی معلوم نہیں ہوتی

۱۹۳

حکمت ۴۶ ہر کہ با بزرگاں ستیزد خون خود بریزد قطعہ

جو کوئی بزرگوں سے لڑتا ہے اپنا خون کرتا ہے

خویشتن را بزرگ مے بینی — راست گفتند یک دو بیند لوچ

تو اپنے تئیں بزرگ جانتا ہے — راست کہا کہ بھینگا ایک کو دو دیکھتا ہے

زود بینی شکستہ پیشانی ۔ — تو کہ بازی بسر کنی با قوچ

(اپنے تئیں) تو جلد ٹوٹا ہوا ماتھا دیکھیگا — کہ تو مینڈھے سے سر ٹکراتا ہے

پند ۴۷ پنجہ افگندن با شیر و مشت زدن بر شمشیر کار خردمنداں نیست

شیر سے پنجہ لڑانا اور تلوار پر مکہ مارنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے

بیت جنگ و زور آوری مکن با مست پیش سر پنجہ در بغل نہ دست

مست سے زور آوری اور لڑائی نکر ۔ زبردست کے سامنے ہاتھ بغل میں دبالے

حکمت ۴۸ ۔ ضعیفے کہ با قوی دلاوری کند ۔

جو کم طاقت طاقتور کے ساتھ دلیری کرے

یارِ دشمن است در ہلاک خویش ؎

وہ اپنے مارنے میں دشمن کا مددگار ہے

سایہ پروردہ راچہ طاقت آں | کہ رود با مبارزاں بقتال

سایہ میں پلے ہوئے کو کیا مجال ہے | کہ بہادروں کے ساتھ لڑنے جائے

سست بازو بجہل میفگند | پنجہ با مردِ آہنیں چنگال

کم طاقت بازو والا جہالت سے | طاقتور پنجہ والے آدمی سے پنجہ کرتا ہے

حکمت ۴۹ - ہر کہ نصیحت نشنود سرِ ملامت شنیدن دارد

جو کوئی نصیحت نہیں سنتا وہ ملامت سننی چاہتا ہے

بیت چوں نیاید نصیحتت در گوش | اگرت سرزنش کنم خاموش

جب تو نصیحت نہیں سنتا ہے | تو اگر میں تجھے ملامت کروں تو تو چپ رہ

حکمت ۵۰ - بے ہنراں ہنرمند را نتوانند دید چنانکہ

بے ہنر ہنرمند کو نہیں دیکھ سکتے جیسے کہ

سگانِ بازاری سگِ صید را مشغلہ بر آرند و پیش

بازاری کتے شکاری کو بھونکتے ہیں اور آگے

آمدن نگذارند یعنی سفلہ چوں بہنر باکسے بر نیاید بخبثش

نہیں آسکتے یعنی کمینہ جب ہنر میں کسی پر غالب نہیں آتا تو بذاتی سے

درپوستین افتد ÷ بیت
اسکے غیب کرنے لگتا ہے

کند ہر آئینہ غیبت حسودِ کوتہ دست
حاسد کم طاقت ضرور غیبت کرتا ہے

کہ در مقابلہ گنگش بود زبان مقال
اسلیے کہ سامنے اسکے گفتگو کی زبان گنگی ہے

حکمت ۱۵- اگر جورِ شکم نبودے - ہیچ مرغ در دام
اگر پیٹ کا ظلم نہوتا تو کوئی جانور بھی جال میں

نیفتادے بلکہ صیاد خود دام نہادے ÷ بیت
نہ پھنستا بلکہ شکاری خود ہی جال نہ بچھاتا

شکم بندِ دست ست و زنجیر پاے
پیٹ ہاتھ کی ہتکڑی ہے اور پانو کی بیڑی ہے

شکم بندہ نادر پرستد خدا ے
پیٹ کا بندہ خدا کو کم پوجتا ہے

فعلیہ خبریہ معطوف ہوا
معطوف علیہ و معطوف ہوا
جزا شرط ہوئی فعل شرط
جملہ شرطیہ ہوا
شکم مبتدا بند دست و
زنجیر پاے

مفعول ہوا آئینہ ہرا سے
تاکید اثبات فعل فاعل
اور مفعول کے ساتھ ملکر
جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معلول
ہوا کہ حرف علت
ناقص زبان مقال
مضاف و مضاف الیہ

حکمت ۵۲ - حکیماں دیر دیر خورند و عابداں

دانا ٹھہر ٹھہر کر کھاتے ہیں۔ اور عابد

نیم سیر و زاہداں تا سد رمق - و جواناں تا

آدھی بھوک اور پارسا لوگ سد رمق تک اور جوان جبتک

طبق بر گیرند - و پیراں تا عرق کنند ۔ اما

طباق اٹھائیں اور بڈھے جب تک پسینا آجاوے مگر

قلندراں چنداں خورند کہ در معدہ جائے نفس نماند

قلندر اتنا کھاتے ہیں کہ معدہ میں سانس لینے کی جگہہ اور

و بر سفرہ روزے کس ۔ بیت

دسترخوان پر کسی کا کھانا نہیں رہتا ہے

اسیر بند شکم را دو شب نگیرد خواب

پیٹ کی قید کے قیدی کو دو رات نیند نہیں آتی

شبے ز معدہ سنگے شبے ز دل تنگی

ایک رات تو بُری معدہ سے اور دوسرے بھوک سے

حکمت ۵۳ - ہر کرا دشمن در پیش است

جس کا دشمن آگے ہے اگر

گر نکشد دشمن خویش است ✣ بیت

وہ نہ مارے تو اپنا دشمن ہے

سنگ در دست و مار بر سر سنگ

پتھر ہاتھ میں ہو اور دوسرے پتھر پر سانپ ہو

نکند مرد ہوشیار درنگ

تو ہوشیار آدمی دیر نہیں کرتا

وگروہے بر خلاف مصلحت دیدہ اند - و گفتہ اند کہ

اور ایک فرقے نے اسکے برخلاف مصلحت دیکھی ہے اور کہا ہے کہ

در کشتن بندیاں تامل اولیٰ ترست - بحکم آنکہ

قیدیوں کے مارنے میں دیر کرنی اچھی ہے اس لئے کہ

اختیار باقی ست - تواں کشت - و تواں بخشید -

اختیار باقی ہے مار بھی سکتے ہیں اور معاف بھی کرسکتے ہیں

امّا اگر بے تامل کشته شود - محتمل است که مصلحتے فوت گردد که

لیکن اگر بے سوچے مارا جائے تو ممکن ہے کہ کوئی مصلحت فوت ہو جائے کہ

تدارک مثلِ آں ممتنع باشد ◆ مثنوی

اس جیسی مصلحت کا ہاتھ آنا ناممکن ہو

نیک سہلست زنده بیجاں کردن ۔ کشته را باز زنده نتواں کرد

زندہ کو مار ڈالنا بہت آسان ہے ۔ مارے ہوئے کو زندہ نہیں کر سکتے

شرطِ عقل است صبر تیر انداز ۔ که چو رفت از کماں نیاید باز

تیر انداز کا صبر کرنا عقل کی بات ہے ۔ اسلئے کہ جب کمان سے تیر نکل گیا تو لوٹ کر نہیں آتا

حکمت ۴۵ - حکیمے که با جاہلے در افتد - باید که توقع عزت

جو دانا کہ جاہل سے لڑے چاہیے کہ عزت کی امید

ندارد ◆ اگر جاہل بزباں آوری بر حکیم غالب آید عجب نیست

نہ رکھے اگر جاہل زبان آوری سے دانا پر غالب آجائے تو تعجب نہیں

که سنگے است - که جوہر را مے شکند ◆ بیت

اسلئے کہ وہ ایک پتھر ہے کہ جو جوہر کو توڑتا ہے

۱۹۹

نه عجب گر فرو رود نفسش   عندلیبی غراب هم قفسش

جو بلبل کہ کوا اسکا ہم قفس ہو تعجب نہیں ہے   کہ اس کا دم بند ہو جائے

قطعہ گر هنرمند ز اوباش جفایی بیند

اگر ہنرمند بدکار سے   ظلم   دیکھے

تا دلِ خویش نیازارد و درهم نشود

تو وہ اپنا دل بالکل نہ آزردہ کرے اور نہ رنج ہو

سنگِ بدگوهر اگر کاسهٔ زرین شکست

اگر بدگوہر پتھر نے سنہری پیالا توڑ ڈالا

قیمتِ سنگ نیفزاید و زر کم نشود

تو بھی پتھر کی قیمت نہ بڑھیگی اور نہ سونے کی گھٹیگی

حکمت ۵۵ - خردمندی کہ در زمرهٔ اوباش سخن بربندد

جو دانا کہ لچوں کے مجمع میں   چپ ہو جائے

شگفت مدار کہ آوازِ بربط از غلبهٔ دہل برنیاید و بوی عبیر

تعجب نہ کر کہ بربط کی آواز ڈھول کے غل سے نہیں نکلتی اور عبیر کی خوشبو

معطوف ملکر مفعول لہ کے علت ہوئی معلول و علت ملکر جملہ معللہ ہو کر خبر ہوئی عندلیب کی مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

از بوئے گندہ فرو ماند ؛ شعر

بدبو سے دب جاتی ہے

بلند آواز ناداں گردن افراخت ‌ که دانا را به بی‌شرمی بینداخت

ایک بلند آواز نادان نے گردن اٹھائی ‌ کہ دانا کو بے شرمی سے ہرا دیا

نمیداند که آهنگ حجازی ‌ فرو ماند ز بانگ طبل غازی

وہ نہیں جانتا کہ حجازی الاپ ‌ نٹ کی ڈھول کی آواز سے دب جاتا ہے

حکمت ۵۶ - جوهر اگر در خلاب افتد همان نفیس ست و غبار

اگر جوہر کیچڑ میں گر جائے ویسا ہی نفیس ہے اور اگر غبار

اگرچه بر فلک رود همچنان خسیس ؛ استعداد بے تربیت

آسمان پر چڑھ جاتا ہے وہی ناکارہ ہے ‌ بے تربیت کی استعداد کسی

دریغ ۔ و تربیت نامستعد ضایع ۔ خاکستر نسبتے عالی دارد که آتش

کام کی نہیں اور ناقابل کی تربیت بیفائدہ ہے ‌ راکھ ایک عالی نسبت رکھتی ہے اس لئے کہ

جوهر علوی ست ولیکن چون بنفس خود هنرے ندارد با خاک برابر است

آگ علوی جوہر ہے اور لیکن جب اپنی ذات میں کوئی ہنر نہیں رکھتی تو خاک کے برابر ہے

قیمتِ شکر نہ از نَے است کہ آں خاصیتِ وے است مثنوی

شکر کی قیمت گنّے کے باعث نہیں بلکہ وہ خود اُسی کی خاصیت ہے

چو کنعاں را طبیعت بے ہنر بود	پیمبر زادگی قدرش نیفزود
جب کنعان کی طبیعت بے ہنر تھی (تو)	پیمبر زادگی نے اُس کی عزت نہ بڑھائی
ہنر بنما اگر داری نہ گوہر	گُل از خار است و ابراہیم از آزر
اگر تو رکھتا ہے تو ہنر دکھا نہ ذات	پھول کانٹے اور ابراہیم آذر سے ہے

حکمت ٧٥۔ مشک آنست کہ خود ببوید۔ نہ کہ عطار بگوید

مشک وہ ہے جو آپ ہی خوشبو دے نہ وہ کہ عطار بیان کرے

دانا چوں طبلۂ عطار است خاموش و ہنرنما و ناداں

دانا عطار کے ڈبے کا سا ہے چپ اور ہنر دکھانیوالا اور ناداں

چوں طبلِ غازی است بلند آواز و میاں تہی قطعہ

نٹ کے ڈھول کی مانند ہے بلند آواز اور اندر سے خالی

عالم اندر میانۂ جہال	مثلے گفتہ اند صدیقاں
جو عالم جاہلوں میں ہو اُس کی	سچے آدمیوں نے ایک مثل کہی ہے

شاہدے درمیان کوران مصحفے در کنشت زندیقاں

ایک معشوق اندھوں میں ہے — یا قرآن کا نسخہ بتخانہ میں ہے

حکمت ۵۸ دوستے راکہ ہمہ عمر فراچنگ آرند

جس دوست کو کہ ساری عمر میں حاصل کریں

نشاید ۔ کہ بیک نفس بیازارند بیت

زیبا نہیں کہ ایک دم میں اسکو رنجیدہ کردیں

سنگے بچندسال شود لعل پارہ — زنہار تا بیک نفسش نشکنی بہ سنگ

جو پتھر کئی برس میں لعل کا ٹکڑا بنتا ہے — تو اسکو ہرگز ایک دم میں پتھر سے نہ توڑنا

حکمت ۵۹ ۔ عقل در دست نفس چناں

عقل نفس کے ہاتھ میں ایسی

گرفتار است ۔ کہ مرد عاجز بدست زن گربز بیت

پھنسی ہے جیسا کہ عاجز مرد حیلہ باز عورت کے ہاتھ میں

در خرمی بر سرائے ببند — کہ بانگ زن ازوے برآید بلند

اس گھر پر خوشی کا دروازہ بند کردے — جس سے عورت کی آواز بلند نکلے

حکمت ۰ ۲۱ ۔ رائے بے قوت مکر و افسون است

بے قوت کی رائے مکر اور فریب ہے

و قوتِ بے رائے جہل و جنون بیت

اور بے رائے کی قوت جہالت اور جنون

تمیز باید و تدبیر و رائے و آنگہ ملک

پہلے تمیز اور تدبیر اور عقل چاہئے پھر ملک

کہ ملک و دولتِ ناداں سلاحِ جنگِ خود است

اسلئے کہ نادان کا ملک اور دولت اُسی کی لڑائی کے ہتیار ہیں

حکمت ۱۲۱ ۔ جوانمرد ے کہ بخورد و بدہد ۔ بہ از عابدے کہ روزہ دارد

جو سخی کہ کہاوے اور دیوے اُس عابد سے جو کہ روزہ رکھے

و نہد ۔ ہر کہ ترکِ شہوت از بہرِ قبولِ خلق دادہ است از شہوتِ حلال

اور کہانا بچائے اچہا ہی ۔ جس نے خلقت کے مقبول ہونیکے واسطے خواہش چہوڑ دی ہے وہ حلال

در شہوتِ حرام افتادہ است ٭

خواہش سے حرام خواہش میں پڑگیا ہے

۲۰۳

عابد کہ نہ از بہر خدا گوشہ نشیند ۔ بیچارہ در آئینۂ تاریک چہ بیند

جو عابد کہ کونے میں خدا کے واسطے نہیں بیٹھتا ۔ وہ بیچارہ اندھے آئینہ میں کیا دیکھے گا

حکمت ۴۲ اندک اندک خیلے شود و قطرہ قطرہ سیلے گردد ۔

تھوڑا تھوڑا ملکر بہت ہو جاتا ہے اور بوند بوند رود بنجاتی ہے

یعنی آناں کہ دست قدرت ندارند ۔ سنگ خوردہ نگاہدارند

یعنی جو لوگ کہ مقدور نہیں رکھتے ہیں ۔ مارے ہوئے پتھر کو اٹھا رکھتے ہیں

تا بوقت فرصت دمار از دماغ خصم بر آرند **بیت**

کہ فرصت کے وقت دشمن کے دماغ سے بھیجا نکال لیں

اندک اندک بہم شود بسیار ۔ دانہ دانہ است غلہ در انبار

تھوڑا تھوڑا ملکر بہت سا بنجاتا ہے ۔ ڈھیر میں اناج دانہ دانہ ہی ہوتا ہے

حکمت ۴۳ عالم را نشاید کہ سفاہت از عامی بحلم در گزارد

عالم کو نہ چاہیے کہ برداشت کرے سبب جاہل کی نادانی سے درگزرے

کہ ہر دو طرف را زیان رود کہ ہیبت این کم شود و جہل آں محکم

اسلئے کہ دو طرف کو نقصان کرتی ہے کہ اسکا رعب کم ہو جاتا ہے اور اسکی جہالت پختہ

بیت

چو با سفلہ گوئی بلطف و خوشی

جب تو کمینہ کے ساتھ نرمی اور خوشی سے بولیگا

فزوں گرددش کبر و گردنکشی

اسکا تکبر اور گردن کشی بڑھ جاویگی

حکمت ۶۴

معصیت از ہر کہ صادر شود۔

گناہ جس سے صادر ہو

ناپسندیدہ است و از علما ناخوب تر کہ علم سلاح

برا ہے اور عالموں سے تو بہت برا اسواسطے کہ علم خدا کی

جنگ شیطان است۔ و خداوند سلاح را چون باسیری

لڑائی کا ہتیار ہے اور جب ہتیار والے کو قید کرتے ہیں

برند۔ شرمساری بیش برد۔ مثنوی

تو وہ بڑی شرمندگی اٹھاتا ہے

عامی نادان پریشان روزگار   بہ ز دانشمند ناپرہیزگار

نادان جاہل پریشان حال   ناپرہیزگار عالم سے اچھا ہے

کان بنابینائی از راه اوفتاد — وین دو چشمش بود و در چاه اوفتاد

یعنی کہ وہ اندھا ہونیکے سبب سے رستہ سے دور ہو گیا — اور اسکی تو دو آنکھیں تھیں پھر کنوئیں میں گرا

حکمت ۱۵۷ - جان در حمایت یکدم است

جان ایک دم کی حفاظت میں ہے

و دنیا وجودے میان دو عدم ❊ دین بدنیا مفروش

اور دنیا دو نیستیوں کے درمیان ایک وجود ہے دین کو دنیا کے عوض نہ بیچ

کہ دین بدنیا فروشان خر اند - یوسف بفروشند

اسواسطے کہ دین کو دنیا کے عوض بیچنے والے گدھے ہیں یوسف کو بیچیں گے

تا چہ خرند ❊ **بیت**

تو کیا خریدینگے

بقول دشمن پیمان دوست بشکستی

تو نے دشمن کے کہنے سے دوست کا عہد توڑ دیا

ببین کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی

دیکھ کہ تو نے کس سے توڑا اور کس سے جوڑا

حکمت ۷۶ - شیطان با مخلصاں برنے آید۔

شیطان خدا کے خالصوں پر غالب نہیں ہوتا

وسلطان با مفلساں ۔ مثنوی

اور بادشاہ کنگالوں پر

وامش مدہ آنکہ بے نماز است گرچہ دہنش ز فاقہ باز است

جو بے نماز ہے اُسے قرض نہ دے اگرچہ فاقہ کے مارے اُسکا منہ کھلا ہو

کو قرض خدا نمے گزارد از قرض تو نیز غم ندارد

اسواسطے کہ وہ خدا کا قرض ادا نہیں کرتا تیرے قرض کا بھی فکر نہ کریگا

حکمت ۷۷ - ہر کہ در زندگی نانش نخورند۔

جس کی روٹی (لوگ) زندگی میں نہ کھائیں

چوں بمیرد نامش نبرند۔ لذت انگور بیوہ داند

جب وہ مرجاتا ہے تو اُسکا نام نہیں لیتے انگور کی لذت رانڈ جانتی ہے

نہ خداوند میوہ ۔

نہ میوہ والا

یوسف صدیق علیہ السلام ورخشک سالی مصر سیر نخوردے

راست گو یوسف اپنے اللہ کا سلام مصر کے قحط میں پیٹ بھر نہ کھاتے تھے

تا گرسنگاں را فراموش نہ کند ٭ مثنوی

اس لئے کہ بھوکوں کو نہ بھول جائیں

آنکہ در راحت و تنعم زیست | او چہ داند کہ حال گرسنہ چیست
جس نے آرام اور آسائش میں گزاری | وہ کیا جانے کہ بھوکے کا کیا حال ہے

حال درماندگاں کسے داند | کہ با حوال خویش درماند
عاجزوں کا حال وہ جانتا ہے | جو آپ بھی عاجز رہ لیا ہو

قطعہ

اے کہ بر مرکب تازندہ سواری ہشدار

اے وہ شخص کہ تو تیز گھوڑے پر سوار ہے ہوشیار ہو

کہ خر خارکش مسکیں در آب و گل است

کہ مسکین لکڑیاں اٹھانیوالا گدھا کیچڑ میں دھنسا ہوا ہے

آتش از خانۂ ہمسایۂ درویش مخواہ

فقیر ہمسایہ کے گہر سے آگ نہ مانگ

کانچہ از روزن او میگذرد دودِ دلست

اسواسطے کہ اُسکے روزن سے جو نکلتا ہے دل کا دہواں ہے

پند ۶۸ - درویش ضعیف راور تنگی خشک سال

تندرست درویش کو قحط کی تنگی میں

میپرس - کہ چونی؟ اِلّا بشرط آنکہ مرہم برریش

نہ پوچھ کہ کسطرح ہے مگر اس شرط پر کہ تو اُسکے زخم پر مرہم

نہی و درہم در پیش ۞ قطعہ

لگاوے اور اُسکے آگے درہم رکھدے

خرے کہ بینی و بارش بگِل در اُفتادہ

تو جس گدہے کا بوجھ زمیں پر گرا دیکھے

ز دل برو شفقت کن ولے مرو بسرش

دل سے اُسپر مہربانی کر لیکن اُسکے پاس نہ جا

کنونؔ کہ رفتی و پرسیدنش کہ چون افتاد

جسوقت کہ تو چلا گیا اور تونے اُس سے پوچھ لیا کہ تُو کس طرح گر پڑا

میاں بہ بند و چو مرداں بگیر دُمِ خرِش

کمر باندہ اور مردوں کی طرح اُسکے گدہے کی دم پکڑ

حکمت ۶۹ دو چیز محال عقل است۔ خوردن

دو چیزیں عقل کے نزدیک ناممکن ہیں قسمت کے

بیش از رزق مقسوم۔ و مُردن پیش از وقت معلوم۔

لکھے رزق سے زیادہ کہانا اور مقررہ وقت سے پہلے مرنا

قطعہ قضا دگر نشود ور ہزار نالہ و آہ۔ بشکر یا

قضا نہیں ٹلتی اگرچہ ہزار بین و فریاد آئیں شکر یا

بشکایت بر آید از دہنے۔ فرشتہ کہ وکیل است

شکایت کے ساتھ منہ سے نکلیں جو فرشتہ کہ ہوا کے خزانہ پر وکیل ہے

بر خزانہ باد۔ چہ غم خورد کہ بمیرد چراغ بیوہ زنے

وہ رانڈ عورت کے چراغ بجھنے کا کیا غم کرتا ہے

حکمت ۱۰ ۔ اے طالب روزی بنشین! کہ بخوری

اے روزی تلاش کرنیوالے بیٹھ جا کہ تو کھا لیگا

واے مطلوب اجل مرو ۔ کہ جان نبری قطعہ

اور اسے اجل رسیدہ نہ جا کہ تو نہیں بچیگا ۔

جہد رزق ار کنی و گر نہ کنی ۔ برساند خدائے عز و جل

تو رزق کی تلاش کر یا نہ کر ۔ بزرگ اور برتر خدا پہنچا دیگا

ور روی در دہان شیر و نہر ۔ نخورندت مگر بہ روز اجل

اور اگر تو شیر اور نہر کے منہ میں چلا جائیگا ۔ (تو بھی) تجھے نہ کھا سکینگے مگر موت کے دن

حکمت ۱۱ ۔ بہ ناہنادہ دست نرسد و نہادہ ہر کجا

ناہنادہ (یعنی جو قسمت کا نہیں) پر ہاتھ نہیں پہنچتا اور نہادہ

کہ ہست ۔ برسد ۔ بیت

جہاں کہیں ہوتا ہے مل جاتا ہے

شنیدہ کہ سکندر برفت تا ظلمات ۔ بچند محنت و آنگہ نخورد آب حیات

تو نے سنا کہ سکندر ظلمات تک گیا کتنی محنتوں سے گیا ۔ اور پھر بھی آب حیات نہ پیا

حکمت ۲۲ — صیادِ بے روزی در دجلہ ماہی نگیرد

بے روزی مچھلی والا دجلہ میں سے مچھلی نہیں پکڑ سکتا

و ماہیِ بے اجل در خشکی نمیرد ❊ بیت

اور بے اجل مچھلی خشکی پر بھی نہیں مرتی ہے

مسکین حریص در ہمہ عالم ہمیرود — او در قفائے رزق و اجل در قفائے او

مسکین حریص سارے جہاں میں رزق کے پیچھے پھرتا ہے — اور موت اُس کے پیچھے

حکمت ۲۳ — توانگرِ فاسق کلوخِ زر اندود است و درویش

بدکار دولتمند سونے میں بھرا ہوا ڈھیلا اور نیک بخت

صالح شاہدِ خاک آلود۔ ایں دلق موسیٰ است مرقع۔

درویش مٹی میں بھرا ہوا معشوق ہے یہ موسیٰ کی پیوند لگی ہوئی گدڑی

واں ریشِ فرعونِ مرصع ❊ ثروتِ نیکاں روے در

اور وہ فرعون کی جڑاؤ ڈاڑھی ہے — نیکوں کی دولت بلندی کا رخ

بلندی دارد۔ و دولتِ بداں سر در نشیب ❊

رکھتی ہے — اور بدوں کی دولت نیچان کیطرف سر رکھتی ہے

۲۱۴

قطعه

هرکرا جاه و نعمت است ابدال • خاطر خسته ور نخواهد یافت

جسے مرتبہ اور دولت حاصل ہو جائے — اگر وہ اُس سے محتاج کو خوش نہ کریگا

خبرش ده که هیچ دولت و جاه — بسراے دگر نخواهد یافت

تو اُسے خبر دے کہ دوسرے گھر میں — کچھ دولت اور مرتبہ نہ پائیگا

حکمت ۱۳ - حسود از نعمت حق بخیل است

حاسد خدا کی نعمت کا بخیل ہے

و بندهٔ بیگناه را دشمن

اور بیگناہ بندہ کا دشمن

قطعه

مردکے خشک مغز را دیدم — رفته در پوستین صاحب جاه

بیٹے ایک بیہوف آدمی کو ایک — مرتبہ والے کی غیبت کرتے دیکھا

گفتم اے خواجه گر تو بدبختی — مردم نیکبخت را چه گناه

بیٹے کہا اے خواجہ اگر تو بدنصیب ہے — تو نیک بخت لوگوں کا کیا قصور

الا تا نخواہی بلا بر حسود

خبردار تو حاسد پر ہرگز بلا نہ چاہنا

کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست

اسواسطے کہ وہ بدبخت تو آپ ہی بلا میں پھنسا ہے

چہ حاجت کہ با وے کنی دشمنی

کیا ضرور ہے کہ تو اس سے دشمنی کرے

کہ وے را چنین دشمنے در قفاست

اس لئے کہ ایسا دشمن تو اُسکے پیچھے پڑا ہے

حکمت ۵۳ تلمیذ بے ارادت عاشق بے زر است

بے اعتقاد شاگرد بے زر عاشق ہے

و رونده بے معرفت مرغ بے پر و عالم بے عمل

اور انجان مسافر بے پر پرند اور بے عمل عالم

درخت بے بر و زاہد بے علم خانہ بے در

بے پھل درخت اور بے علم زاہد بے دروازے گھر

مراد از نزول قرآن تحصیل سیرت خوب است ٭

قرآن کے اترنے سے اچھی خصلتوں کا حاصل کرنا مقصد ہے ٭

نہ ترتیل سورۂ مکتوب ٭ عامئے متعبد پیادہ رفتہ است ٭

نہ لکھی ہوئی صورت کا پڑھنا عبادت کرنیوالا جاہل چلتا پیادہ ہے

و عالم متہاون سوار خفتہ ٭ عاصئے کہ دست بردارد ٭

اور سست عالم سوتا ہوا سوار جو گنہگار کہ دعا کو ہاتھ اٹھائے

بہ از عابدے کہ عجب در سر دارد ٭ بیت

اُس عابد سے جو دماغ میں غرور رکھتا ہو اچھا ہے

سرہنگ لطیف خوئے دلدار بہتر ز فقیہ مردم آزار

دلدار نیک خوئے سپاہی لوگوں کے ستانے والے عالم سے اچھا ہے

حکمت ۶۷ یکے را گفتند ٭ کہ عالم بے عمل

ایک شخص سے کہا کہ بے عمل عالم

بچہ ماند؟ گفت ٭ بزنبور بے عسل ٭

کیسا ہے جواب دیا کہ بے شہد مکھی (جیسا)

۲۱۵

بیت زنبور درشت بے مروت را گوئے

بیمروت بد بھڑ سے کہدے

بارے چو عسل نمیدہی نیش مزن

جب تو شہد نہیں دیتی ڈنک بھی تو نہ مار

حکمت ۷۷۔ دو کس را حسرت از دل نرود و پا تغابن

دو آدمیوں کے دل سے حسرت نہیں جاتی اور نقصان کا پاؤں

از گل بر نیاید ۔ تاجرے کشتی شکستہ و وارثے

مٹی سے نہیں نکلتا کشتی ٹوٹا ہوا سوداگر اور ہیجوں میں

با قلندراں نشستہ ؛ **قطعہ**

بیٹھا ہوا وارث

پیش درویشاں بود خونت مباح ــــ گر نباشد در میاں مالت سبیل

درویشوں کے نزدیک تیرا قتل درست ہے ــــ اگر تیرے مال میں وقف نہ ہو

یا مرو با یار ازرق پیرہن ــــ یا بکش بر خان و ماں انگشت نیل

یا تو نیلے لباس والے یار کے ساتھ نہ جا ــــ یا گھر انکے کو نیست و نابود کر دے

یا مکن با پیلبانان دوستی — یا طلب کن خانۂ در خورد پیل

یا تو ہاتھی بانوں سے دوستی نہ کر — یا ہاتھی کے لائق گھر بنا

حکمت ۸ — خلعت سلطان گرچہ عزیز است۔ جامۂ

بادشاہ کا خلعت اگرچہ عمدہ ہے • تو بھی اپنا پرانا

خلقان خود ازاں بعزت تر۔ و خوان بزرگان اگرچہ لذیذ است

کپڑا اُس سے زیادہ عزت دار — اور امیروں کا دسترخوان اگرچہ مزیدار ہے

خردۂ انبان خویش ازاں بلذت تر ؛ بیت

اپنی روٹی کا ٹکڑا — اُس سے زیادہ لذیذ ہے

سرکہ از دست رنج خویش و تره — بہتر از نان دہ خدا و برہ

اپنی محنت کا سرکہ اور ساگ گانو کے — چودہری کی روٹی اور حلوا سے اچھا ہے

حکمت ۹ — خلاف رائے صواب است و نقض عہد اولو الالباب

درست رائے کے برخلاف اور عقلمندوں کے عہد کا توڑ دینا ہے

دارو بگمان خوردن و راہ نادیدہ بے کارواں رفتن

شک پر دوا کھانی اور بغیر دیکھے رستہ — بے قافلہ چلنا

امام مرشد الغزالی رحمتہ اللہ علیہ پرسید ندکہ چگونہ
پیشوا ہدایت کرنے والے غزالی کو اُن پر اللہ کی رحمت ہو پوچھا کہ تو علوم کے

رسیدی بریں مرتبہ علوم؟ گفت ہر چہ ندانستم
مرتبہ پر کیونکر پہنچگیا جواب دیا کہ جو میں سمجھا

بپرسیدن آں ننگ نداشتم قطعہ
اُس کے پوچھنے میں شرم نہ کی

اُمید عافیت آنگہ بود موافق عقل
عقل کے موافق اُسوقت صحت کی اُمید ہو سکتی ہے

کہ نبض را بہ طبیعت شناس بنمائی
کہ تو طبیعت کے پہچاننے والے کو نبض دکھائے

بپرس ہر چہ ندانی کہ ذل پرسیدن
جو کچھ تو نہیں جانتا پوچھ لے اسواسطے کہ پوچھنے کی خواری

دلیل راہ تو باشد بعز دانائی
دانائی کی عزت کیواسطے تیری رہبر ہے

حکایت ۸۰ - ہر آنچہ دانی - کہ ہر آئینہ معلوم تو
جو کچھ تو جانتا ہے کہ ضرور تجھے معلوم
خواہد شد - بپرسیدنِ آں تعجیل مکن - کہ
ہو جائیگا اُس کے پوچھنے میں جلدی نہ کر اسواسطے
ہیبت سلطنت را زیاں دارد ٭ **قطعہ**
کہ بادشاہت کے رعب کو نقصان کرتا ہے

چو لقمان دید کاندر دستِ داؤد ہمی آہن بمعجز موم گردد
جب لقمانؑ نے دیکھا کہ داؤدؑ کے ہاتھ میں لوہا معجزے سے موم بنجاتا ہے
نپرسیدش چہ میسازی کہ دانست کہ بے پرسیدنش معلوم گردد
تو اُس سے نہ پوچھا کہ تو کیا کرتا ہے اسلئے کہ جان لیا کہ اس سے بے پوچھے معلوم ہو جائیگا

حکمت ۸۱ - یکے از لوازمِ صحبت آنست - کہ
صحبت کے لازموں سے ایک یہ بھی ہے کہ
خانہ بپردازی - تا با خانہ خدا در سازی ٭
تو گھر کو خالی کرے تاکہ گھر والے کے ساتھ تیری موافقت ہو

حکایت بر مزاج مستمع گوے
سننے والے کے مزاج کے موافق بات کہہ

اگر دانی کہ دارد با تو میلے
اگر تو جانے کہ وہ تیری طرف توجہ کرتا ہے

ہر آں عاقل کہ با مجنوں نشیند
جو دانا کہ مجنوں کے پاس بیٹھتا ہے

نگوید جز حدیث حسن لیلیٰ
وہ لیلیٰ کی حسن کی بات کے سوا کچھ نہیں کہتا

حکمت ۸۲ ہر کہ با بداں نشیند۔ اگر طبیعت ایشاں در وے اثر نکند بفعل ایشاں متہم گردد چنانکہ مردے اگر بخرابات رود بنماز کردن منسوب شود بخمر خوردن ؛ مثنوی

جو کوئی بدوں کے ساتھ بیٹھے اگر انکی عادت اسمیں اثر نکرے تو بھی انکے فعل بد سے بدنام ہو جائیگا جیسے کہ اگر کوئی آدمی نماز پڑھنے کیواسطے شراب خانہ میں جاوے تو شراب پینے میں مشہور ہو جائیگا

رقم بر خود بہ نادانی کشیدی
تو نے اپنے اوپر نادانی کا دہبا لگا لیا

کہ ناداں را بصحبت برگزیدی
جب ناداں کو صحبت کے واسطے پسند کیا

طلب کردم ز دانایان یکے پند

مجھ داناؤں سے ایک نصیحت طلب کی

مرا گفتند با ناداں مپیوند

اُنہوں نے مجھسے کہا نادان سے نہ مل

کہ گر صاحب تمیزی خر نمائی

اگر تو تمیز والا ہے تو گدھا معلوم ہوگا

وگر نادانی احمق تر نمائی

اور اگر نادان ہے تو زیادہ بیوقوف نظر آئیگا

حکمت ۲۲ه حلم شتر چنانکہ معلوم است۔

اونٹ کی غریبی معلوم ہے کہ

اگر طفلے مہارش گیرد و صد فرسنگ بیرد۔

اگر ایک لڑکا اسکی مہار پکڑے اور سینکڑوں کوس لیجائے

گردن از متابعت او نہ پیچد ؛

وہ اسکی فرمانبرداری سے گردن نہ موڑیگا

[illegible]

اما اگر راہے ہولناک پیش آید - کہ موجب ہلاک باشد

لیکن اگر کوئی خوفناک رستہ پیش آئے کہ ہلاکت کا باعث ہو

وطفل آنجا بنادانی خواہد رفتن - زمام از کفش

اور لڑکا وہاں نادانی سے جانا چاہے تو وہ اُسکے ہاتھ سے

در گسلاند - و پیش متابعت نکند - کہ ہنگام درشتی

نکیل چھڑا لیگا اور فرمانبرداری نہیں کریگا اسواسطے کہ سختی کے وقت

ملاطفت مذموم است * وگویند دشمن بلاطفت

نرمی کرنی بری ہے اور (دانا) نے کہا ہے کہ دشمن نرمی سے

دوست نہ گردد بلکہ طمع زیادت کند * قطعہ

دوست نہیں بنتا بلکہ زیادہ طمع کرتا ہے

کسے کہ لطف کند با تو خاک پایش باش

جو تیرے پر مہربانی کرے اُسکے پاؤں کی خاک بنجا

وگر ستیزہ کند در دو چشمش افگن خاک

اور اگر لڑنے لگے تو اُسکی دونو آنکھوں میں خاک ڈال

[illegible]

سخن بلطف وکرم با درشت خوے مگوے

بدخوسے سے مہربانی اور نرمی کے ساتھ بات نکر

کہ زنگ خوردہ نگردد مگر بسوہن پاک

اسلئے کہ زنگ کی کھائی ہوئی چیز صفا نہیں ہوتی مگر سوہن سے

حکمت ۸۴ ہرکہ در پیش سخن دیگراں افتد

جو کوئی اوروں کی بات میں دخیل ہو اسواسطے

تا مایۂ فضلش بدانند۔ پایۂ جہلش معلوم کنند۔

کہ میری بزرگی کا مرتبہ جانیں وہ اسکی جہالت کا مرتبہ معلوم کر لیتے ہیں

قطعہ

ندہد مرد ہوشمند جواب   مگر آنگہ کزو سوال کنند

دانا آدمی جواب نہیں دیتا   مگر جب اُس سے سوال کرتے ہیں

گرچہ برحق بود فراخ سخن   حمل دعوِیش محال کنند

اگرچہ زیادہ بولنے والا سچ پر ہو تو بھی   اُس کے دعوے کو ناممکن گمان کرتے ہیں

حکمت ۵۸ ریشے درون جامہ داشتم۔ شیخ

میں پردہ کے اندر زخم رکھتا تھا شیخ

رحمتہ اللہ علیہ ہر روز پرسیدے۔ کہ ریشت

نیز اللہ کی رحمت ہر روز پوچھا کرتے کہ تیرا زخم

چون است؟ ونپرسیدے کہ کجاست؟ دانستم کہ ازآں

کس طرح ہے؟ اور نہ پوچھتے کہ کہاں ہے؟ میں نے جان لیا کہ اس

احتراز میکنند۔ کہ ذکر ہر عضوے روا نباشد۔ وخردمنداں

سے پرہیز کرتے ہیں کہ ہر عضو کا ذکر کرنا روا نہیں ہے اور داناؤں نے

گفتہ اند۔ کہ سخن بسنجد۔ از جواب نرنجد۔ قطعہ

کہا ہے جو کوئی بات کو جانچ کر کہتا ہو وہ جواب سے رنج نہیں ہوتا

تا نیک ندانی کہ سخن عین صواب است

جب تک اچھی طرح نہ جان لے کہ بات بہت درست ہے

باید کہ بگفتن دہن از ہم نکشائی

چاہیے کہ تو بولنے کیواسطے منہ نہ کھولے

گر راست سخن باشی و در بند بمانی ... به زانکه دروغت دهد از بند رهائی

اگر تو سچی بات کہے اور قید رہے ... اس سے بہتر ہے کہ جھوٹ تجھ قید سے چھڑا دے

حکمت ۸۶ دروغ گفتن بضربت لازب ماند

جھوٹ بولنا نشان والی چوٹ کے مانند ہے

اگر چہ جراحت درست شود نشان بماند ؛

اگرچہ زخم ... اچھا ہو جاتا ہے ... تو بھی نشان رہتا ہے

چون برادران یوسف علیہ السلام بدروغ گفتن موسوم شدند

جب یوسف علیہ السلام کے بھائی جھوٹ بولنے میں منسوب ہوئے

پدر را بر راست گفتن ایشان اعتماد نماند ؛ قطعہ

تو باپ کو انکے سچ پر یقین نہ رہا

دروغے نگیرند صاحبدلاں	ہر آنکس کہ پیوستہ گفت است راست
صاحبدل اُسپر جھوٹ نہیں پکڑتے	جو ہمیشہ سچ بولتا ہو
اگر مشتہر شد کسے در دروغ	اگر راست گوید تو گوئی خطاست
اگر کوئی جھوٹ بولنے میں مشہور ہو گیا تو	اگر وہ سچ بولیگا تو تو کہیگا جھوٹ ہے

۲۲۵

کسے را کہ عادت بود راستی | خطائے کند در گذارند ازو
جسکی عادت سچ بولنے کی ہوتی ہے | اگر وہ کوئی خطا کرتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں

وگر نامور شد بقول دروغ | دگر راست باور ندارند ازو
اور اگر جھوٹ بولنے میں مشہور ہو گیا | پھر اسکے سچ بولنے کا یقین نہیں کرتے

حکمت ۸۷ اجلِ کائنات از روئے ظاہر آدمی است
ظاہرا سب مخلوق سے بڑھکر آدمی ہے اور

واذلِ موجودات سگ و باتفاقِ خردمنداں سگ
ساری خلقت سے کمتر کتا اور داناؤں کے اتفاق سے حق پہچاننے والا کتا

حق شناس بہ از آدمیِ ناسپاس ؛ **قطعہ**
ناشکر آدمی سے اچھا ہے

سگے را لقمہ ہرگز فراموش | نگردد ور زنی صد نوبتش سنگ
کتے ایک لقمہ بھی ہرگز نہیں بھولتا | اگرچہ تو اسکے سو دفعہ پتھر مارے

وگر عمرے نوازی سفلۂ را | بکمتر چیز آید با تو در جنگ
اور اگر تو کمینہ کو پرورش کیئے جائیے | ذرا سی بات کے واسطے تیرے سے لڑنے لگے

حکمت ۸۸ از نفس پرور ہنر پروری نیاید و بے ہنر سروری را نشاید ۔

تن پرور سے ہنر مندی نہیں آتی اور بے ہنر آدمی سرداری کے لائق نہیں ہوتا

مثنوی مکن رحم بر گاو بسیار خوار | کہ بسیار خوار است بسیار خوار

بہت کھانیوالے بیل پر رحم نہ کر | اسلئے کہ بہت کھانے والا بہت خوار ہوتا ہے

چو گاو ار ہمے بایدت فربہی | چو خر تن بجور کساں در دہی

اگر تجھے بیل کا موٹاپا چاہیے | تو گدھے کی طرح لوگوں کی سختی اٹھا

حکمت ۸۹ در انجیل آمده است کہ اے فرزند آدم!

انجیل میں آیا ہے کہ اے آدم کے بیٹے

اگر توانگری دہمت ۔ مشتغل شوی بمال از من ۔ و اگر

اگر میں تجھے دولتمند بنا دوں تو تو مجھے چھوڑ کر مال کی طرف مشغول ہو جاوے اور اگر

درویش کنمت ۔ تنگدل نشینی ۔ پس حلاوت ذکر من کجا

فقیر کر دوں تو تو رنجیدہ دل ہو کر بیٹھے پس تو میرے ذکر کی لذت کہاں

دریابی ۔ و بہ عبادت من کے شتابی ۔ قطعہ

پائیگا اور تو میری عبادت میں کب کوشش کریگا

گر اندر نعمتی مغرور و غافل | در اندر تنگدستی خستہ و ریش
اگر تو دولتمند ہے تو مغرور اور غافل ہے | اور اگر تنگدست ہے تو آزردہ اور رنجیدہ دل ہے

چو در سرّا و ضرّا حالت اینست | ندانم کے بحق پردازی از خویش
جب آسانی اور تکلیف میں تیرا یہ حال ہے | تو میں نہیں جانتا کہ اپنے آپکو چھوڑکر خدا کیطرف کب

حکمت ۹۔ ارادت بیچوں یکے را از تخت شاہی
اللہ کا حکم ایک کو بادشاہی تخت سے

فرود آرد — و دیگرے را در شکم ماہی نکو دارد
اتار دیتا ہے اور دوسرے کو مچھلی کے پیٹ میں بچا رکھتا ہے

بیت

وقتست خوش آنرا کہ بود ذکر تو مونس
تیری یاد جسکی مونس ہو اُس کا وقت اچھا ہے

ور خود بود اندر شکم حوت چو یونس
اگرچہ وہ یونس کی طرح مچھلی کے پیٹ میں ہو

حکمت ۹۱- اگر تیغ قہر برکشد - نبیؑ وولی

اگر خدا غصہ کی تلوار کھینچ لے تو نبی اور ولی

سر ورکشند - واگر غمزۂ لطف بجنباند - بداں را

سر جھکا دیں اور اگر مہربانی کا غمزہ ہلائے تو بدوں کو

بہ نیکاں دررساند + **قطعہ**

نیکوں کے ساتھ پہنچا دے

گر بہ محشر خطاب قہر کند

اگر قیامت میں خفگی کا خطاب کرے

انبیا را چہ جائے معذرت است

تو نبیوں کو کیا عذر کی جگہہ ہے

پردہ از روئے لطف گو بردار

تو کہہ کہ مہربانی کے منہ پر سے پردہ اٹھالے

کاشقیا را امید مغفرت است

اسلئے کہ بدبختوں کو بھی بخشش کی امید ہے

حکمت ۹۶ ہر کہ بتادیب دنیا راہ صواب نہ گیرد

جو کوئی دنیا کے ادب سکھانے سے اچھا رستہ نہ اختیار کریگا

بتعذیب عقبےٰ گرفتار آید ✤ بیت پند است

آخرت کے عذاب میں گرفتار ہو جائیگا — بزرگوں کا خطاب

خطاب مہتران آنگہ بند ۔ چوں پند دہند و نشنوی بند نہند

نصیحت ہوتا ہے اور اسوقت قید — جب تجھے نصیحت کریں اور تو نہ سنے تو بیڑی ڈالدیں

حکمت ۹۷ نیک بختان بحکایات و امثال

نیک بخت اگلوں کی کہانیوں اور مثالوں سے

پیشینیاں پند گیرند ۔ ازاں پیش کہ پسینیاں

نصیحت پکڑتے ہیں — اُس سے پہلے کہ پچھلے

بواقعہ ایشاں مثل زنند ۔ دزداں دست کوتہ نکنند

انکی حقیقت کی مثل بیان کریں — چور ہاتھ نہیں کھینچتے

تا دست شاں کوتاہ نکنند ✤ قطعہ

جب تک انکا ہاتھ نہ کاٹیں

نرود مرغ سوئے دانہ فراز — چوں دگر مرغ بیند اندر بند

پرندہ دانہ کی طرف نہیں جاتا — جب دوسرے پرندہ کو جال میں پھنسا دیکھے

پند گیر از مصائب دگراں — تا نگیرند دیگراں ز تو پند

اوروں کی مصیبت سے نصیحت پکڑ — تاکہ اور تیرے سے نصیحت پکڑیں

حکمت ۹۴ - آں راکہ گوش ارادت گراں

جسکے دل کے کان بہرے پیدا کئے ہیں

آفریدہ اند - چوں کند؟ کہ بشنود - وآں را

وہ کس طرح سن سکتا ہے — اور جس کو

کہ کمند سعادت کشاں مے برد - چہ کند؟ کہ نرود

نیک بختی کی کمان کھینچتی ہوئی لیجاتی ہے — وہ کیا کرے کہ نجائے

قطعہ

شب تاریک دوستان خدا — مے بتابد چو روز رخشندہ

خدا کے دوستوں کی اندھیری رات — روشن دن کی طرح چمکتی ہے

ویں سعادت بزور بازو نیست - تانہ بخشد خدائے بخشندہ باعی

اور یہ نیکبختی بازو کے زور سے حاصل نہیں ہوتی جبتک بخشنے والا خدا انہیں عنایت فرماتا

از تو بچہ نالم کہ دگر داور نیست و ز دست تو ہیچ دست بالاتر نیست

میں تیرے سے کسکے پاس فریاد کروں اسواسطے کہ اور کوئی حاکم نہیں - اور تیرے ہاتھ سے بڑھکر کوئی ہاتھ نہیں

آنرا کہ تو رہبری کنی گم نشود و آنرا کہ تو گم کنی کسے رہبر نیست

جسکو تو رہبری کرتا ہے وہ گم نہیں ہوتا اور جسکو تو گم کرتا ہے اسکا کوئی رہبر نہیں

حکمت ۹۵ گدائے نیک سر انجام بہ از پادشاہے بد فرجام بیت

نیک انجام فقیر بد انجام بادشاہ سے اچھا ہے

غمے کز پیش شادمانی بری بہ از شادیے کز پیش غم خوری

تو جس غم کے بعد خوشی اٹھائے وہ اس خوشی سے اچھا ہے جسکے بعد تو رنج اٹھائے

حکمت ۹۶ زمین را از آسمان نثار است - و

زمین کو آسمان سے نثار ہے اور

آسماں را از زمیں غبار ۔

آسمان کو زمیں سے بخار و غبار

گرت خوے من آمد نا سزاوار   تو خوے نیک خود از دست مگذار

اگر میری خو تجھے بری لگی تو تو اپنی   اچھی عادت ہاتھ سے نہ چھوڑ

حکمت ۹۷ خدائے عزوجل مے بیند و مے پوشد

برتر اور بزرگ خدا دیکھتا ہے اور چھپا لیتا ہے

و ہمسایہ نمے بیند و مے خروشد ۞ بیت

اور ہمسایہ نہیں دیکھتا اور شور کرتا ہے

نعوذ باللہ اگر خلق غیب داں بودے   کسے بحال خود از دست کس نیا سودے

اللہ کی پناہ اگر خلقت غیب داں ہوتی   تو کوئی کسی کے ہاتھ سے اپنے حال میں آرام نہ پاتا

حکمت ۹۸ - زر از معدن بکاں کندن بدر آید

سونا کان میں سے کھودنے سے نکلتا ہے

واز دست بخیل بجاں کندن ۞ قطعہ

اور کنجوس کے ہاتھ سے مرجانے کے بعد

دوناں نخورند و گوش دارند   گویند امید بہ کہ خوردہ

کمینے کھاتے نہیں اور حفاظت کرتے ہیں   (اور) کہتے ہیں کہ کھانے سے تو امید ہی اچھی ہے

فرو امینی بکام دشمن زر بانده و خاکسار هر دو

تو کل کو دشمن کی خواہش کے موافق روپیہ باندھا ہوا اور اُسکو خاک ری ہے اور

حکمت ۹۹ هر که بر زیر دستاں نبخشاید - بجفائے

جو کوئی زیر دستوں پر رحم نہیں کرتا وہ زبر دستوں کے

زبر دستاں گرفتار آید **مثنوی** نہ هر بازو که درو قوت

ظلم میں گرفتار ہوتا ہے جس بازو میں قوت ہے

هست - بمردی عاجزاں بشکند - دست ضعیفاں را

یہ ضرور نہیں کہ وہ جوانمردی سے عاجزوں کا ہاتھ توڑے کمزور بیچاروں کو بیچاره

منہ بردل گزندے - که درماند بجور زورمندے

نہ کر ایسا نہو کہ تو کسی زور مند کے ظلم میں پھنس جائے

حکمت ۱۰۰ عاقل چوں خلاف درمیاں آید - بجهد و چوں صلح

دانا جب کہیں فساد دیکھتا ہے تو الگ ہو جاتا ہے اور جب صلح

بیند لنگر بنهد که آنجا سلامت بر کرانست و اینجا حلاوت درمیاں

دیکھتا ہے تو لنگر ڈالدیتا ہے اسواسطے کہ وہاں تو سلامتی کنارہ پر ہے اور یہاں

حکمت ۱۰۱ - مقامر را سه شش می باید - ولیکن
جواری کو اٹھارہ چاہئیں اور لیکن
سه یک می آید ؛ **بیت**
تین کانے آتے ہیں

هزار بار چراگاه خوشتر از میدان
چراگاہ میدان سے ہزاروں درجہ اچھی ہے
ولیک اسپ ندارد بدست خویش عنان
اور لیکن گھوڑا باگ اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتا

حکمت ۱۰۲ درویشے در مناجات میگفت یا رب
ایک فقیر دعا مانگ رہا تھا کہ اے خدا!
رحمت کن بر بدان، که بر نیکان خود رحمت کردہ کہ
بدوں پر رحم کر اسلئے کہ نیکوں پر تو تو نے خود ہی رحم کیا ہے
ایشان را نیک آفریدہ
کہ انکو نیک پیدا کیا ہے

حکمت ۱۰۳ گویند اول کسیکه علم بر جامه کرد و انگشتری

کہتے ہیں پہلے پہل جسنے کپڑے پر علم بنایا اور انگوٹھی

در دست نہاد جمشید بود گفتندش چرا زینت بچپ دادی و فضیلت

ہاتھ میں پہنی وہ جمشید تھا (لوگوں نے) اُس سے کہا کہ تونے اُلٹے کو کیوں زینت دی فضیلت

مر راست راست گفت راست را راستی تمام است **قطعه**

تو سیدھے ہی کو ہے کہا سیدھے کو سیدھا ہونا کافی ہے

فریدون گفت نقاشان چین را	که پیرامون خرگاهش بدوزند
فریدوں نے چین کے درزیوں سے کہا	کہ میرے خیمہ کا حاشیہ سی دو
بدان را نیک دار اے مرد ہشیار	که نیکاں خود بزرگ و نیکروزند
اے ہوشیار آدمی بدوں کو نیک رکھ	اسواسطے کہ نیک تو خود ہی بزرگ اور نیکروز ہیں

حکمت ۱۰۴ بزرگے را پرسیدند که چندیں فضیلت

ایک بزرگ سے کہا کہ باوجود اتنی فضیلت کے

که دست راست راست خاتم در انگشت چپ چرا

کہ دائیں ہاتھ کو ہے بائیں ہاتھ کی انگلی میں کیوں انگوٹھی پہنتے ہیں

مے کنند؟ گفت۔ نشنیدہ کہ اہل فضل

جواب دیا تو نے نہیں سنا کہ فضیلت والے

ہمیشہ محرومند ٭ بیت

ہمیشہ محروم رہتے ہیں

آنکہ شخص آفریدہ روزی و بخت

جس نے وجود بنایا اور روزی اور نصیبہ

یا فضیلت ہمے دہد یا تخت

وہ یا تو فضیلت دیتا ہے یا تخت

حکمت ۵۰ ۔ نصیحت پادشاہاں گفتن کسے را

بادشاہوں کو نصیحت کرنی اس کو

مسلّم است کہ بیم سر ندارد و اُمید زر ٭ مثنوی

لائق ہے کہ جو نہ سر کا خوف رکھتا ہو نہ روپیہ کی امید

موحد چہ در پائے ریزی زرش ٭ چہ شمشیر ہندی نہی بر سرش

خواہ تو خدا کو ایک جاننے والے کے پاؤں میں روپیہ بکھیر یا ہندی تلوار اس کے سر پر مار دے

اُمیدش و ہراسش نباشد ز کس ۔ برین است بنیاد توحید و بس

تو اسکو کسی سے امید اور خوف نہوگا خدا کو ایک جاننے کی بنیاد اسی پر ہے اور بس

حکمت ١٠٦ بادشاہ از بہر دفع ستمگارانست و شحنہ برائے

بادشاہ ظالموں کے دفع کرنے کے لئے ہے اور کوتوال

دفع خونخواران ۔ و قاضی مصلحت جوئے طراران ہرگز دو خصم

خونخواروں کے کہو نیکے واسطے اور قاضی زبان آوروں کی درست کرنیوالا ہر گز

بحق راضی نشوند الا پیش قاضی قطعہ چو حق معاینہ

حق کے ساتھ راضی نہیں ہونگے قاضی کے پاس جب تو ظاہر

بینی کہ مے بباید داد ۔ بلطف بہ کہ بجنگ آوری و دلتنگی

دیکھ رہا ہے کہ حق ادا کرنا چاہیے تو خوشی سے دینا لڑائی اور دلتنگی کیساتھ دینے سے بہتر ہے

خراج گر نگزارد کسے بطیب نفس ۔ بقہر ازو بستانند و مزد سرہنگی

اگر کوئی خوشدلی سے محصول ادا نہیں کرتا تو اُس سے زبردستی لیتے ہیں اور دستک بھی

حکمت ١٠٧ ہمہ کس را دندان بترشی کند شود ۔ مگر قاضیانرا

سب لوگوں کے دانت ترشی سے کند ہوتے ہیں مگر قاضیوں کے

بشیرینی بیت قاضی کہ برشوت بخورد پنج خیار۔ ثابت
شیرینی سے جو قاضی کہیرے یا لکڑی کی جڑ رشوت میں کہا لیگا

کند از بہر تو صد خربزہ زار ؎
وہ تیرے واسطے خربزہ کے سو کہیت ثابت کردیگا

حکمت ۱۰۸۔ حکیمے را پرسیدند کہ چندیں درخت نامور کہ
ایک دانا سے پوچھا کہ بہت سے نامور درخت کہ

خدا تعالی آفریدہ است و برومند گردانیدہ۔ ہیچ یکے را
خدا تعالی نے پیدا کئے اور پہل مند بنائے ہیں کیسکو

آزاد نخوانند مگر سرو را۔ دریں چہ حکمت ست؟ گفت
آزاد نہیں کہتے ہیں مگر سرو کو اسمیں کیا حکمت ہے جواب دیا

ہر یکے را ثمرہ است بوقت معین گاہی بوجود آں تازہ و گاہ
کہ ہر ایک کے مقررہ وقت پر پہل لگتا ہے وہ کبھی اسکے ہونے سے

بعدم آں پژمردہ و سرو را ہیچ ازیں نیست ہمہ وقت خوش و تازہ
تازہ اور کبھی اسکے نہونے سے مرجہا جاتا ہے اور سرو میں ایسی کوئی بات بھی نہیں

۲۳۶

اسم اشارہ و مشار الیہ ملکر مبتدا صفت اسناد آں مضاف و مضاف الیہ ملکر خبر ہوئی است حرف ربط مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف ہوا

۲۴۰

واین صفتِ آزادگانست ‹ قطعہ

اور آزادوں کی صفت یہی ہے

بداں کہ میگزرد دل منہ کہ دجلہ بسے — پس از خلیفہ بخواہد گذشت بغداد

جو گزرتا ہے اسپر دل نہ لگا اسلئے کہ خلیفہ کے بعد بھی مدتوں بغداد میں دجلہ چلتا رہیگا

گرت ز دست برآید چو نخل باش کریم — ورت ز دست نیاید چو سرو باش آزاد

اگر تیرے ہاتھ سے ہوسکے کھجور کا سا سخی بنجا اور اگر تیرے ہاتھ سے نہیں ہو سکتا تو سرو کی طرح آزاد رہ

حکمت ۱۱۰ دو کس مردند و حسرت بیفائدہ بردند

دو آدمی مرے اور بیفائدہ حسرت لے گئے

یکے آنکہ داشت و نخورد و دیگر آنکہ دانست و نکرد ‹ قطعہ

ایک تو وہ جس نے جمع کیا اور نہ کھایا اور دوسرا وہ جس نے تحصیل کیا اور عمل نہ کیا

کس نداند بخیل فاضل را — کہ نہ در عیب گفتنش کوشد

ایسا کوئی فاضل کنجوس کو نہیں جانتا — کہ اسکے عیب بیان کرنے میں نہ کوشش کرے

ور کریمے دو صد گنہ دارد — کرمش عیبہا فرو پوشد

اور اگر کوئی سخی دو سو گناہ رکھتا ہو — تو بھی سخاوت اسکے عیبوں کو چھپا لیتی ہے

تاریخ طبعزاد منشی کرم بخش صاحب مدرس اول پرائمری سکول قصبہ بلاسپور ضلع انبالہ

مرے بھائی بس ہیں عجب باکمال
تراکیب لکھی ہیں جو تھیں محال
قواعد میں اسدرجہ کامل ہیں وہ
مرے دلکو تاریخ کا تھا خیال

کہ ہے نام منشی محمد بلال
مدارس میں پنجاب کے اُنکا نام
نہ رکھتے ہیں کچھ بھی ہی اپنی مثال
اُسی وقت ہاتف یہ بولا کرم

گلستاں کی اور بوستاں کی تمام
ہوا مثل خورشید تاباں کمال
گلستاں کی ترکیب جب چھپ چکی
عجائب غرائب تو کہہ اسکا سال

تاریخ طبعزاد عبد الرحیم ابن منشی محمد بلال طالبعلم مدرسہ کالکا ضلع شملہ

حضرت والد نے بالیخ کمال
سب ہوے مشکور شاگرد او ستاد

جب لکھی ترکیب سن بخوش مقال
بے مشقت ملگیا یہ گنج مال
کہہ اُٹھا تاریخ ہاتف دیکھا جب

ترجمہ بھی لکھا اُردو میں فصیح
عبد کو تھا فکر تاریخ کتاب
حل ترکیب گلستان بلال

کر دیا دونو سے طلبا کو نہال
تھا اسی وہ فکر میں از بس نڈھال

تاریخ طبعزاد محمد عمر خاں طالبعلم مدرسہ کالکا ضلع شملہ

عجب میرے اُستاد ہیں مہرباں
سب اخلاق نیکو ہیں اُنمیں عیاں
چھوں باب جب گلستاں کے چھپے
عجائب غرائب زہے گلستاں

خدا زندہ رکھے انہیں در جہاں
لکھی ایسی ترکیب با طرز خاص
مجھے فکر تاریخ ہوا اُس زماں

صفات حمیدہ میں موصوف ہیں
دیا کر گلستاں کو باغ جناں
لگا کہنے ہاتف محمد عمر

تاریخ طبعزاد حسین خاں پوستی طالبعلم مدرسہ کالکا ضلع شملہ

کہوں کیا گلستاں اک ایسی بنی
خیال آیا تاریخ کا اُس گھڑی

کسی نے نہ دیکھی سنی تھی کبھی
ملک نے کہا آکے خود اے حسین

نشہ پوستی کا بڑھا جبکہ خوب
یہ باغ ارم گلستاں ہے بنی

تاریخ طبعزاد [illegible] کالکا ضلع شملہ

عجب ڈھنگ [illegible]
ہے تصنیف اُستاد صاحب ہم

[illegible] با صد الم
فرشتہ نے انساں کی صورت میں آ کہو

لگا سوچنے جب تو تاریخ تب
کہا کہ یہ دیکھا ہے باغ ارم

تاریخ طبعزاد رام سرن سابق طالب علم مدرسہ کالکا ضلع شملہ

نئی طرز کی اک گلستاں عجب
کھڑا ہو ذرا آکے بس باادب

میں دیکھی ہوا فکر تاریخ تب
تو کر سجدۂ شکر لالہ ادا

لگا کہنے ہاتف نہ تو فکر کر
یہ ہو حل ترکیب منظور جب

تاریخ طبعزاد جناب مولوی محمد حسن صاحب ساڈھوری

کیا ترکیب گلستاں میں کمال
کیوں نہو اے حسن ذرا کر غور

ای محمد بلال نیک خصال
کار خیر از نیت ہی کہہ سال

تاریخ طبعزاد منشی محمد عبد اللہ صاحب مدرس اول روپڑ ضلع انبالہ

اخفش سے سیبویہ گیا بڑھ کمال میں | ہے سرچ صرف و نحو کا گویا کہ آفتاب | ترکیب ترجمہ سے محمد بلال
چھوڑی ہے باغِ کہنہ میں پیر بیز آب | گلشن یہ پُر بہار ہوئی بیخزاں ہوئی | چھینا کھلا ہوا ہی کہیں کھل رہا سدا آب

گلزار میں شعبان کو کیا دیکھتا ہی حکم | ترکیب گلستاں نے ہے میں دگنا لگا گلاب
۱۷ = ۲۲ × ۵۳

تاریخ طبعزاد بابو اچھرو مل ولد گنیش داس ساکن بہرم کوٹ ضلع فیروزپور امیدوار ڈاکخانجات ٹیرن ڈویژن شملہ

گلستاں کی ترکیب کو دیکھ کر
رکھے انکو خوش میرا پروردگار
خیال آیا تاریخ کا اُس گھڑی
ہے گلدستۂ دانش پُر بہار

ہوا خوش و خنداں میں مثل بہار
خدا سے وہ خوش اور خدا اُن سے خوش
ہوئی چھپ کے جب دم میں سب وہ تیار

مصنف ہیں اسکے محمد بلال
یہ ہے دعا میری اے نامدار
ندا آئی اچھرو کو یہہ غیب سے

تاریخ طبعزاد میر اُلفت علی صاحب محافظ دفتر عدالت کسولی ضلع شملہ

شدہ چوں ختم ترکیب گلستاں
نظر کن ہاں بتاریخ عجائب
زدہ وہ محنت و رنج و مصائب
سن ہجری او گویا چناں گفت
زہے فالق اکبر ز لطف شاہ اُمم
عروج کرد محمد بلال از ترکیب

ولہ

بختم رفت چو ترکیب گلستان عجیب
بگفت از سر اخلاص سال او گویا

ولہ

جسوقت ختم ہو گئی ترکیب گلستاں
تعریف اُسکی کرنے لگے خاص و عام تب
گویا نے سال عیسوی تب یوں بجا
ترکیب جزو معنی الفاظ ہے یہ سب

تاریخ طبعزاد رستم خاں طالب العلم مدرسہ کالکا ضلع شملہ

اپنے اُستاد کی ترکیب کی لکھی رستم
دل سے ترکیب گلستاں کی نکال
اچھی روشن کری دنیا میں بلال
ہر کوئی دیکھے ہے مانند بلال
کوئی تاریخ ہوا سکی مثال
خوب ترکیب چھپی دیکھ کمال

تاریخ طبعزاد گوکل چند طالب علم مدرسہ کالکا ضلع شملہ

میرے اُستاد نے از راہِ شفقت | ... | گلشن نہ اندیشہ [illegible] | ... جنہ اُسوقت تاریخ
ہوا اُس سوچ میں از بس میں سرشار | ملک گوکل سے بولا یہ کہ اب تو | ہوئی یہ قابل [illegible]

خاتمۃ الطبع

اللہ جل شانہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ کتاب حل ترکیب گلستاں باب سوم سے آخر تک مولفہ منشی محمد بلال مدرس قصبہ کالکا ضلع شملہ باہتمام کارپردازان مطبع ارمغان دہلی دوسری مرتبہ طبع ہوئی اول دوم باب گلستاں بھی طبع شدہ تیار ہیں اور باب اول دوم وسوم بوستاں مع حل ترکیب ترجمہ اُردو بامحاورہ ... مولف کے پاس موجود ہیں ہر باب بوستاں کی قیمت ۱۰ بلا محصول اور ۱۲ محصولڈاک ہی اور کتاب ہذا کی قیمت بلا محصول ۱۱ اور ۱۲ محصول ڈاک. زیادہ جلدوں کے خریدار کو ۱۰ روپیہ فیصدی کی کمیشن دیجاتی ہی کتاب ہذا رجسٹری شدہ ہی بلا اجازت مولف کے کوئی شخص قصد طبع نفرماوی جس کتاب پر مولف یا برادر مولف منشی کرم بخش کے دستخط و مہر نہو وہ مال مسروقہ ہے ﷺ